يُخٰدِعُونَ اللهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ

محکماتِ ربّانی

لِنسخِ

القائی قادیانی

مولفہ

طبیب عالی استعداد راسخ الایمان صاحب قلب سلیم جناب مولوی حافظ حکیم ولی الدین صاحب
پورینوی بھاگلپوری جنکی پختہ ایمانی و مستقل مزاجی کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مولوی
عبد الماجد صاحب احمدی بھاگلپوری کیساتھ نسبت قرابت و شبا روزی صحبت اور ان پر
اثر ڈالنے کے مختلف تدابیر کے باوجود انکے بھی معتقدات میں کوئی تبدیلی نہوئی بلکہ اور
زیادہ پختہ ہو گئی۔ یہ رسالہ جو القاء ربانی کا نہایت مدلل و محکم جواب ہے حکیم صاحب کے زور قلم
کا نتیجہ ہے اسمین مولف القاء ربانی کے ان فریبوں اور کذب بیانیوں کا پردہ کھولا ہے
جسکے ذریعہ انھوں نے ناواقف مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈالکر فیصلہ آسمانی کی ہدایتوں سے روکا ہے۔
رسالے کا یہ مضمون نہایت قابل قدر ہے کہ مولف القا حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے جن مکاتیب کو
اپنے دعوے کا موید خیال کیا تھا انھیں مکاتیب سے انکے دعوے کی غلطی دکھا کر مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے

حسب فرمائش عالیجناب نواب سعادت علیخان صاحب رئیس پچھیرہ ضلع دربھنگہ
از اہتمام جناب مولوی سید حسین صاحب مالک مطبع الپنج بانکی پور
در مطبع احباب الپنج بانکی پور محلہ دریاپور طبع شد

عبد الحمید خان

درجہ ششم

KING

ضروری اطلاع

اس رسالہ (محکمات ربانی) کے بروقت شائع ہونے مین جو اسقدر تعویق ہوئی اور شایقین کو شدید انتظار کی تکلیف اوٹھانی پڑی۔ وہ ایک امر اتفاقی ہے جو رسالے کی کاپی و پروف کی تصیح کے زمانہ مین اصل مسودہ کا بعض حصہ ڈاک مین ضائع ہونے اور مولف رسالہ جناب حکیم صاحب کی طویل علالت کی وجہ سے ظہور مین آیا۔ ورنہ رسالہ کب کا شائع ہوا ہوتا۔

ناظرین اس رسالہ کو ملاحظہ فرماکر نہایت مسرور ہون گے کہ مولف رسالہ نے کس خوبی سے قادیانی خدمات کا پردہ فاش کرکے روز روشن کی طرح ثابت کردیا کہ جماعت احمدیہ کے مخصوص اہل علم کی یہ حالت ہے اور اُن کی لیاقت علمی کی یہ کیفیت ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَلْبَابْ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال

سرگذشت اپنی کیا کہون تم سے
اک فسانہ ہے حال دل میرا

مین کیا اور مری تحریر کیا کہنے کو اشرف المخلوقات ہون پھر بھی مخلوق ہون میری ہستی خود مجھی کو فنا کی چادر اوڑھنے کے لئے ہر وقت طیار ہی دنیا مین آنا جانیکی دلیل اور پیدایش نابید ہونے کی نشانی ہی ؎

یہ اقامت مجھے پیغام سفر دیتی ہی   زندگی موت کے آنیکی خبر دیتی ہی

ایک دن خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور جو کچھ کیا دھرا ہے نیک و بد سب دیکھنا ہے قیامت کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین اللہ کی رحمانیت اور حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ سلم خاتم النبین کی شفاعت سے بخشایش اور مغفرت کی بہت کچھ امید ہے مسلمان ہون خدا کرے مسلمان رہون اور مسلمان اٹھون چودہ صدی کا زمانہ ہے ضلالت اور گمراہی کا دور دورہ ہے۔ تاریکی اور جہالت ہر طرف پھیل رہی ہے عام انسان کو نبی بنانیکے ناجائز کوشش ہورہی ہے جب مین دلی مین علم طب حاصل کر رہا تھا کسی ضرورت سے جناب مرزا غلام احمد صاحب دہلی تشریف لائے

آپ کو مہدی مسعود و مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ تھا - لوگون مین چرچا ہونے لگا
کہ وہ آئیے ہین دل نے کہا کہ یہی موقع ہے چلو زیارت سے مشرف ہو جاؤ خوشی
خوشی گیا اور اپنی حاضری کی خبر کرائی آپ کی طبیعت ناساز تھی جواب ملا کہ آج
باریابی نہین ہو سکتی ناچار محروم واپس آیا -
قطع امید سے امید اور بڑھی اشتیاق دو چند ہوا اگلے دن پھر عرضی دی مطب کا
ہفتہ تھا مشکلون سے فرصت ملی چل کھڑا ہوا - جذبہ شوق کشان کشان لئے جا رہا
تھا کہ سر راہ ایک مسجد ملی خدا کو میری رہبری منظور تھی یک بیک دل مین یہ
بات پیدا ہوئی کہ کھڑے ہو کر اللہ سے کچھ دعا کر لو ایک رقت کی حالت مجھپر
طاری ہو گئی قدم رک گیا مین ٹھہر گیا اور یون گویا ہوا اے میرے خالق اے
میرے رازق میرے پروردگار میرے پالنہار تو ہی ہادی برحق ہے تیرے ہی
توفیق خیر رفیق ہو تو صراط مستقیم نصیب ہو - مین تیری رضامندی کا جویان ہون
اور تیرے مسیح موعود سے ملنے جا رہا ہون اگر جناب مرزا غلام احمد صاحب واقعی
مسیح موعود ہین تو امر حق مجھپر ظاہر کر دے میری قلبی امراض کی دوا اپنے مسیح موعود
سے دلوا اپنی چمکار دکھلا ان کی نورانیت سے مجھے منور کر دے - نہین تو ان کی
شر سے محفوظ رکھ دام تزویر سے دور رکھ یہ دعا کر کے چل نکلا اور در دولت پر
حاضر ہوا - مرزا صاحب باہر کھلے پچھم رخ کے پختہ صحن مین موجود تھے -
بہت سے لوگ ارد گرد فرش پر مختلف وضع مختلف لباس اور مختلف ہیئت
مین نے باکانہ بیٹھے تھے اور کچھ لوگ اتر رخ کے لانبے سائبان مین جس کے
اوپر بالاخانہ لوہے کے سینخچے سے گھرا تھا چارپائی پر ننگے سر بیٹھے تھے اور بے تکلف
آپس مین ہنس بول رہے تھے متانت کا لحاظ بالکل ہی کم تھا آزادانہ روش تھی
مین سمجھا کہ یہ عام جلسہ ہے اندر مرزا صاحب تشریف فرما ہونگے فوراً مین وہان

سے اُٹھکر کمرے کے اندر چلا گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص سادی وضع مین
گردن جھکائے بالکل ہی خموش بیٹھے ہین وہان چہل پہل دیکھی تو یہان
سکوت اور محویت کا عالم پایا کچھ بولنا خلاف تہذیب سمجھا ناکام پھرا اور پھر اسی
جلسہ مین آبیٹھا بیٹھتے ہی ایک شخص نے یہ سوال کیا کہ آپ مسیح موعود ہونیکا
دعوے کرتے ہین۔ اس دعوے پر آپ کے پاس کیا دلیل ہے یہ سوال سنتے
ہی مین کھسکا اور سائل کے قریب جا پہونچا جواباً مرزا صاحب نے ارشاد فرمایا
کہ حدیث شریف مین موعود کے زمانہ کی جو شناخت لکھی ہے اور جس
تاریکی اور جہالت کا ذکر ہے وہ اس زمانہ مین موجود ہے سائل نے فوراً
ہی کہا کہ مین نے مانا یہ زمانہ تو ہم آپ اور کل انسان کیلئے مشترک ہے
آپ اپنے خصوصیت کی کیا دلیل رکھتے ہین مرزا صاحب نے بار دگر جواباً فرمایا
کہ تم چالیس روز میرے ساتھ رہو تو اسکی تصدیق ہو جایگی اور یہ حقیقت
منکشف ہو جائیگی یہ کہا اور ایک قسم کا اشارہ کیا معاً کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور
کچھ بیٹھے بیٹھے ہمزبان ہو کر کہنے لگے کہ مین ساتھ رہکر اسکی تصدیق کر چکا ہون
یہ جملہ پورا ہوتے ہی سب ہنسنے بولنے اٹھنے بیٹھنے لگے چھڑی ہوئی گفتگو
یونہین رہگئی مین بھی چپکا اٹھ کھڑا ہوا کسی قسم کی تبدیلی مجھ مین پیدا نہین
ہوئی مگر دل بول اٹھا کہ یہان صداقت نہین اتنے بڑے اولوالعزم مسیح موعود
کی مجلس یون پھیکی نہین ہوتی طالب حق پر ضرور کچھ نہ کچھ اپنا اثر ڈالتی ہے
اور اُسے الٰہی رنگ مین بغیر رنگے نہین چھوڑتی جسکی تڑپ تھی دل مین وہ
صورت نہین ملی دل مطمئن ہو گیا اور اس اطمینان پر دلون سے مہینے مہینے
سے برس اور برس سے برسون گذر گئے ہان کبھی کبھی درثمین نیز مرزا صاحب
کے دیگر قصائد نعتیہ کے دیکھنے کا اتفاقاً اتفاق پڑتا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی تعریف اور توصیف سے دل کو مسرت ہوتی رہی لیکن مرزا صاحب کے خاص دعوے کے متعلق میرا وہی خیال رہا کہ یہ دعوے صداقت پر مبنی نہیں اور بس۔ پھر مرزا صاحب اپنی تحریر کس رنگ مین لکھتے رہے اور کیا لکھتے رہے جماعت احمدیہ کیا کرتی رہی اس سے بالکل ہی بیخبر رہا آخر ان لوگون کی بلند پروازی۔ اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی۔ کے مصداق ہی خدا کو انکشاف حقیقت منظور ہوا علمائے اہل حق اور اس جدید گروہ کے مابین مونگیر مین مناظرہ کی ٹھہری۔ مین اسوقت سیول مین تھا طبیب جیسا آزاد ہوتا ہی اتنی ہی اُسے پابندی بھی ہوتی ہے۔ ؎

باندھے ہین سرو کو آزاد اور وہ پا بگل کیسی آزادی کہ یان یہ حال ہے آزاد کا

ان دنون دو ایک ایسے لب فرش مریض زیر علاج تھے کہ وقت پر مونگیر پہونچنے کی بہت کوشش کی پر بیکار پہونچا بھی مگر اسوقت جبکہ احمدی جماعت کرسی اٹھائے صورت فرار اختیار کر رہی تھی بے وقت پہونچنے کا بہت ہی افسوس ہوا دوسرے ہی دن مین واپس آگیا اس مناظرہ کے کچھ دنون بعد مرزا صاحب کی چند متضاد تحریرین اتفاقاً میری نظر سے گذرین طبیعت کو پریشانی پیدا ہوئی بچپن سے اخی محترم مولانا عبد الماجد صاحب کو ایک ریفارمر اور ذیعلم تصور کرتا رہا۔ ان کی عظمت و وقعت جو میرے دل مین ہے وہ اورون کے خیال مین بھی نہین آسکتی

اور واقعی جو ہمدردی آپ مین ہے وہ یورپین کے اور حضرات مین مشکلون سے پائی جاتی ہے خیر سے وہ بھی مرزا صاحب سے بیعت حاصل کر چکے تھے میرا خیال فطرتاً آپ کے طرف گیا اور مین نے اپنے محترم بھائی کی خدمت مین نہایت ہی اخلاص سے ایک خط انہین متضاد تحریرون کے انکشاف حقیقت

پر استفسارًا ارسال کیا پھر پے در پے کئی خطوط بھیجے صرف ایک خط کا
ماجد بھائی کے یہان سے جواب آیا اور وہ بھی سوال دیگر جواب دیگر کے
رنگ مین یہ خطوط محض احقاق حق پر مبنی ہین عنقریب آپ اُنہین ملاحظہ
کرینگے ان خطوط مرسلہ کے بعد مراسلات ہی کے رنگ مین مرزا صاحب
کی کتاب توضیح المرام پر کچھ لکھہ رہا تھا کہ اتنے مین القارر بانی میرے محترم
بھائی کے نام سے شائع ہوئی اور مجھے ملی نہایت غور سے مکرر اسے مین نے
پڑھا پر افسوس سه

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا — جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

میرا دل ہرگز اسے قبول نہین کرتا اور مجھے یقین ہی نہین ہوتا کہ یہ تحریر
واقعی ماجد بھائی کی تحریر ہے العلم عند اللہ اتنی بات تو ضرور ہے کہ ایسی
تحریرین نورانیت اور حقانیت سے الگ ہین اور ظلمات تک پہونچانی ہین
ہر مسلمان کا فرض ہے کہ انسان کو بری باتون سے روکے اور اچھی باتون
کے طرف رغبت دلائے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

	عصر کے وقت کی قسم کہ سارے ہی آدمی گھاٹے مین ہین
والعصر ان الانسان	مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی
لفی خسر الا الذین امنوا	کیے اور ایک دوسرے کو دین حق کی
وعملو الصلحت وتواصوا	پیروی کی ہدایت کرتے رہے وہ البتہ
بالحق وتواصوا بالصبر	گھاٹے مین نہین ہین۔

غور کیجئے یہان خدا تعالےٰ نے صرف معرفت اور اپنے صبر کو نیکو بس نہین
فرمایا بلکہ باہم ایک دوسرے کی نصیحت اور حق کی طرف ہدایت کرنیکو
بھی ضروری شرط قرار دیا اور صاف فرمادیا کہ ان کے علاوہ جتنے لوگ

ہین سب گھاٹے ہین ہین - ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی یون ہے

ولیکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون ۵

تم مین سے ایسی ایک جماعت ہونی چاہیے جو لوگون کو بھلائی اور نیکی کی رغبت دلاتی رہے اور برائی سے روکتی رہے - جو لوگ ایسا کرتے ہین در حقیقت وہ فلاح پا گئے -

اس ایت شریف کی تفسیر خود حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے جسکے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہین -

قال والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف وتنھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا عندہ ثم لتدعنہ ولا یستجاب لکم رواہ الترمذی -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - قسم ہے اس ذات برتر کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے تم لوگ - لوگونکو اچھی باتون کی رغبت دلاتے رہو حکم کرتے رہو اور بری باتون سے روکتے رہو اگر تم اپنے تئین اس اہم اور ضروری کام سے معزول کردو گے تو خوب سمجھ لو کہ اگر اسوقت تم مجھ سے دعا مانگو گے تو مین تمہاری دعا ہرگز قبول نہین کرونگا -

ایک اور حدیث مسلم شریف کی ہے اسے ملاحظہ کیجیے کسقدر قابل عمل اور ضروری ہے جو ابی سعید خدری رض نے روایت کی ہے -

قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو تم مین سے کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو چاہیے کہ اسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑدے

فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان

اور اگر اپنی ہاتھ سے بگاڑ نہ سکے اور اسپر بھی قادر نہو تو زبان سے برا کہے اور اتنا بھی نہو سکے تو دل سے اسے برا جانے اور یہ دل سے بُرا سمجھنا ضعف ایمان کی نشانی ہے۔

اور یہ بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے اور مذہب اسلام بلکہ ساری دنیا کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ سب سے پہلے انسان کو اپنی اور اپنے گھروالوں اور اپنے اقربا اور اپنے ہموطن کی ہدایت مدنظر رکھنی چاہیئے پھر عام مخلوق خدا کی۔ بنابرین مین نے القار ربانی پر توجہ کرنا اپنا فرض تصور کیا۔ اخی محتشم مولٰنا عبد الماجد صاحب اور محترمی مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے کے اس راہ مین پڑ جانے سے اور سلسلہ حقہ سے الگ ہو جانے سے مجھے جیسی کچھ پریشانی ہے اور جیسا مین انہین واجب احترام سمجھتا ہون وہ مین جانتا ہون یا میرا خدا ؎

ہمارا درد دیکھا جائے کس سے ہمیشہ روح کھنچتی ہے دوا کی

پر دنیاوی مراتب اور ہین دینی اعتبارات جدا۔ انسان کے کمال کا دار ومدار انہین دو اصلون پر موقوف ہے حق کو حق اور باطل کو باطل تصور کرنا اور انہین دو اصلون کے تفاوت کے اعتبار سے خدا کے نزدیک انسان کا رتبہ اور درجہ بلند ہوتا ہے۔ ورنہ ہر فربہی کو جسم کی توانائی پر محمول کرنا اپنی عزیز جان کو اپنے ہاتھون ہلاکت مین ڈالنا ہے کیونکہ کبھی ورم سے بھی سارا جسم پھول جاتا ہے اور آدمی فربہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ اسلئے مین نے اپنے مقدور بھر اس مختصر رسالہ مین اسکی علامت اور علاج کو نہایت ہی کھولکر سہل الوصول اور ممکن الحصول طریقہ پر بتادیا ہے بیان کردیا ہے یہ مجھپر فرض تھا جسے مین نے محض اللہ ہی کے واسطے ادا کیا۔

خدا اسکو مقبول عالم بنائے سعید روحین اسکے طرف متوجہ ہون تاریک دلون کے لیے شمع ہدایت بنے اور میرے لیے موجب نجات خدا نے چاہا تو ضرور ایسا ہو رہیگا اور اہل حق کو فتح و نصرت نصیب ہی انشاء اللہ تعالیٰ وہ اور بھی مظفر و منصور ہون گے اللہ ہی کے نام سے مین نے اس تمہید کو شروع کیا ہے اور اسی کی خوشخبری بھرے ارشاد پر اس تمہید کو ختم کرتا ہون - الاول والآخر هو الله الظاهر والباطن هو الله - نہایت ہی توجہ سے اس آیت شریف پر غور کرین وہ یہ ہی

يا ايها الذين امنوا هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون يغفر لكم ذنوبكم ويدخلكم جنت تجري من تحتها الانهار ومساكن طيبة في جنت عدن ذلك الفوز العظيم واخرى تحبونها نصر من الله وفتح قريب وبشر المؤمنين -

مسلمانو کہو تو مین تمہین ایسے تجارت بتاؤن جو تم کو آخرت کی دردناک عذاب سے بچائے (سنو وہ یہ ہی) خدا اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ مین اپنا مال اور اپنی جانین لڑا دو یہ تمہارے بھلائی کی باتین ہین بشرطیکہ تم اسے سمجھو (ان باتون پر عمل کرنے سے خدا تمہاری گناہ معاف کریگا اور تمہین بہشت کے (ایسے فرحت افزا) باغ مین داخل کریگا جسکے تلے نہرین پڑی بہ رہی ہین (اور اسی پر بس نہین بلکہ عمدہ عمدہ مکانات بہشت کے باغ مین رہنے کو تمہین ملینگے - یہ بہت بڑی کامیابی ہی (ان سے ایک اور بڑی نعمت جسکو تم بھی بری نعمت سمجھتے اور دوست رکھتے ہو ملیگی

(یعنی خدا کے طرف سے تم کو مدد ملیگی اور تم عنقریب فتحیاب اور مظفر و منصور ہوگے - (اے محمد ﷺ) یہ خوشخبری مسلمانون سے بیان کردے اور انہین بشارت دیدے -

والسلام مع التواضع والاکرام ؎ از رہ کین و تعصب دور شو ٭ یک نظر از صدق کن معمور شو

بقلم ابو شہید ولی الدین اشک بھاگلپوری پونیوی

ہمین از توفیق انعام حسن دارا | الٰہی از حب تو مصطفےٰ را

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ لاھلہا

مجھے حیرت ہوئی ہی دیکھکر القار ربانی
نہین القار ربانی یہ ہے اغوا شیطانی

وہ باتین ہین لکھین اسمین پتہ جنکا نہین چلتا
عیان ہی خلط مبحث سے مولف کی پریشانی

کہے دیتی ہے خود تحریر مین جو ہیے معری ہو ان
دبائی سے کہین چھپتا ہی حضرت جوش نفسانی

عبارت اپنے مطلب کی جہان پائی رقم کردی
چھپا رکھا مگر حق کو بنا کر راز پنہانی

طریقہ یہ نہین دیندار کا سچے مسلمان کا
طریقہ یہ مسیحی ہے عقیدہ ہے یہ نصرانی

غلط تحریر پر ایسی تعلی واہ رے جبرات
نہین ہی نور دین کچھ بھی نہین ہے آنکھ مین پانی

بھرم تھا قوم مین جو کچھ وہ اس تحریر نے کھویا
ہوا کو تلون سے ملکر آہ تیرہ لعل رمانی

الٰہی درگذر فرما کہ تو غفار و رحمن ہے
ترے بندے ہین بندے سے بہت ہوتی ہی نادانی

یہ حالت زار اپنے بھائی کی دیکھی نہین جاتی
تجھی پر خوب روشن ہے مرے دلکی پریشانی

تو ہادی برحق ہے دکھا دے راہ حق انکو
الٰہی دل سے نکال انکے بنادے ان کو نورانی

طبیعت مضطرب ہے اشک کی تجھ سے دعا یہ ہے
بہت بگڑے سنبھال ان کو دکھا اپنی درخشانی

معزز ناظرین فیصلہ آسمانی کے مبارک اور حقانی فیصلہ کے جواب مین

تقریباً ڈیڑھ برس کی جان توڑ کوشش اور مرزائی جماعت کے ایک بھائی اور اتحادی قوتوں سے بڑے غور و تدبر کیساتھ ابھی ابھی ایک کتاب بنام القاہر ربانی شایع ہوئی ہے یہ کتاب اہل حق اور اہل علم حضرات کی نظر مین کیا وقعت رکھتی ہے اور سمین کسقدر دانستہ فریب دہی اور دروغگوئی سے کام لیا گیا ہے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی کس رنگ مین تفسیر کی گئی ہے صحابہ کرام ائمہ عظام کے پر مغز اور پر معنی محقق اور مدلل تقریرون سے کسقدر بیجا علیحدگی اور خلاف ورزی اختیار کی گئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان کل باتون پر عقلاً اور نقلاً ایک تفصیلی کافی اور تسلی بخش بحث آپ اس رسالہ مین پائینگے نیز مولف القاہر ربانی کے مفروضہ شمار کردہ غلطی مین بیشمار غلطیان اور خدعات ملاحظہ کرینگے مگر پہلے مین اس بات کو ثابت کرنا اور دکھلانا چاہتا ہون کہ القاہر ربانی جماعت احمدیہ کے نظر مین کیا وقعت رکھتی ہے۔ کیونکہ جناب مرزا صاحب کے دعوے اور ان کے اکثر کشف والہام مین ظہر اور بطن رہا کرتا ہے اگر حسن اتفاق سے پورا ہو گیا تو فبہا ورنہ پھر بطن سے کام لیتے ہین اور فرماتے ہین یہ استعارہ تھا وہ کنایہ تھا حقیقت اسکی کچھ اور ہی ہے غرض ایسا ایچ پیچ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ معاذ اللہ بالکل مریض استطلاق البطن کے التوائی کیفیت کا نقشہ آنکھون کے سامنے پھر جاتا ہے کیا عجب کہ اس مشن کے کوئی مقتدر اصحاب یون کہدین کہ القاہر ربانی ایک معمولی شخص کے قلم سے نکلی ہے جماعت احمدیہ ان باتون کی ذمہ دار نہیں اسلئے مین آفتاب سے بھی زیادہ اس بات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہون کہ یہ کتاب یعنی القاہر ربانی جماعت احمدیہ کے ایک بڑے ریفارمر اور قابل حضرت کی زور قلم اور برسون کی دماغی سوزی کا

نتیجہ ہے وہ بھی بطیب خاطر نہین بلکہ چار ناچار اپنے خلیفۃ المسیح جناب حکیم نور الدین صاحب کے تعمیل ارشاد لئے مولف کو اس جان جوکھم مین ڈالا ہے سنگ آمد وسخت آمد لاجواب بات کا جواب تو ہوتا ہی نہین محض اپنے جماعت کی تشفی کے لئے چند سادے اور سفید اوراق کو سیاہ کر ڈالا اور ظاہر ہے کہ جب خلیفۃ المسیح نے جواب لکھنے کے لئے مولوی صاحب کو خصوصیت کے ساتھ پسند کیا اور ان کو جواب لکھنے پر مامور فرمایا تو پھر ایسے شخص کا وزن جماعت احمدیہ مین کسدرجہ ہونا چاہئے اور وہ شخص کیسا متبحر اور قابل ہوگا - اب ممکن تھا کہ یہ انتخاب جواب نکلنے کے بعد غلط ثابت ہوتا - اور خلیفۃ المسیح کے دربار مین جو کچھ مولف القادر ربانی نے ہوا بالکھا ہے وہ قبول نہوتا تو بھی القادر ربانی کا وزن جاتا رہتا اسلئے یہ دکھلانا بھی نہایت ہی ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ نے القادر ربانی کو اشاعت کے بعد کس نظر سے دیکھا البدر قادیان کا ایک مشہور اور مستند اخبار ہے جو ہر ہفتہ مسیحی دار السلطنت قادیان سے شائع ہوتا ہے - اور ریویو آف ریلجنز دنیا کے مذاہب پر نظر کرنے والا قادیانیون کا مخصوص رسالہ ہے دونون کے اہم اور مخصوص مضامین اکثر جناب حکیم نور الدین صاحب کی نظر سے گذر کر نکلتے ہین اور ان کے محررہ احکامات کی تعمیل ہر احمدی پر فرض ہوتی ہے غرض دونون کی آواز جماعت احمدیہ کی متفقہ آواز ہے ایسے باوقعت اخبار اور پرشوکت رسالے کے مقتدر ایڈیٹر مفتی محمد صادق اور مولوی محمد علی نے القادر ربانی پر اس الفاظ سے ریویو کیا ہے -

القادر رحمانی بہ تردید فیصلہ ابو احمد رحمانی -	ابو احمد رحمانی کوئی صاحب بنگال مین ہین جو کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت مین بڑے جوشیلے

ہین اور کئی ایک رسالے چھاپ کر شائع کر چکے ہین ان کی تحریرون مین پراگندہ اقوال غلط استدلال اور کذب اور افترا کو پبلک پر ظاہر کرنے کے واسطے ہمارے مکرم حضرت مولنا مولوی ابوالمجد محمد عبدالماجد صاحب پروفیسر عربی و فارسی۔ ٹی ان جوبلی کالج بھاگلپور نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جو مولوی صاحب موصوف سے اور دفتر تشحیذ الاذہان سے بقیمت چھ آنہ فی نسخہ مل سکتی ہے۔ احباب منگوا کر شائع کرین اور بالخصوص اس علاقہ کے لوگون مین مفت تقسیم کر دین۔ منقول از اخبار البدر قادیان ۶۔ ۱۳ و ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء

ریویو کتاب القادیانی[۱]:۔ علامہ محمد عبدالماجد صاحب پروفیسر ٹی۔ ان جوبلی کالج کی محنت شاقہ کی تصنیف ہے علامہ موصوف کا نام نامی کتاب کی خوبیون کی کافی شہادت ہے۔ ابواحمد کی غلط بیانیون کا جیسا کہ چاہئے تھا ویسا ہی رد کیا ہے۔ احمدی احباب خصوصًا علاقہ بھاگلپور کے لئے بوقت

---

[۱] حکیم خلیل احمد صاحب برق آسمانی کے صفحہ ۲۱ مین جھنجھلا کر لکھتے ہین، "سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین سن لین کہ مین مسلمان ہون سنت والجماعت ہون سارے آئمہ اور سارے اولیا وصلحا کو مانتا ہون اور اپنے کو تمیز کے لئے احمدی کہتا ہون۔ اگر آیندہ سے مجکو سوائے احمدی یا ہماری جماعت کے لوگون کو سوائے جماعت احمدیہ کے مرزائی۔ کادیانی۔ قادیانی۔ کرشن۔ پنتھی وغیرہ جیسے الفاظ سے مخاطب کیا تو مین بھی ہمیشہ وہابی۔ نجدی۔ کوفی۔ دیوبندی۔ گی کورانہ تقلید کی وجہ سے۔ دیوسماجی۔ خرزجیوی۔ گنگا دینی۔ سورحدیابی وغیرہ جیسے الفاظ سے مخاطب کرون گا"۔

حکیم خلیل احمد صاحب! اگر آپ سچے ہین اور آپ کی زبان ایک مسلمان کی

ضرورت کام آنے والی رہنما ہے۔ مخالف کے لئے اس مین تسکین ہے خوبی
یہ ہے کہ متانت اور تہذیب کا کماحقہ لحاظ رکھا ہے جس کے لئے دل سے
دعا نکلتی ہے۔ حوالجات کو بہ کمال وضاحت دکھادیا ہے۔ خدا کرے سلیم
دلون کے لئے باعث رہنمائی ہو۔ مصنف ماجور عند اللہ ہے خوب ہی مدلل
لکھا ہے۔ محنت۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی۔ ضخامت کے مقابل قیمت ۶
بہت حد تک واجبی ہے۔ ملنے کا پتہ مینجر تشحیذ الاذہان قادیان۔

منقول از ریویو آف ریلیجز بابت ماہ نومبر ۱۹۱۳ء

غور کیجئے کسقدر عمدہ اور مہتم بالشان ایک نہین دو دو ریویو ہی اور القار ربانی
کا وزن جماعت احمدیہ کی نظر مین کسقدر باوقعت اور پرشوکت ہے ساری جماعت
احمدیہ اس کتاب پر ناز کرتی اور تالی بجاتی ہے اب اس کتاب کے خدعات اور شطحیات
ملاحظہ کیجئے اور قدرت حق کا تماشہ دیکھئے ؎ چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲) زبان ہے کورانہ تقلید۔ تقلید آپ کا شیوہ نہین۔ دروغگوئی آپ کا
شعار نہین کجی سے نفرت صاف طینتی اور صاف گوئی سے آپ کو الفت ہو۔ آپ کا دل
عورتون کی طرح کمزور نہین آپ صورتاً مرد نہین بلکہ سیرۃً بھی آپ مرد ہین تو بسم اللہ
جو کہا ہو کر دکھایئے۔ غضب خدا کا آپ کے گھر کا بھیدی بر ملا آپ کے ایک محترم بزرگ
کی توہین کر رہا ہے۔ اور اس پیارے نام القار ربانی کو خراب سمجھ کر اسکی مٹی پلید کر کے
بڑے جوش سے القار ربانی کو کتاب القادیانی لکھ رہا ہو۔ بس برس پڑیئے۔ یہی وقت ہے۔
دل مین غبار رکھنا مسلمان کا کام نہین۔ اپنے اندرونی طیش سے ایڈیٹر موصوف کا باطنی تصفیہ کر دیجئے
ذرا انھین بھی معلوم ہو جائے کہ احمدی کو قادیانی لکھنے والے کی کیسی درگت ہوتی ہو۔ آپ تو آپ
مجھے بھی ایسے ناپاک نام سے سخت نفرت ہو۔ جماعت احمدیہ پر ایسی گہری پھبتی ابتک کسی نے
تصنیف نہین کی تھی۔ مین خود ایڈیٹر موصوف سے پوچھتا ہون کہ حضرت آپ نے ایک بھاری

(۱) [illegible] حاشیہ صفحہ ۱۲ [illegible] ۱۲

فریب اول مولف القادر ربانی نے ناظرین سے انٹروڈیوس کرنے کے بعد فیصلہ آسمانی کے جواب مین تمہیدًا جو تحریر شروع کی ہے خدا کی قدرت کہ اس کے پہلے ہی سطر مین دروغ بیانی سے کام لیکر تحریر کرتے ہین "ایک اشتہار بھی مصنف (فیصلہ آسمانی) کا جو کسی در بھنگی مرید کے نام سے شائع ہوا ہے دیکھا" مولف القادر ربانی ذرا سونچکر جواب مرحمت فرمائین کہ اس اشتہار کو جسے جناب ابراہیم حسین خان صاحب دربھنگوی نے شائع کیا ہے کیونکر اسے علامہ مصنف فیصلہ آسمانی کا اشتہار قرار دیتے ہین اشتہار کے اندر کوئی سطر کوئی جملہ کوئی لفظ ایسا نہین ہے جس سے یہ گمان بھی ہوسکتا ہو کہ یہ اشتہار علامہ مصنف فیصلہ آسمانی کا اشتہار ہے ہان، امرء یقیس

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳) احمدی کی کتاب کو کتاب القادیانی کیون لکھ مارا۔ اور ہان جناب حکیم خلیل احمد صاحب آپ جو کچھ تادیبًا لکھین برا بھلا لکھین چھاپ کر بھجوادین جزاء سیئة سیئة مثلها پوری گوشمالی جب ہی ہوگی۔ شاید ناداری کی وجہ سے آپ ایسا نہ کرسکین تو کم سے کم اس زجر و توبیخ کی ایک کاپی میرے پاس ضرور بھیجدین تاکہ میری بھی تشفی ہو۔ اور آپ کی بات کے دہنی ثابت ہون نہین تو آئے دن آپ کی جماعت کو نیز آپ کو نئے نئے خطابات سے و ہریاد کرتے رہین گے پھر کچھ کرتے دھرتے بن نہ پڑے گی ؎ گربہ را بہ روز اول باید کشت ؛ ہان اک بات اور اپنے مذاق کے مناسب سمجھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی یہہ چار لفظون کا مجموعہ ہے۔ ان چار مین سے دو لفظ مرزا غلام جن سے مرزا صاحب کا نام متعین اور مشخص ہوتا ہے ان سے آپ بھاگتے ہین اور اتنا اسے برا جانتے ہیں، کہ اس کی نسبت سے بھی آپ کو شرم آتی ہے اور آخر کا لفظ قادیانی جو سکونت کی

علےٰ نفسہٖ کی رو سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ القادر ربانی کا مسودہ غالبًا خلیفتہ المسیح کے قلم سے طیار ہوا ہے اور شاید کیا یقینی اُسے مولف القادر ربانی نے اپنے نام سے شایع کر دیا جب ہی تو اس اُردو تحریر کے اندر تذکیر اور تانیث اور اُردو محاورہ کے تفہیم مین غلطی واقع ہوئی ہے بیچارے پنجابی کو اُردو محاورہ کی کیا خبر حقیقت حال یہ ہے اسلئے اپنے ہی طرح مولف نے اوروں کو بھی تصور کر لیا سچ ہے ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴) خبر دیتا ہو کہ اس سے بھی آپ بیزار ہین نفرت کرتے ہین۔ رہا لفظ احمد کا جو مسلمانون کے اکثر نام مین رہا کرتا ہی اور جو باعتبار اہمیت مشترک لفظ ہی۔ کوئی خصوصیت مرزا صاحب کے ساتھ اس مبارک اور پر نور لفظ کو نہین۔ سر سید احمد کی جماعت کو بھی جماعت احمدیہ کہہ سکتے ہین۔ ایسے متبرک نام سے اپنی جماعت کو منسوب کرنے کی آپ تاکید کر رہے ہین مرزا غلام احمد قادیانی اگر واقعی آپ کے نزدیک نہایت ہی بُرے الفاظ ہین۔ اور سچ مین آپکو اس سے نفرت ہی تو غلامی سے الگ ہو جیئے۔ سید ابو احمد رحمانی سے تو آپکو مرچین لگین اور غلام احمد سے ٹھنڈک پڑے آسمانی فیصلہ پر آپ برق ڈالین اور شیطانی فیصلہ کو موجب نجات تصور کرین عجیب اُفتاد طبیعت اور نرالی فہم ہی۔ ورنہ صداقت کو مدنظر رکھئے تو قادیانی یا مرزائی یہی دو خطاب آپکی جماعت کیلئے موزون ہین۔ جب تو ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے کتاب القادیانی لکھا۔ انکی بات آپکو بُری نہین لگی۔ کیون جناب آپکی جماعت مین سے کوئی شخص آپکے ساتھ نازیبا حرکت کرے تو وہ روا۔ اور آپ ہی کی جماعت سے سنکر مین وہ بات کرون تو چیخ پکار ہو ؎ ہم جو کچھ بولین تو کہلائین شرِ ٹی ❊ کان کی بات مرغل ٹھہرے ❊ جس کو تم چاہو چڑھالو سر پہ ❊ ورنہ یون دوش پہ کاکل ٹھہری ۱۲

فریب ۲ پھر مولف القادر ربانی تحریر کرتے ہین کہ آپ (مصنف فیصلہ آسمانی) بےمثل اور مکذبین سلسلہ کے حضرت مسیح موعود علیہ و علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صریح خدا اور رسول پر افترا کرنے والا قرار دیکر عوام کو خوش کرنے کا ارادہ کیا ہے"
علامہ مصنف فیصلہ آسمانی نے آیات قرانیہ احادیث نبویہ اور دلائل عقلیہ سے نہایت محققانہ طور پر منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی پر روشنی ڈالی ہے اور وہی شیوہ اختیار کیا ہے جو راستی اور حق طلبی کا شیوہ ہے علامہ کی روش بالکل ہی سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سی ہے اور انہون نے یہ تحریر عوام کے خوش کرنے کو نہین لکھی ہی بلکہ اسکے اول مخاطب جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح حکیم الامت جناب حکیم مولوی نور الدین صاحب ہین اگرچہ زیر کتاب فیصلہ آسمانی عام فہم ہونیکے خیال سے اردو زبان مین شایع کی گئی ہے مگر اسمین وہ وہ معارف اور نکات بیان کئے گئے ہین جسے عوام الناس اچھی طرح سمجھ بھی نہین سکتے اصل مقصود علامہ مصنف کا اس فیصلہ سے اہل علم کی تفہیم ہے۔ جب تو خلیفۃ المسیح مخاطب ہو کر اور اپنا پہلو بچا کر جواب لکھنے کے لئے اپنے گروہ کے ایک مقتدر عالم کو مامور کرتے ہین مولف القادر ربانی کے جوش نفسانی پر تعجب ہے کہ وہ اپنے خلیفۃ المسیح کے ارشاد کو بھی عامیانہ ارشاد سمجھتے ہین اگر ذرا بھی تدبر سے کام لیتے تو اس ارشاد کی باریکی اور علامہ مصنف کی قابل قدر علمی گفتگو کی راستی آپ پر اظہر من الشمس ہوجاتی یہ اور بات ہی کہ کوئی شخص جہل مرکب کو علم سمجھ کر کج فہمی سے کام لے اور رسالے کے خوبی کو پس پشت ڈالدے مولف القادر ربانی ضمیمہ انجام آتھم کا صفحہ ۵۴ ملاحظہ فرمائین جناب مرزا غلام احمد صاحب خود تحریر کر گئے ہین "یاد رکھو اس پیشینگوئی کی دوسری خبر پوری نہ ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرا) تو مین ہر ایک

بد سے بدتر ٹھہرون گا۔ اے احمقو یہ انسان کا افترا نہین۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہین۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہی۔ وہی خدا جس کی باتین نہین ٹلتین" پھر اسی انجام آتھم کا صفحہ ۲۲۳ ملاحظہ ہو۔

یہان یون تحریر کرتے ہین کہ "اصل امر برحال خود قائم ہست و ہیچکس باحیلہ خود اورا رَد نتوان کرد و این تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم ہست و عنقریب وقت آن خواہد آمد پس قسم آن خدا ایکہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم را برائے ما مبعوث فرمود و اورا بہترین مخلوقات گردانید کہ این حق ہست و عنقریب خواہی دید و من این را برای صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم و من نگفتم الابعد ز انکہ از رب خود خبر دادہ شدہ" پھر جب جناب مرزا صاحب خود ہی اس زور شور سے اس پیشگوئی کو اپنے صدق اور کذب کا معیار قرار دیتے ہین اور لکھتے ہین کہ اگر یہ پیشگوئی پوری نہوئی تو مجھے کاذب اور ہر بد سے بدتر سمجھو۔ اب مرزا صاحب ہی کے توجہ دلانے سے ایک راست گفتار اور پاکباز انسان جو علم و فضل اور زہد و تقویٰ مین بھی محتاج شناسائی نہو وہ اس الہام پر غور و تدبر سے نظر فرمائے اور اس پیشگوئی کے پوری نہونے پر اور بالبداہت غلط ہو جانے پر یہ کہدے کہ مرزا صاحب اپنے اقرار کے بموجب کاذب اور ہر بد سے بدتر ٹھہرے تو یہ اسکی خطا سمجھی جائیگی؟

علامہ مصنف نے خود کوئی فیصلہ اپنی جانب سے نہین کیا بلکہ جناب مرزا صاحب کے معیار مقرر کردہ کو صفائی کے ساتھ قوم کے سامنے پیش کر دیا ہی۔ مثالاً یون تصور کیجیے کہ ایک شخص مجمع عام مین یہ دعوی کرے کہ کل آفتاب بغیر طبعی طریقہ سے مغرب سے طلوع ہوگا اگر ایسا نہوا اور کل آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع نہوا تو مین کاذب اور ہر بد سے بدتر ٹھہرون گا لوگون نے اس دعوے کو استعجاب سے سنا خدا خدا کرکے دن ختم ہوا رات گذری صبح ہوتے ہی مغرب کی جانب لوگون کی ٹکٹکی لگ گئی آنکھین پھاڑ پھاڑ کر لوگ دیکھنے لگے۔ مگر آفتاب مغرب سے طلوع نہوا بلکہ اپنے مقررہ مطلع یعنی جانب مشرق سے برآمد ہوا

لوگون نے اس کاذب مدعی کی وہر پکڑ کی اور ڈنکے کی چوٹ سے اُسے یہ سنادیا کہ تو اپنے اقرار کے بموجب کاذب اور ہر بد سے بدتر ٹھہرا تو کیا آپ کے نزدیک ایسا فیصلہ منصفانہ فیصلہ نہوگا اور کیا ایسے گروہ کو بھی آپ مکذب ہی کے نام سے یاد کرینگے۔ اور کیا منصفانہ فیصلہ آپ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر آفتاب مغرب سے طلوع نہوا اور مشرق ہی سے نکلے تاہم ایسے مدعی کو محض ملہک کے زبانی دعوی پر صادق ہونیکی ڈگری دیدینی چاہیے۔ فافہم وتدبر فانہ دقیق۔

فریب ۳۷ مولف القار ربانی تحریر کرتے ہین کہ "ایسے شبہات کا ازالہ خود حضور مغفور نے اپنے قلم سے اور دیگر خادمان سلسلہ نے بہت کچھ کیا ہے مین نے کتاب کو قابل التفات نہین سمجھا مگر اشتہار کے متکبرانہ دعوے نے پھر مجھکو متوجہ کیا کہ مین اس کو بغور دیکھون" اگر یہی غور وتدبر ہے توخدا حافظ۔ دیانت اور حق پسندی کو مدنظر فرماکر انجام آتھم کے صفحہ ۲۱۶ مین مرزا صاحب کا عربی الہام معہ ترجمہ فارسی درج ہے مین عزیز سہولت کے لیئے لفظ بلفظ اُسے یہان نقل کئے دیتا ہون ملاحظہ فرمایئے۔

قال کذبوا بآیاتی وکانوا بہا مستہزئین فسیکفیکہم اللہ و یردہا الیک لاتبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید فاشار فی لفظ فسیکفیکہم اللہ الی انہ یرد بنت احمد الی بعد اہلاک المانعین وکان اصل المقصود الاہلاک وتعلم انہ ہو الملاک

گفت این مردم مکذب آیات من ہستند وبدانہا استہزا می کنند من ایشان را نشانے خواہم نمود وبرائے تو این ہمہ را کفایت خواہم شد وآن زن را کہ زن احمد بیگ را دختر ست باز بسوئے تو واپس خواہم آورد یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی (مراد از شوہر محمدی بیگم) بیرون شدہ باز بتقریب نکاح تو (مراد از مرزا غلام احمد صاحب) بسوئے قبیلہ رد کردہ خواہد شد درکلمات خدا وعدہائے او ہیچکس تبدیل نتواند کرد

واماتزدیها ایای بعد اهلاك الهالکین والهالکات فهو لاعظام الآیة فی عین المخلوقات

وخدای تو هرچه خواهد آن امر بهر حالت شدنی ست ممکن نیست که در معرض التوا بماند پس خدا تعالی بلفظ فسیکفیکهم اللہ بسوے

این امر اشاره کرد که او دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن مانعان بسوے من واپس خواهد کرد۔ واصل مقصود میرانیدن بود و تو میدانی که ملاک این امر میرانیدن ست وبس۔

اس الہام مین یَرُدُّهَا اِلَیْکَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ یَرُدُّ بِنْتَ اَحْمَدَ اِلَیَّ بَعْدَ اِہْلَاکِ الْمَانِعِیْنَ کے وسیع مدت پر نظر فرمائیے یعنی اللہ تعالیٰ مرزا صاحب سے ارشاد فرماتا ہے کہ ہم اس لڑکی محمدی بیگم کو تیرے نکاح مین ضرور لائین گے اور جو لوگ اس نکاح مین رخنہ انداز ہین اور جن کی وجہ سے اب تک یہ الہام پورا نہین ہوا اور تیری آرزو بر نہین آئی ان سب موانع کو دور کردین گے اور ان کو ہلاک کردین گے یہ خدا کی بات ہے اور خدا کی باتین بدلتی نہین محمدی بیگم کو میرے نکاح مین آنا ضرور ہے اور ضرور ایسا ہوکر رہیگا اس الہام کی صحیح مدت دولہا دولہن یعنی مرزا صاحب اور محمدی بیگم کے حیات تک ہی باقی رہتی ہے۔

مرزا صاحب کے وفات سے ایک گھنٹہ پہلے کیا ایک منٹ پہلے بھی کوئی شخص دوست ہو یا دشمن۔ شقی ہو یا سعید اُسکے دل مین یہ خدشہ نہین گذر سکتا ہے کہ مرزا صاحب کا یہ عظیم الشان الہام پورا نہوا کیونکہ مرزا صاحب حیات تھے بلکہ اپنی طبعی عمر کو بھی نہین پہونچے تھے۔ محمدی بیگم بھی ماشاء اللہ اپنے حسن دل آویز کے ساتھ جیتی جاگتی۔ صحیح وسالم اپنے شوہر کے گھر جسے مرزا صاحب مرد اجنبی سے تعبیر کرتے ہین پھول پھل رہی تھی۔ پھر معلوم نہین کہ مولف القاء ربانی کس نامعلوم معترض کو قوم کے سامنے پیش کرتے ہین اور کونسا جواب ایسے اعتراض کا خود حضور مغفور (مرزا غلام احمد صاحب) نے اپنے قلم سے

اور دیگر خادمان سلسلہ نے دیا ہے۔ جب اعتراض ہی پیدا نہین ہو سکتا تو جواب کیسا یہ بالکل سپید جھوٹ اور دیدہ و دانستہ فریب وہی ہے۔ ایں کار از تو آید و مردان چنین کنند ✣

فریب ۔ مولف القار ربانی تحریر کرتے ہین کہ "بعض دوسرے دوست بھی جنھون نے اس کتاب (فیصلہ آسمانی) کو پڑھا تھا مجھے باور کرانے کی کوشش کی کہ اسکے مصنف مولوی سید محمد علی صاحب کانپوری ہین یہ لوگ اگرچہ سلسلہ احمدیہ کے ممبر نہ تھے مگر ان لوگون نے بوجہ علمی دستگاہ کے کتاب کے طرز استدلال کو محض لغو سمجھکر مجھے اس کے جواب لکھنے کی بھی فرمایش کی"۔

مولف القار ربانی انظر الی قال ولا تنظر الی من قال کے مسلم اور ستھرے دستور العمل کو نظر انداز فرماکر خواہ مخواہ کے الجھن مین گرفتار ہوئے کام کی بات تو یہ تھی کہ فیصلہ آسمانی کے طرز استدلال اور نفس مضامین کی جانچ پرتال کرتے خیر ہر شخص کی سمجھ جدا ہوتی ہے شاید ان کے نزدیک اس کے انکشاف مین کوئی مصلحت مضمر ہو مگر یہ تو مسلم مسئلہ ہے کہ ہر دعوی کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔ مولف القار ربانی کا یہ تحریر کرنا کہ "بعض دوسرے دوست جو اس سلسلہ کے ممبر نہ تھے کتاب (فیصلہ آسمانی) کے طرز استدلال کو لغو سمجھا" یہ محض دعوی ہی دعوی ہے۔ اگر اسکی اصلیت اور واقعیت تھی تو کیون نہین ایسے ایک بھی ذیعلم حضرات کا نام وقعت تحریر کے لئے دلیلاً پیش فرمایا تاکہ ہر طالب حق اس بات پر غور فرماتا اور اس سے بہت کچھ جماعت احمدیہ کو فائدہ پہونچتا۔ ایک دعوی قوم کے سامنے پیش کرکے دلیل سے گریز کرنی یہ کونسی عقلمندی اور حق پسندی ہے جنکو خدا نے محض اپنے فضل سے علمی دستگاہ مرحمت فرمائی وہ خصوصیت کے ساتھ ہماری اس تحریر پر غور فرمائین۔ غالباً یہ بھی منجملہ خدعات کے ایک خدع ہے کیا خوب خود را فضیحت دیگری را نصیحت اگر واقعی اسکا جواب لکھنا لغو تھا تو پھر جناب خلیفۃ المسیح نے کیون اس لغو کام پر

اپ کو مامور فرمایا۔ فیصلہ آسمانی کے قوی دلائل کی یہ ایک کھلی اور بین شہادت ہے۔

فریب ۶۶۔ مولف القاء ربانی نے فیصلہ آسمانی کے نفس اور اصل مضامین کے ردمین بزعم باطل جو تمہید کی تمہید لکھی ہے اسکی بڑی بڑی فاش غلطیان اور دروغ بیانیون کو مین ناظرین کے سامنے پیش کر کے اصل تمہید پر تنقیدی نظر ڈالتا ہون مبارک ہین وہ جنہین خدا نے فہم سلیم عطا فرمایا ہو اور جن کا شعار راستی اور حق طلبی ہے۔ سچی باتون کو ہر وقت مان لینے کے لئے طیار اور جھوٹی باتون سے بیزار ہین ایسے پاک نفس حضرات نہایت غور سے خالی الذہن ہو کر ذیل کی تحریر کو غور سے پڑھین۔

اصل تمہید کو مولف القاء ربانی نے ذیل کی تحریر سے شروع کیا ہے اور یون تحریر کرتے ہین "ناظرین قبل اسکے کہ ہم ابو احمد صاحب کے فیصلہ کی تردید کرین حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے آپ کی توجہ ایک ایسے امر کی طرف دلانا چاہتے ہین جس سے آپ کو حقیقت کے تہ تک پہونچنے مین بڑی مدد ملے گی اور مصنف فیصلہ اور دوسرے ان سے بڑے عالم اس وقت حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مخالفت کر رہے ہین اس سے آپ کو زیادہ حیرت نہو گی اور حق کے ماننے مین یہ لوگ حجاب واقع نہ ہون گے ہان وہ امر ہے کہ حضرت مرزا صاحب تو ان لوگون کے خیال مین اپنے دعوے مین غلطی پر ہین مگر اس پر کیا وثوق ہے کہ جس مسیح اور مہدی کے یہ لوگ منتظر ہین اس کو یہ لوگ مان لین گے۔ سنئے اور خوف خدا کو دل مین رکھکر غور فرمائے۔

نزدیک ہست کہ علمائے ظواہر مجتہدات	ترجمہ۔ نزدیک ہے کہ علمائے ظواہر حضرت
اودرا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ازکمال	عیسیٰ کے اجتہادی مسائل کو بوجہ باریک اور
دقت غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و	دقیق ماخذ ہونے کے انکار کرین گے اور
سنت دانند۔ مکتوب پنجاہ و پنجم جلد ثانی۔	مخالف کتاب و سنت کہین گے۔

ہم منقول است کہ حضرت مہدی در زمان
سلطنت خود چون ترویج دین نماید و
احیائے سنت فرماید عالم مدینہ کہ عادت
بعمل بدعت گرفتہ بود آن را حسن
پنداشتہ ملحق بدین ساختہ از تعجب
گوید کہ این مرد رفع دین مانمودہ و
اماتت ملت مافرمودہ صفحہ ۱۲۸ -
مکتوب دوصد و پنجاہ جلد اول -

یہ بھی منقول ہے کہ حضرت مہدی اپنے زمانہ
سلطنت مین جب دین کی ترویج کرین گے اور
احیائے سنت فرمائین گے مدینہ طیبہ کا ایک عالم
کہ بدعت کا عامل ہوگا اور اسکو حسن سمجھکر دین
مین ملحق کئے ہوگا تعجب سے کہیگا کہ یہ شخص
یعنی امام مہدی ہمارے دین اسلام کو
خراب کرتا ہے اور ہمارے مذہب کو
برباد کرتا ہے "

یہ ہین تمہیدی مضامین جن سے کئی باتین ثابت ہوتی ہین سب سے پہلی اور سب مین قوی اس تحریر سے یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ مولف القار ربانی کے نزدیک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ ایک عالیشان مجدد اور بڑے صاحب فضل اور صاحب کشف تھے اور آپ کے مراسلات جو بنام مکتوبات امام ربانی کئی جلدون پر مشتمل ہین وہ نہایت ہی محقق اور مدلل ہین علی الخصوص وہ تحریرین جو مہدی مسعود و مسیح موعود کے نشانات اور آیات کے متعلق ہین اور یہی ایک ایسی قابل قدر کتاب ہے جسکے مطالعہ سے انسان کو مسیح موعود اور مہدی مسعود کی حقیقت کے تہ کی باریکی تک پہونچنے مین بڑی مدد ملتی ہے۔ دوسری بات اس تحریر سے یہ ظاہر ہوتی ہو کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود دونون جدا جدا دو نہین بلکہ دونون خطاب ایک ہی محترم بزرگ کا ہے اور یہ بات خود مولف القار ربانی کی مانی ہوئی بات ہے۔ مین کسی قضایا سے اس نتیجہ پر نہین پہونچا ہون۔ نہایت صاف اور کھلی ہوئی تحریر مولف القار ربانی کی ہے لکھتے ہین وہ مصنف فیصلہ اور دوسرا ان سے بڑے عالم اسوقت حضرت مسیح موعود و مہدی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مخالفت کر رہے ہین " غرض مہدی مسعود و مسیح موعود

دونون ہی خطاب صرف ایک ہی شخص جناب مرزا غلام احمد صاحب کو مولف نے دیے ہین
تیسری بات یہ نکلتی ہے کہ مکتوبات امام ربانی کے ذیل کی تحریر سے مولف کے نزدیک
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جناب مرزا صاحب مہدی مسعود و مسیح موعود تھے اور مسیح
موعود کے پیشتر ایک عالم مدینہ جو محض بدعتی ہوگا۔ مہدی مسعود و مسیح موعود اپنی سلطنت کے
زمانہ مین جب دین کی ترویج فرمائین گے تو یہ شخص کہیگا کہ یہ ہم لوگ کے دین وملت کو
تباہ و برباد کرتا ہے۔ علماے ظواہر اس کا انکار کرینگے۔ اب مین نہایت ہی وضاحت سے
اس بات کو دکھلانا چاہتا ہون کہ واقعی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ نے جو
جو نشانات مہدی مسعود و مسیح موعود کے بیان فرمائے ہین وہ جناب مرزا غلام احمد صاحب
مین پائے جاتے تھے یا نہین اور کیا یہ صحیح ہے کہ مہدی مسعود اور مسیح موعود دونون ایک
ہی شخص ہون گے یا جدا جدا اور واقعی عالم مدینہ اور علمائے ظواہر کس شخص کے نسبت
کہین گے اور کیا کہین گے اور ان نافہمون کے جواب مین جناب مہدی علیہ السّلام
کا فرمان کیا ہوگا۔ مکتوب پنجاہ و پنجم جلد ثانی مین حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی
عنہ نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے جو احکام شریعت مستنبط ہوتے ہین ان کے
اقسام کو بیان فرمایا ہے اور ان کے مراتب کے متعلق فرماتے ہین کہ نبی کے اجتہاد مین
غلطی واقع نہین ہو سکتی بلکہ بوحی قطعی صواب محقق از خطائے مخطی متمیز میگشت این باطل
ممتزج نمی ماند کہ تقریر و تثبیت نبی بر خطا مجوز نیست، یعنی نبی مسائل اجتہادیہ مین خطا پر
ہرگز قایم و برقرار نہین رہ سکتا۔ اس بحث کی تشریح فرماتے ہوئے منجملہ اور امثلہ کے ایک
مثال یون بیان فرماتے ہین۔

حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام	حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام
بعد از نزول کہ متابعت این شریعت	جب آپ (دوبارہ) دنیا مین تشریف لائینگے
خواہد نمود اتباع سنت آن سرور علیہ وعلی آلہ	تو آپ بھی (حالانکہ آپ خود نبی ہون گے)

علیہ الصلوۃ والسلام خواہد کرد و نسخ این
شریعت مجوز نیست نزدیک ست کہ
علمائے ظواہر[۱] مجتہدات اور اعلیٰ نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام از کمال وقت
وغموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب
وسنت دانند۔

شریعت محمدیہ کی پیروی کرینگے اور (کوئی
بھی اجتہاد آپ کا ایسا نہوگا) جس سے نسخ
شریعت محمدیہ لازم آئے ممکن ہے کہ علمائے
ظواہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادی
مسائل پر بوجہ باریک اور دقیق ماخذ کے انکار
کرین اور مخالف کتاب وسنت جانین۔

مسلمانو ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی کہ مولف القار ربانی نے کس طرح سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو پیش کیا ہے۔ اصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کے اجتہاد کے متعلق مجدد صاحب رح بیان فرما رہے ہین۔ اولاً تو انھین پوشیدہ رکھدیا اور آخر مین جہان ان کے اجتہاد کا وزن حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مثال دیکر بیان فرمایا ہو کہ مثل روح اللہ و مثل امام اعظم کوفی الخ اس مثال کو بھی تحریر نہین فرمایا اور مزید بران جہال کو خوش کرنے کے لئے عربی اور فارسی کے پروفیسر ہوتے ہوئے اس فارسی عبارت کا ترجمہ بھی غلط لکھدیا اور اس ایک مختصر سے حوالہ مین تین دانستہ فریب دہی اور

[۱] حضرت مجدد الف ثانی رض تحریر فرماتے ہین کہ علمائے ظواہر ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادی مسائل مین بوجہ کمال وقت وغموض ماخذ انکار کرین مگر یہان معاملہ بالکل ہی برعکس ہے جتنے جہال اور دین کے علم سے بے بہرہ حضرات ہین اور جنھین دوسرے الفاظ مین علمائے ظواہر کہا جاتا ہے وہ مرزا صاحب کو نافہمی سے مسیح موعود مان رہے ہین اور جتنے اکابر علما اور مجدد وقت گذرے ہین اور موجود ہین سب مرزا صاحب کے دعوے کو غلط بتا رہے ہین۔ مثلاً قطب ہند حضرت مولانا فضل رحمن صاحب قدس سرہ۔ وجناب مولانا رشید احمد صاحب۔ وجناب مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث وجناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب اور کاملین علمائے حرمین شریفین علمائے ظواہر مین داخل ہین۔ ہرگز نہین۔

مولف القار ربانی علمائے ظواہر پر مکرر دیانت کو مد نظر رکھکر غور فرمائین اور اس عقاید باطلہ سے رجوع فرمائین۔

دروغگوئی سے کام لیا ہے جسکے دل میں ذرا سابھی نور ایمان اور کچھ بھی خشیت خداوندی ہو وہ ہرگز ایسا فریب جائز نہین رکھ سکتا۔ چہ جائیکہ مسیح موعود سے بیعت حاصل کرکے تاریکی کے زمانہ سے نکلکر نورانی زمانہ مین اپنے کو داخل سمجھتا ہو۔ اس دانستہ فریب ہی کی وجہ اظہر من الشمس ہے اگر راست گفتاری سے کام لیا جاتا تو اسی ایک تحریر سے ساری حقیقت منکشف ہو جاتی اور یہ بات ہر انسان سمجھ جاتا کہ درحقیقت حضرت عیسی علیہ السّلام دوبارہ دنیا مین تشریف لائین گے انھین کے سر مسیح موعود کا مبارک تاج رکھا جائیگا اور جب یہ بات ثابت ہوگئی تو پھر بحث ہی کا خاتمہ ہو گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب ایک عام انسان کی ہستی میں نظر آنے لگے پھر الہام کجا اور اس کے صدق وکذب پر بحث کیسی الغرض حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ تو یہ فرماتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السّلام دوبارہ دنیا مین تشریف لاوین گے اور آپ کا اجتہاد امام اعظم رحمۃ اللہ جیسا ہوگا۔ چنانچہ آگے چلکر آپ یون ارشاد فرماتے ہین کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام (جب دوبارہ

حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام بعد از نزول مذہب امام ابی حنیفہ عمل خواہد کرد یعنی اجتہاد حضرت روح اللہ ع موافق اجتہاد امام اعظم خواہد بود نہ آنکہ تقلید این مذہب خواہد کرد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ شان او علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام ازان بلند تر است۔

تشریف لاوین گے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر آپ کا عمل ہوگا یعنی آپ کا اجتہاد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد کے موافق ہوگا اگرچہ آپ ان کے مقلد نہونگے کیونکہ آپ کی شان (بوجہ نبی ہونے کے) اس سے بلند تر ہے۔

اس تحریر مین ایک جگہ مجدد صاحب رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت عیسی علیہ السّلام تحریر فرمایا ہے اور اسی تحریر مین دوسری جگہ آپ نے روح اللہ کہکر یاد فرمایا ہے کہین بھی

مسیح موعود کا لفظ ارقام نہین فرمایا حالانکہ اس نام سے بھی وہی بات پیدا ہوتی یہ بھی ایک نہایت ہی لطیف اور باریک نکتہ ہے اور اس سے بھی صاف طور سے پتہ چلتا ہی کہ حضرت مسیح موعود وہی حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہون گے نہ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب۔ الحاصل مجدد صاحب کے کلام سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے اجتہادی مسائل امام ابو حنیفہ کے موافق ہون گے اب ناظرین فیصلہ ۔اب ناظرین مکرر میرے ترجمہ کو غور سے پڑھین ان پر ایک عجیب حقانیت اور محویت کا عالم طاری ہوگا اور یہ معلوم ہوجائیگا کہ نزدیک کا ترجمہ نزدیک ہی لکھدینا اور انکار نمایند کا ترجمہ (انکار کرینگے) قرینہ والہ کے خلاف تحریر کرکے مولف القاء ربانی نے جو کچھ عارضی تشفی اپنی جماعت کو دی تھی اسکی کیسی قطع و برید ہوئی۔ خلیفہ جی ملاحظہ فرمادین۔

فریب۔ پہلے حوالہ کی جو حقیقت تھی وہ معلوم کرنے کے بعد دوسرے حوالہ پر نظر دوڑائیے خدا کی شان یہان بھی وہی دانستہ فریب دہی اور مقررہ خدع ہی پوری عبارت یہان بھی مولف القاء ربانی نے تحریر نہین کی اور حوالہ بھی غلط دیا۔ مکتوب دوصد و پنجاہ و پنجم جلد اول صفحہ ۲۷۵ ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نصیحتاً یون ارقام فرماتے ہین۔

منقول ہست کہ حضرت مہدی در زمان سلطنت خود چون ترویج دین نماید و احیاء سنت فرماید عالم مدینہ کہ عادت بعمل بدعت گرفتہ بود آنرا حسن پندا شتہ ملحق بدین ساختہ از تعجب گوید کہ این مرد رفع دین ما نمود و امانت ملت ما فرمود ۔ حضرت مہدی امر بکشتن آن عالم فرماید و حسنہ او را

منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے زمانہ سلطنت مین جب دین کی ترویج اور احیائے سنت فرمائینگے ایک (نافہم) عالم مدینہ جو بدعت کو حسن سمجھکر اپنے دین مین ملحق کرکے اسپر عمل کرتا ہوگا تعجب سے کہیگا کہ یہ شخص میرے دین اور ملت کو برباد کرتا ہے (جب حضرت مہدی علیہ السلام

سیئہ انکار۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔ کو اس کی حالت کی خبر ہوگی) آپ اس نافہم عالم کے قتل کرنے کا فرمان جاری فرمائینگے اور جس برے عمل کو (اپنی نافہمی سے) اسنے اچھا سمجھ رکھا تھا اس کی برائی لوگوں پر ظاہر کر دینگے ایسا مہتم بالشان فضل اللہ ہی کے اختیار مین ہے۔) اللہ اپنے فضل کو جسے چاہے عطا فرمائے حقیقت مین وہ بڑا ہی صاحب فضل ہے۔

اس مکتوب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام بادشاہ وقت ہونگے اور ان کی ایک مستقل سلطنت ہوگی اور آپ ہی کے شاہی فرمان سے عالم کا نظم و نسق ہوگا۔ آپ غایت درجہ کے متبع سنت ہون گے اور احیائے سنت فرمائین گے مدینہ طیبہ کا ایک بدعتی کج فہم عالم ان کے درپئے تخریب ہوگا اور لوگون کو بہکائیگا اور کہیگا کہ یہ شخص اچھا نہین معلوم ہوتا ہے میرے دین کو خراب و برباد کرنا چاہتا ہے مگر اس نافہم عالم کا اقتدار حضرت مہدی علیہ السلام کے مقابلہ مین کچھ بھی نہوگا اس کے فتنہ و شر سے مخلوق خدا کو محفوظ رکھنے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام یہ فرمان جاری فرمائینگے کہ اس بیہودہ نافہم عالم کو قتل کر ڈالو۔

یہ مہتم بالشان واقعہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانے مین ہوگا۔ مولف القارِ ربانی مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تحریر سے جناب مرزا غلام احمد صاحب کو جو ایک معمولی انسان تھے بادشاہ وقت اور مہدی قرار دینا چاہتے ہین اور بزعم باطل خود پہلے حوالہ سے جناب مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود ثابت کر چکے ہین اور یون دونون خطاب مسیح موعود اور مہدی مسعود کا جناب مرزا غلام احمد صاحب کو عطا فرماتے ہین جنھین مین اچھی طرح دکھا چکا کہ یہ بالکل فریب دہی اور نری جہالت ہے شاید کوئی جاہل اس دام تزویر مین آجائے تو آجائے ورنہ ایک معمولی فہم کا آدمی بھی بھولے سے کبھی اس تحریر سے یہ خیال نہین کر سکتا کہ اس تحریر سے جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود

و مہدی مسعود ٹھہرے بلکہ ہر ایک شخص ایک ادنی غور و فکر سے اس حقیقت کی تہ تک نہایت آسانی سے پہونچ جائیگا کہ اسی ایک مکتوب سے جناب مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی مسیح موعود و مہدی مسعود کی غلطی ظاہر ہو گئی کیونکہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کے صرف اسی مکتوب سے یہ تین باتین صاف طریقہ سے ظاہر ہوتی ہین (۱) مہدی علیہ السلام کی ایک مستقل سلطنت ہوگی وہ بادشاہ وقت ہون گے (۲) مدینہ طیبہ کا ایک بدعتی عالم ان کی ترویج دین کو برا سمجھیگا (۳) حضرت مہدی علیہ السلام اسکے قتل کا فرمان جاری فرمائین گے۔ ان تین باتون مین سے ایک بات بھی جناب مرزا غلام احمد صاحب مین پائی نہین جاتی سلطنت تو ایک بڑی چیز ہے ایک خود مختاری نہین بلکہ ایک غیر اختیاری ریاست کی باگ بھی ان کے ہاتھ مین نہین رہی پھر جب سلطنت ہی حاصل نہین تھی تو یہ اپنے سلطنت کے زمانہ مین ترویج دین کیا خاک کرینگے اور کون سے مدینہ طیبہ کے عالم کے قتل کا فرمان جاری کرینگے کہان وہ مدینہ طیبہ کا بدعتی عالم ان کے حکم سے قتل کیا گیا اللہ اللہ یہ کسقدر فریب دہی اور سفیہانہ دلیری مولف القاء ربانی کی ہے انھون نے دانستہ ناحق کوشی اور حق پوشی کا شیوہ اختیار کیا ہی اور مجدد الف ثانی رض کے مکتوب مین سے جتنی عبارت پر مین نے خط دیدیا ہی اُسے چھپا رکھا ہے عالم ہو کر خدائی زجر سے بھی خشیت پیدا نہین ہوتی ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمھا فانہ اٰثم قلبہ ارشاد خداوندی ہے اور جناب اس الٰہی فرمان کی خلاف عمل کر رہے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

زیادتی وضاحت نیز مزید بصارت کے لئے مین اور چند مکتوب سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کے اقوال نقل کرتا ہون۔ راستی کے شیدائی اسے پڑھکر مسرت حاصل کرین۔

علامت قیامت کہ مخبر صادق علیہ وعلی آلہ	رسول مقبول علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات

الصلوٰۃ والتسلیمات از من خبر دادہ است
حق است احتمال تخلف ندارد کہ طلوع آفتاب
از جانب مغرب برخلاف عادت وظہور حضرت مہدی
علیہ الرضوان ونزول حضرت روح اللہ
علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وخروج دجال
وظہور یاجوج وماجوج وخروج دابۃ الارض
ودخانے کہ از آسمان پیدا شود وتمام مردم
را فرو گیرد وعذاب دردناک کند مردم از
اضطراب گویند اے پروردگار ما این
عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان می آریم
وآخر علامات آتش است کہ از عدن خیزد
وجماعت از نادانی گمان کنند شخصے را
کہ دعویٰ مہدویت نمودہ بود از اہل ہند
مہدی موعود بودہ است پس بزعم اینہا مہدی
گذشتہ است وفوت شدہ ونشان
سید ہند کہ قبرش در فرا است واحادیث
صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد تواتر معنی
رسیدہ اند تکذیب این طائفہ است چہ
آن سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام
مہدی را علامات فرمودہ است در احادیث کہ در حق
آن شخص کہ معتقد ایشان است آن علامات

نے جو علامت قیامت کی بیان فرمائی ہو
اور آپ سے جو کچھ مجھے ملی ہو ہرگز اسمین
غلطی اور تخلف کا احتمال نہین یعنی آفتاب
کا پچھم سے طلوع ہونا حضرت مہدی علیہ السلام
کا ظاہر ہونا حضرت روح اللہ یعنی عیسیٰ
علیہ السلام کا نزول فرمانا یاجوج ماجوج
اور دابۃ الارض کا پایا جانا۔ اور ایک
ایسے دھوان کا آسمان سے پیدا ہونا جس
سے لوگون کا دم گھٹنے لگے اور لوگ عذاب
دردناک مین مبتلا ہو جاوین اور بڑی
بیچینی سے خدا کی درگاہ مین زاری کرین
کہ اے پروردگار یہ عذاب دردناک ہم لوگ
سے دور فرما، ہم لوگ تجھپر ایمان لاتے
ہین۔ پچھلی علامت آگ ہوگی جو عدن سے
پیدا ہوگی۔ ایک نادان جماعت گمان
کرتی ہے کہ ہند مین مہدی علیہ السلام
گذر کر چکے ہین اور اس مہدی کی قبر فرا
مین ہے مگر صحاح کی وہ حدیثین جو حد
شہرت بلکہ حد تواتر تک پہونچی ہوئی ہین
اس فرقہ باطلہ (حامیان مہدی کاذب)
کی تکذیب کر رہے ہین۔ کیونکہ جو علامت

مفقود اند در حدیث نبوی آمده است علیه
وعلی آله الصلوٰة والسلام که مهدی موعود
بیرون آید و بر سروی پاره ابر که بود دران
ابر فرشته باشد که ندا کند که این شخص مهدی
است او را متابعت کنید و فرموده علیه و
آله الصلوٰة والسلام که تمام زمین را مالک
شدند چار کس دو کس از مومنان
و دو کس از کافران ذو القرنین و سلیمان
از مومنان و نمرود و بخت نصر از کافران
مالک خواهد شد آن زمین را شخص پنجم از
اہل بیت من یعنی مهدی و فرمود علیه علی
آله الصلوٰة والسّلام دنیا نرود تا آنکه بعث
کند خدا یتعالے مردی را از اہل بیت من
که نام او موافق نام من بود و نام پدر او
موافق نام پدر من باشد پس پر سازد زمین
به داد و عدل چنانچه پر شده بود بجور و ظلم
و در حدیث آمده است که اصحاب کهف عون
مهدی خواهند بود و حضرت عیسی علی نبینا
وعلیه الصلوٰة والسّلام در زمان وے نزول
خواهد کرد و او موافقت خواهد کرد با حضرت
عیسی علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام در

مہدی موعود کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیان فرمائی وہ اس جھوٹے مہدی مین
نہین پائی جاتی جس کے یہ لوگ معتقد ہین
اور کہتے ہین کہ مہدی ہند مین پیدا ہو کر
ناپید ہو گئے۔ حدیث نبوی مین مذکور
ہے کہ مہدی موعود ظاہر ہون گے
اور ان کے سر پر ابر کا ایک ٹکڑا ہوگا
اور اُس ابر مین فرشتہ ہوگا اور یہ
فرشتہ پکار پکار کر کہیگا کہ (اے دنیا کے
لوگو) یہ شخص مہدی ہے اسکی پیروی کرو۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا
ہے کہ دنیا مین ابتک صرف چار ہی شخص
ایسے ہوئے ہین جو تمام زمین کے مالک
اور بادشاہ ہوئے۔ دو بادشاہ مسلمان
گذرے ہین سلیمان اور ذوالقرنین اور
دو کفار سے نمرود اور بخت نصر یہ چار بڑے
جلیل القدر بادشاہ ہوئے تمام روی زمین
پر ان کی سلطنت تھی۔ ان چار کے
علاوہ میرے اہل بیت سے ایک ایسا پانچوان
شخص ہوگا جو تمام زمین کا مالک ہوگا
اور وہی مہدی ہوگا، نیز فرمایا رسول ؐ

قتال دجال و در زمان ظہور سلطنت او در
چہاردہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد
و در اول آن ماہ خسوف قمر برخلاف حساب
منجمان و برخلاف عادت زمان بنظر انصاف
باید دید کہ این علامات در آن شخص میت
بودہ است یا نہ و علامات دیگر بسیار ہست
کہ مخبر صادق فرمودہ است علیہ و علی آلہ
الصلوۃ والسلام۔
جلد ۲ مکتوب شصت و ہفتم صفحہ ۱۳۲

مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا ختم
نہین ہوگی اور قیامت نہین آسکتی یہان
تک کہ ظاہر کرے خدا تعالی ایک مرد کو
میرے اہل بیت سے اُسکا نام میرے
نام کے موافق اور اُس کے مان باپ کا
نام میرے مان باپ کے نام کے موافق ہوگا
یہ شخص زمین کو جو اس کے ظہور سے پہلے
شر و فساد سے بھری تھی آشتی صلح اور
انصاف سے بھر دے گا۔ حدیث نبوی
مین یہ بھی مذکور ہی کہ اسکے مددگار اصحاب کہف ہون گے۔ اس مہدی علیہ السلام
کے زمانہ مین حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائین گے مہدی
قتال دجال مین آپ کی موافقت کرینگے۔ مہدی کے ظہور سلطنت کے زمانہ مین برخلاف
عادت زمان و بخلاف حساب منجمان چودہ رمضان شریف کو کسوف شمس ہوگا اور
اول ماہ رمضان شریف مین خسوف قمر ہوگا انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ اس فوت
شدہ مہدی مین یہ علامت پائی جاتی ہی یا نہین (نہین اور ہرگز نہین) ہان اور بھی
بہتیری علامتین مخبر صادق علیہ و علی آلہ الصلوۃ والتسلیمات نے بیان فرمائی ہین
حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالی عنہ اس مکتوب مین علامت قیامت
حدیث نبوی سے بیان فرماتے ہوئے مدعیان مسیح کاذب پر استعجاب کرتے ہین اور
فرماتے ہین کہ اس چھوٹے مہدی کی تکذیب کے لئے صحاح کی احادیث کافی ہین
حدیث نبوی مین مہدی کی علامتین یہ ہین ۔ (۱) مہدی کے سر پر ابر کا ایک ٹکڑا ہوگا
ابر مین فرشتہ ہوگا اور وہ فرشتہ پکار پکار کر کہیگا کہ یہ شخص مہدی ہے اسکی اتباع کرو

(۲) چار شخص تمام دنیا کے مالک اور بادشاہ ہوئے ہین مہدی وہ پانچوان شخص ہوگا جو ساری دنیا کا مالک ہوگا اور روی زمین کا کوئی تختہ بھی اسکے بادشاہت سے خالی نہوگا (۳) مہدی دنیا کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا ساری دنیا مین سُکھ اور امن پیدا ہوجائیگا (۴) نسبی علامت اُسکی یہ ہوگی کہ مہدی آل رسول اور فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی اولاد سے ہوگا (۵) اس کا نام میرے نام کے موافق اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا (۶) اصحاب کہف اسکے مددگار ہون گے (۷) حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام مہدی کے زمانہ مین تشریف لاوین گے۔ (۸) دجال کے قتل کرنے مین حضرت مہدی علیہ السّلام حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے موافقت کرینگے (۹) مہدی علیہ السّلام کے ظہور سلطنت کے زمانہ مین برخلاف عادت زمان و برخلاف حساب منجمان چودہ رمضان المبارک کو سورج گرہن اور اول ماہ مین چندر گرہن ہوگا۔

یہ تو اجلی اور روشن علامتین حدیث نبوی سے بیان فرما کر حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دریافت فرماتے ہین کہ تمھارے فوت شدہ مہدی مین یہ علامتین پائی جاتی ہین یا نہین آپ کے مکتوب مین یہ عبارت بنظر انصاف باید دید کہ این علامت دران شخص میت بودہ است یا نہ۔ کسقدر پاکیزہ ہے اور کیسا حرف بحرف جماعت احمدیہ پر صادق آتی ہے۔ مین بھی مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کو مولف القار ربانی کے سامنے پیش کرکے دریافت کرتا ہون۔ کہ یہ علامتین اور یہ نشانات باہرہ جو مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوب مین بسند حدیث نبوی مذکور ہین اور جنکی مکتوب کو آپ مسلم الثبوت مان کر حقیقت مہدی مین جوابا پیش کرتے ہین آپکے جناب مرزا غلام احمد صاحب متوفی مین پائے جاتے تھے یا نہین (نہین ایک بھی نہین ہرگز نہین) جواب اس کا نفی مین دیجئے یا اثبات مین بطور خود فرمائیے یا حکیم خلیفۃ المسیح سے دریافت فرما کر ان

کہتے یا نہین جو فرمایے صاف فرمایۓ۔ اب ایچ پیچ کا وقت باقی نہین رہا اب وہ وقت آگیا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کرکے دکھا دیا جاۓ اَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ۔ آفتاب کی گردش کی طرح قیامت تک اگر آپ اسکے جواب دینے کی کوشش کرتے رہین اور اسی ہیر پھیر مین لگے رہین پھر بھی اسے ثابت نہین کرسکتے کہ یہ علامات جناب مرزا غلام احمد صاحب مین پاۓ جاتے تھے اگر دنیا کے اندر راستی کوئی چیز ہے اور سے راستی موجب رضاۓ خداست ✚ کس ندیدم کہ گم شدہ از رہ راست ✚ پر عمل کرنا مسلمان کا سب سے پہلا شعار ہی تو آپ بے تردد یہ کہہ سکتے ہین کہ واقعی یہ علامات جناب مرزا غلام احمد صاحب مین نہین پاۓ جاتے تھے۔ خدا کے فضل اور اسکی ہدایت سے تو مجھے ایسی ہی امید رکھنی چاہیے مگر القاء ربانی کا غلط طرز استدلال زبان حال سے یہ کہہ رہا ہی کہ مولف القاء ربانی اس تحریر کے بعد گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل کی صورت اختیار کرینگے۔ الحاصل آپکے مسلم الثبوت مکتوب سے یہ بات صاف طور سے معلوم ہوگئی کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود تو کجا مہدی موعود بھی نہ تھے۔ آپ کو یہ پڑھکر حیرت ہوگی کہ مین مسیح موعود کو اور مہدی موعود کو جُدا جدا دو شخص تصور کرتا ہون اور آپ کے خیال مین یہ دونون ایک ہی شخص ہین آپ القاء ربانی کے صفحہ ۳ سطر ۱۶ مین تحریر کرتے ہین کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ غرض مہدی مسعود و مسیح موعود دونون آپکے نزدیک ایک ہی بزرگ کا خطاب ہی۔ لیکن یہ آپکی نری جہالت ہی دیانت انصاف اور حق پسندی سے کام لیجیۓ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ جناب مہدی علیہ السلام اور ہین مسیح موعود اور ہین نیز یہ تفریق ایجاد بندہ نہین کہ آپ چون وچرا فرمائین۔ خود مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوب سے یہ بات معلوم ہوتی ہی۔ فرماتے ہین حضرت عیسیٰ

علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام در زمان وے نزول خواہد کرد۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مہدی علیہ السلام کے زمانہ مین تشریف لائینگے دیکھیے کیسی کھلی شہادت ہے اور کس قدر صاف تحریر ہے۔ اب مجال دم زدن نہین یا رائے گفتگو باقی نہین کون کہسکتا ہو کہ دونون ایک ہی شخص کا خطاب تھا اور وہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کا استغفر اللہ من ہذا الفہم السقیم بیشک حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے جناب مہدی علیہ السلام و حضرت مسیح موعود، حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت کی تہ تک پہونچنے مین بڑی مدد ملتی ہو اور واقعی اس بیش بہا اور آپ کے مسلم الثبوت مکتوب سے یہ بات آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہو جاتی ہو کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب نہ مسیح موعود تھے نہ مہدی مسعود۔ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہون گے۔ اور مہدی یون نہ تھے کہ ان مین وہ علامات پائے نہین جاتے جن کو مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہو نہ بیچارے کو سلطنت نصیب ہوئی نہ ان کے فرمان سے عالم مدینہ قتل کیا گیا۔ نہ ان کے سر پر ابر کا ایک ٹکڑہ بطور نشان ظاہر ہوا نہ اس سے فرشتہ نے آواز دی کہ یہ مہدی ہین ان کی اتباع کرو نہ جناب مرزا غلام احمد صاحب آل رسول اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اولاد سے تھے۔ مرزا کا لفظ خود ہی شہادت کے لئے کافی ہو۔ نہ جناب مرزا صاحب کے زمانہ مین برخلاف عادت زمان اور برخلاف حساب منجمان چودہ رمضان شریف کو کسوف شمس اور اسکے اول ماہ مین خسوف قمر ہوا۔ مرزا صاحب کے گھٹی مین یہ بات پڑی تھی اور ان کی طبیعت ثانیہ ہو گئی تھی کہ جہان کہین قرآن مجید کی آیتین اور صحاح کی حدیثین آپ کے مفروضہ اور خیالی باتون کے معارض نکلین۔ سرے سے اُسے رد کر دیا یا موضوع کہدیا یا اُس کے معنی کچھ ایسے ایر پھیر سے بیان فرمائے جسے لفظ سے مطلق تعلق اور مناسبت نہین اور اسکے پردہ پوشی کے لئے کہین تو یہ فرما دیا کہ ان مین ظہر اور بطن ہوا کرتے ہین یہ تفسیر باطنی ہو یا الہام خداوندی ہے، کون ہو جو خدا کی باتون کو رد کر سکے اور اگر

اور اگر خیر سے کوئی ضعیف حدیث یا عامیانہ باتین کسی پہلو سے اگرچہ وہ پہلو غلط ہی کیون نہو اپنے خیال کے کسیقدر مناسب نکل آئین تو مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے رو سے بڑی طول طویل مگر پیچیدہ اور بے سر و پا جملون سے ربط دیتے ہوئے لکھدیا کہ فلان شخص نے جو یہ پیشگوئی کی ہو اسکا مصداق مین ہون اور یہ حدیث جو مین پیش کر رہا ہون خاص میرے ہی شہادت کے لئے ہو زمانہ مین کسقدر جہالت اور تاریکی پیدا ہوگئی ہو کہ لوگ حدیث کو بھی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتے یہ اندھیر ہے اور یہ غضب ہی وغیرہ وغیرہ - آپ ملاحظہ فرمائین کہ اس مکتوب مین حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۹ علامتین حدیث نبوی سے بیان فرماتے ہین آٹھ سے مرزا صاحب کی تحریرین بالکل دم بخود ہین اور نوین علامت یعنی رمضان شریف کے اول ماہ مین چندر گہن اور اُسکے ۱۴ تاریخ کو سورج گرہن کا ہونا۔ جو زمانہ کے عادت اور منجم کے حساب کے بالکل خلاف بطور خرق عادت اور معجزہ کے ہوگا۔ اس طرح پر تو واقع نہین ہوا۔ مگر اتفاق سے زمانہ کے عادت کے موافق اور نجم کے مقررہ قاعدہ پر رمضان شریف مین چندر گہن اور سورج گہن ہوا۔ بس لگے کہنے کہ دیکھو زمین آسمان دونون نے میری شہادت دی خدا کی پناہ یہ افترا اور یہ غلط ادّعا۔ چھوٹا منہ اور بڑی بات نہایت ہی حیرت خیز ہے۔

قبل اسکے کہ مین اسپر کافی روشنی ڈالون مرزا صاحب کی کتاب سے تھوڑی عبارت نقل کئے دیتا ہون اسے ملحوظ خاطر فرما کر ذیل کی بحث کو ملاحظہ فرمائین۔ جناب مرزا صاحب کتاب البریہ مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان جنوری ۱۸۹۸ء کے صفحہ ۲۰۰ مین تحریر فرماتے ہین۔ ’’اور ہم یقینی طور پر ہر ایک طالب حق کو ثبوت دیسکتے ہین کہ ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آجتک ہر ایک صدی مین ایسے باخدا ہوتے رہے ہین جنکے ذریعہ سے اللہ تعالی غیر قومون کو آسمانی نشان دکھلا کر

ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سید عبد القادر جیلانی اور ابو الحسن خرقانی اور ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن عربی اور ذو النون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اسلام مین گذرے ہین۔ اور ان لوگون کا ہزار تک عدد پہونچا ہے اور اس قدر ان لوگون سے خوارق علماء اور فضلاء کی کتابون مین منقول ہین کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق و کرامات تھے"

پھر سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۱۳ مین مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین "اگر ہم خدا تعالےٰ کی قدرتون کو غیر محدود مانتے ہین تو یہ جنون اور دیوانگی ہے کہ اسکی قدرتون پر احاطہ کرنیکی امید رکھین کیونکہ اگر وہ ہمارے مشاہدہ کے پیمانہ مین محدود ہو سکین تو پھر غیر محدود اور غیر متناہی کیونکر رہین اور اس صورت مین نہ صرف یہ نقص پیش آتا ہے کہ ہمارا فانی اور ناقص تجربہ خدائے ازلی اور ابدی کی تمام قدرتون کا حد بست کرنے والا ہوگا بلکہ ایک بڑا بھاری نقص یہ ہے کہ اُسکی قدرتون کے محدود ہونے سے وہ خود بھی محدود ہو جائیگا۔ اور پھر یہ کہنا پڑیگا کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی حقیقت اور کنہ ہے ہم نے سب معلوم کر لی اور اسکے گہراؤ اور تہ تک پہونچ گئے ہین اور اس کلمہ مین جسقدر کفر اور بے ادبی اور بے ایمانی بھری ہوئی ہے وہ ظاہر ہے حاجت بیان نہین سوایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا قانون قدرت خیال کر لینا اور اسپر غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آیندہ کے لیئے اسرار کھلنے سے نا امید ہو جانا اُن پست نظرون کا نتیجہ ہے۔ جنہون نے ذوالجلال کو جیسا کہ چاہیئے شناخت نہین کیا"

مرزا صاحب کی پہلی تحریر سے یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ ہر صدی مین ایک مجدد مصلح مامور من اللہ ہوتے رہتے ہین جن سے بیشمار نشانات خوارق وکرامات ظاہر ہوتے ہین ان برگزیدگان اور خاصان خدا سے اصلاح خلق اللہ ہوا کرتی ہے اور انھین کے مبارک فیض سے اسلام کا بلغ سرسبز اور شاداب ہرا بھرا دکھلائی دیتا ہے انھین مین مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محی الدین ابن عربی وغیرہ وغیرہ تھے۔

دوسری تحریر سے یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ خدا تعالیٰ کی قدرت غیر محدود ہو اور انسان کے تجارب محدود اپنے فہم سے قانون قدرت کو محدود مان لینا اور کسی خارق عادت اور معجزہ کے نسبت یہ کہدینا کہ یہ فطرت اور قانون قدرت کے خلاف ہے اس لیئے غلط ہو کفر بے ادبی اور بے ایمانی مین داخل ہو۔ اور ایسے شخص نے خداے ذوالجلال کو جیسا کہ چاہیئے نہین پہچانا۔ ان دو باتون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین فرماکر مرزا صاحب کے ذیل کی تحریر ملاحظہ فرمائین۔ مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۴۶ مین تحریر فرماتے ہین۔ پیشگوئی کے اصل لفاظ جو امام محمد باقر سے دارقطنی مین مروی ہین یہ ہین ان لمھدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ الخ یعنی ہمارے مھدی کی تائید اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہین۔ اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کیئے گئے وہ دو نشان کسی مدعی کے وقت ظہور مین نہین آئے اور وہ یہ ہین کہ مھدی کے ادعا کے وقت مین چاند اُس پہلی رات مین گرہن ہوگا جو اس کے خسوف کے تین راتون مین سے پہلی رات ہے یعنی تیرہوین رات۔ اور سورج اس کے گرہن کے دنون مین سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہو یعنی اٹھائیس ۲۸ تاریخ کو۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہو کسی مدعی کے لئے یہ اتفاق نہین ہوا کہ اُسکے دعویٰ کے وقت مین خسوف کسوف رمضان مین ان تاریخون مین ہوا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس غرض سے نہین تھا کہ وہ خسوف و کسوف قانون قدرت کے برخلاف ظہور مین آئیگا اور نہ حدیث مین کوئی ایسا لفظ ہے۔ بلکہ صرف یہ مطلب تھا کہ اُس مہدی سے پہلے کسی مدعی صادق یا کاذب کو یہ اتفاق نہین ہوا ہوگا کہ اُس نے مہدویت یا رسالت کا دعویٰ کیا ہو اور اُسکے وقت مین ان تاریخون مین رمضان مین کسوف خسوف ہوا ہو" پھر علمائے اہل سنت والجماعۃ کو برا بھلا کہتے ہوئے آگے چلکر یون لکھتے ہین۔" یہودیون کے لئے خدا نے اس گدھے کے مثال لکھی ہو جسپر کتابین لدی ہوئی ہون مگر یہ خالی گدھے ہین اور اس شرف سے بھی محروم ہین جو انپر کوئی کتاب ہو۔ ہر ایک عقلمند جس کو ذرہ انسانی عقل مین سے حصہ ہو سمجھسکتا ہو کہ اس جگہ لم تکونا کا لفظ آیتین سے متعلق ہے جس کے یہ معنی ہین کہ یہ دونون نشان بجز مہدی کے پہلے اس سے اور کسی اور کو عطا نہین کیے گئے۔ پس اس جگہ یہ کہان سے سمجھا گیا کہ یہ کسوف خسوف خارق عادت ہوگا۔ بھلا اس مین وہ کونسا لفظ ہو جس سے خارق عادت سمجھا جائے۔ اور جبکہ مطلب صرف یہ بات تھی کہ ان تاریخون مین کسوف خسوف رمضان مین ہونا کسی کے لئے اتفاق نہین ہوا صرف مہدی موعود کے لیئے اتفاق ہوگا تو پھر کیا حاجت تھی کہ خدا تعالیٰ اپنے قدیم نظام کے برخلاف چاند گرہن پہلی رات مین جبکہ خود چاند کالعدم ہوتا ہو کرتا خدا نے قدیم سے چاند گرہن کے لیئے ۱۳-۱۴-۱۵- اور سورج گرہن کے لیئے ۲۷-۲۸-۲۹ مقرر کر رکھے ہین سو پیشگوئی کا ہرگز یہ مطلب نہین کہ یہ نظام اس روز ٹوٹ جائیگا جو شخص ایسا سمجھتا ہو وہ گدھا ہے نہ انسان" پھر اسی کتاب مین فرماتے ہین" اے اسلام کے عار مولویو ذرا آنکھین کھولو اور دیکھو کسقدر تم نے غلطی کی ہو، جہالت کی زندگی سے تو موت بہتر ہے صاف ظاہر ہے کہ اس حدیث مین کسوف خسوف کو بے نظیر نہین ٹھہرایا گیا بلکہ اس نسبت کو بے نظیر ٹھہرایا گیا ہے۔ جو مہدی کیساتھ اسکو واقع ہے"

پھر جناب مرزا غلام احمد صاحب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۶ مین یہ بیان کرتے ہوئے کہ چاند کی پہلی رات کو قمر نہین کہتے ہلال کہتے ہین قمر کا اطلاق محاورۂ عرب مین تیسری رات کے چاند سے شروع ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک ساتوین رات سے قمر بولا جاتا ہے۔ چاند کی پہلی رات سے مراد تیرہوین رات ہے اور سورج کے بیچ کے دن سے مراد اٹھائیسوان دن ہے تحریر فرماتے ہین ”اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت مین یہ دونون گرہن رمضان مین کبھی کسی زمانہ مین جمع ہوئے ہین تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دے خاصکر یہ امر کسکو معلوم نہین کہ اسلامی سن یعنی تیرہ سو برس مین کئی لوگون نے محض افترا کے طور پر مہدی موعود ہونیکا دعوی بھی کیا بلکہ لڑائیان بھی کین مگر کون ثابت کر سکتا ہے کہ ان کے وقت مین چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ مین دونون جمع ہوئے تھے اور جب تک یہ ثبوت پیش نہ کیا جائے تب تک بلا شبہ یہ واقعہ خارق عادت ہے۔ کیونکہ خارق عادت اسی کو تو کہتے ہین کہ اسکی نظیر دنیا مین نہ پائی جائے۔ اور صرف حدیث ہی نہین بلکہ قرآن شریف نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے دیکھو آیت وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ“

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۹۷ مین تحریر فرماتے ہین۔ ”اور اس حدیث سے بڑھکر اور کونسی حدیث صحیح ہوگی۔ جس کے سر پر محدثین کی تنقید کا بھی احسان نہین بلکہ اس نے اپنی صحت کو آپ ظاہر کرکے دکھلا دیا کہ وہ صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہے“

پھر جناب مرزا غلام احمد صاحب رسالہ جاء الحق کے صفحہ ۵ مین تحریر فرماتے ہین:“

اٹھارہوین پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی وہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۰ مین مندرج ہے قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون۔ قل عندی

شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون ۔ یعنی کہہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے پس کیا تم اسپر ایمان لاؤ گے کہہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہو کیا تم اس کو قبول کرو گے یہ دونون فقرے بطور پیشگوئی کے ہین اور اسی آسمانی نشانون کی طرف اشارہ کر رہے ہین جو بطور پیشگوئی کے ہون کیونکہ خدا کی گواہی نشان کہلاتی ہو چنانچہ بعد اسکے یہ گواہی دی کہ خسوف کسوف رمضان مین کیا جیسا کہ آثار مین مہدی موعود کے نشانون مین آچکا تھا۔

یہ ہین مرزا صاحب کے غلط اور پیچیدہ استدلال جو آپ نے دار قطنی کی ایک ضعیف حدیث سے کیا ہے۔

دار قطنی کی وہ حدیث یہ ہے

عن محمد بن علی قال ان لمھدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ و لم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض ۔

یعنی محمد بن علی کہتے ہین کہ ہماری مہدی کے لیے دو نشان ہین اور وہ نشان ایسے ہین کہ زمین آسمان کی جب سے پیدایش ہوئی ہو کبھی ان نشانون کا ظہور نہین ہوا۔ وہ دو نشان یہ ہین کہ رمضان شریف مین قمر کی پہلی رات کو چندر گہن اور اسی رمضان شریف کے نصف ماہ مین سورج گرہن ہوگا اور یہ چندر گہن اور سورج گہن ایسے ہین کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کیا ان نشانونکو ظاہر نہین فرمایا اور انکا ظہور نہوا۔

دار قطنی نے عمرو بن شمر سے اس حدیث کو روایت کیا ہے جو محدثین کے نزدیک کذاب ہو۔ اور اس کذاب نے جابر کے واسطے سے محمد بن علی سے اس روایت کو نقل کیا ہے اب جابر اور محمد بن علی کئی ہین خدا جانے مرزا صاحب ہر جگہ کیونکر جناب امام باقر علیہ السلام

کو رادی بتاتے ہیں۔ بہرکیف مجھے دیکھنا یہ ہے کہ یہ حدیث کی پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں۔ حدیث کا لفظ لفظ اس بات کا شاہد حال ہے۔ کہ یہ گہن نہایت ہی عظیم الشان اور بطور خرق عادت ہوگا نہ کہ معمولی طور پر جو حسب معمول ہوا کرتا ہے۔ معمولی گہنوں کو اس پیشگوئی کا مصداق کہنا آفتاب صداقت پر خاک ڈالنا ہے اور بخیال مرزا صاحب پردہ حضرت روحی فداہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و جناب امام باقر علیہ السلام کی توہین اور تکذیب کرتی ہے۔

مرزا صاحب نے اپنے کو اس حدیث کا مصداق ٹھہرانے کے لئے چند در چند افترا و بیج سے کام لیا ہے اور اُن سے بڑی بڑی فاش غلطیاں اس حدیث کی تفہیم میں سرزد ہوئی ہیں پہلی غلطی ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ چاند اُس پہلی رات میں گرہن ہوگا جو اسکے خسوف کے تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرہویں رات اور سورج اسکے گرہن کے دنوں میں سے اُس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو،، اگر قابلیت اسی کا نام ہے اور عربی زباندانی کا ماہر وہی شخص کہلا سکتا ہے جو رجل کا ترجمہ مرد نکرکے محمدی بیگم لکھدے اور امراۃ کا ترجمہ عورت نہ کرکے مرزا غلام احمد بیان کرد ے تو اور بات ہے۔ ورنہ ایسے ترجمہ سے خود مرزا صاحب کی عربی دانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اسپر یہ دلیری کہ علماے اہل حق کو الزام دیتے ہیں بُرا کہتے ہیں جاہل بتلاتے ہیں کہ ان لوگوں کو محاورۂ عرب کی خبر نہیں مرزا صاحب تو فوت ہو گئے مگر میں حکیم نورالدین صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ ینکسف القمر لاول لیلۃ محاورۂ عرب میں کہاں تیرہویں رات کے چاند کے گہن پر بولا جاتا ہے اور کہاں محاورۂ عرب میں کسی درمیانی رات یا دن کو نصف بولتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت کے قصاید نیز لغات عربیہ میں کثرت سے یہ محاورہ پایا جاتا ہے کہ قمر کا اطلاق مہینہ بھر کے کل راتوں کے چاند پر ہوتا ہے اور آدھے کی جگہ نصف بولتے ہیں اور بیچ کو

وسط بولا کرتے ہین اگرچہ یہ قصاید وغیرہ عربی علم ادب کی مسلم کتابین ہین پھر بھی فانی مخلوق کی زبان اور ان کی تصنیف بالآخر فنا کا مرتبہ رکھتی ہو اس لئے مین اُس محاورہ کے ثبوت مین زندہ محاورہ اور زندہ شاہد یعنی قرآن مجید پیش کرتا ہون۔ احمدی جماعت مین علامہ جناب حکیم نورالدین صاحب ہین اور وہ علمی فضایل مین مشہور ہین وہ بھی مرزا صاحب کے محاورہ کو قرآن مجید سے ثابت کر دین۔ قمر کا اطلاق محاورۂ عرب مین اسکے پورے دورہ پر بھی ہوتا ہو اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہو۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ۔ مین نے قمر کے منازل کو انداز کر رکھا ہو یہان تک کہ وہ لوٹ کر اپنی اگلی حالت پر آجاتا ہو۔ بیچ کی جگہ محاورۂ عرب مین وسط بولتے ہین وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا۔ اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے تم کو درمیانی امت گردانی۔ نصف محاورہ عرب مین ہرگز وسط اور درمیان پر نہین بولا جاتا بلکہ آدھے کی جگہ بولتے ہین۔ ملاحظہ ہو یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْہِ۔

اے کملی اوڑھنے والے (مراد محبوب خدا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) تو رات مین کھڑا ہوا کر مگر تھوڑا (یعنی اعتدال کو مد نظر رکھ) آدھی رات یا کم کر اس سے یا کچھ زیادہ۔ بنابر تحقیق و تحریر مرزا صاحب اگر قمر کا اطلاق محاورۂ عرب مین پورے ماہ کے دورہ پر نہوتا تو ارشاد خداوندی یون ہونا چاہئے تھا۔ والھلال والقمر والبدر والمحاق قدرناہ منازل الخ حالانکہ آیت مذکورہ مین صرف مطلق قمر ہو جو سارے مراتب قمر پر حاوی ہو قرآن سے بڑھکر محاورۂ عرب بتلانے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ اور ایسی ہی اگر درمیان کی جگہ محاورۂ عرب مین نصف بولتے تو ارشاد خداوندی یون ہوتا وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً نصفًا۔ مگر قرآن وسطًا بتا رہا ہو۔ جس سے معلوم ہوا کہ وسط کی جگہ نصف بولنا محاورۂ عرب مین ناجائز کیا بالکل ہی غلط ہو۔ اور پھر

اگر نصف کے معنی وسط کے صحیح ہوتے اور آدھے کی جگہ محاورہ عرب مین وسط بولا جاتا تو طرز بیان قرآن مجید یون ہوتا۔

یا ایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا وسطہ او نقص منہ قلیلا او زاد علیہ۔ اس محاورہ سے بھی قرآن ساکت ہی اور نصف کی جگہ وسط بولنا قرآن کے زندہ محاورہ کے بالکل ہی خلاف ہی۔ بر تقدیر اول مرزا صاحب کی تحریر سے قرآن مجید پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہی کہ تقدیر منازل محض قمر سے نہین ہوتا بلکہ ہلال۔ بدر۔ محاق۔ ان تینون کے ساتھ قرآن نے ایسا جملہ بیان کیا جس سے مقصود اصلی فوت ہوتا ہی اور نعوذ باللہ قرآن شریف فصیح و بلیغ نہین۔

و بر تقدیر ثانی آیت موخر الذکر کا ترجمہ یہ ہوگا کہ اے کملی اوڑھنے والے تو رات کو کھڑا ہوا کر مگر تھوڑا۔ ٹھیک دوپہر رات یا اس سے کچھ کم کر یا زیادہ یعنی ساڑھے گیارہ بجے رات سے ساڑھے بارہ بجے تک تو رات کو قیام کر سکتا ہی۔ اور یہ ہرگز مقصود خداوندی اور عنوان بیان قرآن نہین۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم رات رات بھر جاگتے تھے اور اتنا قیام فرماتے تھے کہ آپ کا قدم مبارک ورم کر جاتا تھا حتی ورمت قدماہ۔ حدیث نبوی مین مذکور ہی خدا نے آپ کی اسقدر ریاضت دیکھکر اپنے محبوب سے فرمایا کہ تو رات کو اسقدر مت قیام فرما رات نیند اور سکون اور دن بھر کے تکان رفع کرنے کے لئے بنائی گئی۔ اسمین اسقدر شاقہ محنت نکرنی چاہیئے۔ جس سے جسمانی صحت جاتی رہے اور ترک فرایض بھی لازم آئے پس آدھی رات یا کچھ کم و بیش تک قیام کرنا کافی و وافی ہی اور چونکہ آپ اولوالعزم نبی اور مفتخر و مقتدی بنی آدم تھے صحابہ آپ کے شیدائی تھے قدم بقدم آپ کی اتباع کو فرض تصور کرتے اللہ تعالی نے آپ کو رحمۃ للعلمین کا لقب عطا فرمایا ہے اور یہ لقب بالکل ہی حقیقت اور صداقت پر مبنی ہی اس لئے اپنے حبیب کے طرز عمل سے یہ بات ظاہر کردی

کہ اسلام مین رہبانیت نہین ہو عبادت نافلہ کو ایک انداز سے ادا کرنی چاہیے۔ معزز ناظرین اب آپ ہی انصاف فرمائین کہ محاورۂ عرب سے نابلد جناب مرزا غلام احمد صاحب تھے یا علماء اہل حق ہین۔ مرزا صاحب اپنی کج فہمی سے کج بحثی مین کچھ اسقدر الجھتے ہین اور وہ باتین تحریر کرجاتے ہین جو خدا کے مقدس اور پاک ارشاد کے خلاف ہوتا ہو مگر بندۂ خدا کے سر پر جون تک نہین رینگتی ہو۔ ینکسف القمر لاول لیلۃ کا ترجمہ تیرہوین رات بالکل ہی غلط ہو حدیث کے لفظ سے یہ ترجمہ مطابقت نہین رکھتا۔ بلکہ سراسر اسکے خلاف ہو مراتب قمر پر بھی اگر لحاظ کیا جائے تو بھی یہ ترجمہ غلط ہے کیونکہ محاورۂ عرب مین مطلقاً قمر کا اطلاق اس کے پورے دورہ اور پورے ماہ پر ہوتا ہے ہان مراتباً ابتدائی دو راتون کے قمر کو ہلال چودھوین کے قمر کو بدر۔ اور ۲۷-۲۸-۲۹ - کے قمر کو محاق بولتے ہین۔ اس مراتب پر خیال کرکے زیادہ سے زیادہ تیسری رات ترجمہ کرسکتے ہین۔ تیرہوین رات تو درمیانی رات ہو۔ اگر حدیث مین مد نظر تیرہوین رات کا اظہار ہوتا تو لاول لیلۃ کی جگہ لیلۃ الوسطیٰ ہوتا۔ یہ کیسی فاش غلطی ہو۔

دوسری غلطی:۔ وتنکسف الشمس فی النصف منہ سے کسوف شمس کا نصف مراد لینا محاورۂ عرب کے بالکل ہی خلاف ہو ہین نے قرآن مجید کا زندہ محاورہ پیش کردیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ محاورۂ عرب مین درمیان کی جگہ وسط بولتے ہین نکہ نصف۔ تو پھر مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ سورج اسکے گرہن کے دنون مین سے اُس دن گرہن ہوگا جو گرہن کا درمیانی دن ہو۔ کسقدر کھلی غلطی ہے۔

مرزا صاحب اسلام کے آفتاب مین گرہن لگانا چاہتے ہین مگر واللہ مُتِمُّ نُورِهٖ ارشاد خداوندی ہو۔ سر مو اسکے خلاف ہو نہین سکتا۔ اور اس سے بھی زیادہ جہالت کی بات یہ ہو کہ تنکسف الشمس فی النصف منہ مین منہ کی ضمیر مذکر صاف رمضان کی طرف پھرتی ہو اس ضمیر کو مرزا صاحب شمس کیطرف یا من ایام کسوف الشمس کیطرف یا خدا جانے کسطرف راجع

فرماتے ہین حدیث شریف مین سوائے رمضان کے اس ضمیر کا کوئی مرجع مذکور نہین اور لطف تو یہ ہو کہ مرزا صاحب محاورۂ عرب پر گفتگو کرتے ہین مگر اتنا بھی خیال نہین رکھتے کہ نصف کا ترجمہ درمیان درست نہین بلکہ یہ تو وسط کا ترجمہ ہو۔ عربی علم ادب مین مقابل کا بہت کچھ خیال رہتا ہو اور ظاہر ہے کہ اول کا مقابل نصف ہی نہ کہ وسط۔

تیسری غلطی۔ مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین کہ "ہر ایک عقلمند جس کو ذرہ انسانی عقل مین سے حصہ ہو سمجھ سکتا ہو کہ اس جگہ لم تکونا کا لفظ آیتین سے متعلق ہے" مرزا صاحب کے نزدیک ہر معمولی عقل و فہم والا انسان قرآن اور احادیث کے مطلب کو سمجھ سکتا ہو اور وہ بھی اس درجہ پر سمجھ سکتا ہو کہ عربی عبارت کی ترکیب بھی بتلا دے یعنی خود سمجھ جائے نیز اورون کو سمجھا دے مین نہین سمجھ سکتا کہ ایک بڑے سے بڑا فلاسفر بھی جو تمامی زبان پر عبور رکھتا ہو مگر عربی زبان دانی سے اُسکے کان آشنا نہون۔ وہ کیونکر عربی عبارت کی تشریح کر سکتا ہو اور اسکی صحت و عدم صحت کو پرکھ سکتا ہے۔ عربی عبارت سمجھنے کے لئے علم کی ضرورت ہو نہ کہ معمولی عقل کی۔ یہ تو بالکل ہی طفلانہ تسلی ہو۔ جب تو مرزا صاحب کے ماننے والے اکثر ناقابل اور جاہل ہین الا ماشاء اللہ۔ جسے خدا نے علم عطا فرمایا ہو اور عربی زبان دانی سے واقف ہے وہ سمجھ سکتا ہو کہ صرف لم تکونا آیتین سے متعلق نہین بلکہ لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض یہ پورا جملہ آیتین سے تعلق رکھتا ہو اور اسکی تشریح کرتا ہو ورنہ منذ خلق السمٰوت والارض کی پھر بیکار ضرورت ہی کیا تھی۔ تمام دنیا اس بات کو جانتی ہے اور خود مرزا صاحب اس بات کو مان رہے ہین کہ تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ۔ تین راتون مین چندرگہن اور ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ان تین دنون مین سورج گرہن مقررۂ نظام عالم ہے اور ان تاریخون مین برابر چندرگہن اور سورج گہن طبعی نظام پر ہوتا رہتا ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ جب سے

دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ان تاریخون مین گرہن نہین ہوا نعوذ باللہ غلط اور واقعات کے خلاف ہے۔ کوئی ذیعلم احمدی منذ خلق السمٰوت والارض کو محذوف مان کر اس حدیث کی ترکیب بیان کرے اور اس جملہ کی مرزا صاحب کے خیال کے اعتبار سے ذکر کرنے کی وجہ ظاہر کرے۔

چوتھی غلطی۔ لم تکونا منذ خلق السمٰوت والارض کا لفظی ترجمہ یہ ہے وہ دو نشانیان جب سے دنیا پیدا ہوئی نہین ہوئین اور مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس حدیث مین کسوف خسوف کو بے نظیر نہین ٹھہرایا گیا بلکہ اس نسبت کو بے نظیر ٹھہرایا گیا۔ کیا خوب اگر اس بے نظیر نسبت ہی کا اظہار مطلوب تھا تو صرف لم تکن کافی تھا تکونا تثنیہ کی کیا ضرورت تھی مزید بران جو شے کہ عامۃ الورود ہو اور جسکا دورہ برابر بقاعدۂ علم نجوم ہوتا رہے وہ ہرگز بے نظیر نہین اور جو خود بے نظیر نہین اسکی نسبت بے نظیر کیونکر ہو سکتی ہے۔ زیادہ تعجب تو اس پر ہو کہ مرزا صاحب لم تکونا کو آیتین کے متعلق بنا رہے ہین اور فرماتے ہین کہ یہ نسبت ہی بے نظیر ہے ادر پھر فرما رہے ہین کہ یہ کسوف خسوف بے نظیر نہین ٹھہرایا گیا آپ ہی اقرار بھی کرتے ہین کہ یہ نشانی بے نظیر ہے اور آپ ہی انکار بھی کرتے ہین کہ یہ قدیم نظام عالم اور معمولی گہن ہے جو ہمیشہ اپنے مقررہ وقت پر ہوتا رہتا ہے۔ گہن کے آثارات سے بھی انسانی قویٰ مین مختلف اثر باعتبار استعداد بدنی ہوا کرتا ہے چونکہ چاند اور سورج دونون کے گرہن پر مرزا صاحب نے نظر دوڑائی اس لئے طبیعت مین مختلف اثر پیدا ہو گیا۔

پانچوین غلطی۔ مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس غرض سے نہین تھا کہ وہ کسوف خسوف قانون قدرت کے برخلاف ظہور مین آئیگا اور نہ حدیث مین کوئی ایسا لفظ ہے بلکہ صرف یہ مطلب تھا کہ اس مہدی سے پہلے کسی مدعی صادق یا کاذب کو یہ اتفاق نہین ہوا ہوگا کہ اس نے

مہدویت یا رسالت کا دعویٰ کیا ہو اور اُس کے وقت میں ان تاریخون مین رمضان مین کسوف خسوف ہوا ہو" بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس غرض سے تھا کہ وہ کسوف خسوف قانون قدرت کے برخلاف ہوگا۔ اور جب تو ایک نہین دو مرتبہ اول اور آخر لم تکونا منذ خلق السموات والارض سے اسکی تاکید کی گئی ہے اور اسے ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ مین مولف القار ربانی سے دریافت کرتا ہون کہ حدیث مین وہ کون سا ایسا لفظ ہے جس سے یہ مطلب سمجھا جائے جو مرزا صاحب نے بیان فرمایا ہے خصوصًا مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ اس مہدی سے پہلے کسی مدعی صادق یا کاذب کو یہ اتفاق نہین ہوا ہوگا۔ اہل انصاف اور اہل فہم مرزا صاحب کے اس مطلب پر غور کرین اور حدیث کے الفاظ کو بھی دیکھین کہ مرزا صاحب نے جو مطلب اس حدیث کا بیان کیا ہے آیا الفاظ حدیث کا بھی مطلب ہے اور حدیث مین کسی طرح سے بھی اس مطلب کا احتمال اور گنجائش ہے یا یہ محض مرزا صاحب کا من گڑھت اور اختراعی مطلب ہے۔ اس حدیث کے مطلب مین مرزا صاحب نے جو غلطیان کی ہین یا قصدًا فریب دیا ہے ان مین سے محض ایک امر کیطرف مین یہان توجہ دلاتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اس حدیث مین تو یہ ہے کہ ہمارے مہدی یعنی مہدی صادق کے لیے دو نشان ہین جو اس مہدی کے قبل نہین ہوئے بلکہ وہ دونون نشان بالکل نئے اور جدید ہون گے یعنی مہدی صادق کے وقت مین ایسا خسوف اور کسوف ہوگا جو اُس سے پہلے ہرگز نہوا ہوگا بلکہ یہ محض اس مہدی صادق کیوقت مین ہوگا اب مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ کسی مدعی صادق کیوقت مین بھی نہوا ہوگا عجیب تماشے کی بات ہے اس خسوف و کسوف کو تو مہدی صادق کی علامت ٹھہرایا گیا ہے اب بلا اس علامت کے کوئی مدعی صادق کس طرح ہو سکتا ہے اور ایسی صورت مین یہ نشان کیونکر ہوگا اور اس نشان کے بیان کا کیا نفع ہوگا افسوس ہے کہ جماعت احمدیہ مرزا صاحب کے ان ابلہ فریبون پر غور نہین کرتی اور کورانہ تقلید سے ایکدم کے لیئے جدا ہونا نہین چاہتی۔ نیز مرزا صاحب اسی تحریر سے پیوستہ فرماتے ہین کہ "اسنے مہدویت یا رسالت کا دعویٰ کیا ہو اور اُسکے وقت مین ان تاریخون مین رمضان مین کسوف خسوف ہوا ہو"

ابھی تو مرزا صاحب یہ فرما رہے تھے کہ یہ نشانیان ہمارے مہدی کے لئے مخصوص ہین اور ابھی اس نشانی کو عام بنا کر اسے رسول سے بھی متعلق کرتے ہین اعراض عن الحق سے ایسے ہی بدحواسی انسان پر طاری ہوتی ہے۔ اہل اسلام تو آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الرسل مانتے ہین یعنی آپکے بعد کوئی دوسرا رسول نہین ہو سکتا اس لئے کوئی ایسا مہدی نہین ہو سکتا جو رسالت کا مدعی ہو اور جب قرآن حدیث نے فیصلہ دیا کہ کوئی ایسا مہدی نہین آ سکتا پھر اسکی نشانیان کیسی۔ اب یہ کہنا ضرور ہے کہ یا تو یہ روایت صحیح نہین ہے یا مرزا صاحب اس کے مصداق نہین ہین کیونکہ انکو رسالت کا دعویٰ ہے۔

چھٹی غلطی۔ پھر مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین۔ بھلا ہمین وہ کونسا لفظ ہے جس سے خارق عادت سمجھا جاوے اور جب کہ مطلوب صرف یہ بات تھی کہ ان تاریخون مین کسوف خسوف رمضان مین ہونا کسی کیلئے اتفاق نہین ہوا صرف مہدی موعود کیلئے اتفاق ہوگا تو پھر کیا حاجت تھی کہ خدا تعالیٰ اپنے قدیم نظام کے برخلاف چاند گرہن پہلی رات مین جبکہ خود چاند کالعدم ہوتا ہے کرتا خدا نے قدیم سے چاند گرہن کیلئے ۱۳-۱۴-۱۵۔ اور سورج گرہن کیلئے ۲۷، ۲۸، ۲۹ مقرر کر رکھے ہین سو پیشگوئی کا ہرگز یہ مطلب نہین کہ یہ نظام اس روز ٹوٹ جائیگا جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے نہ انسان پہلے مین اسے اچھی طرح ثابت کر چکا ہون کہ حدیث کے الفاظ نہایت تاکید سے یہ بتا رہے ہین کہ یہ نشانی بطور خارق عادت ہوگی اور یہ بھی وضاحت کیساتھ قرآن مجید کا زندہ محاورہ پیش کر کے بتا چکا ہون کہ قمر کا اطلاق پورے ماہ کے چاند پر ہوتا ہے ان مراتب تیسری کے چاند کو قمر بولتے ہین اگر مرزا صاحب غایت درجہ کے منصف اور محتاط بننا چاہتے تھے تو اول لیلہ سے تیسری کا چاند مراد لیتے پہلی رات کے چاند کو پیش کر کے کیون قوم کو جل دینا چاہتے ہین اور جب پہلی کا چاند صفائی سے نظر آتا ہے اور برابر دنیا اسے دیکھتی رہی ہے تو یہ گرہن کا نظر آجانا خدائی خدائی ہین کیون ممکن نہین کیا اس حدیث مین یہ بھی شرط ہے کہ دنیا کا ہر فرد واحد اسکو دیکھ بھی لے سب سے زیادہ مضحکہ خیز تو یہ جملہ ہے کہ خدا کو کیا حاجت تھی کہ قدیم نظام کے خلاف کرتا مین پوچھتا ہون کہ خدا کو اس بات کی کیا حاجت تھی ان معمولی گہن کو جو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے جنھین ماہران علم نجوم

نیز دنیا کے بڑے بڑے فلاسفر زمین کی حجابی گردش پر محمول کرتے ہین کوئی خدائی بات
نہین جانتے ایسے معمولی بے وزن اور غیر مفید گرہن کو اپنی مہدی کے لئے مخصوص
نشانی گردانا۔ نشانی تو اسی کو کہتے ہین جسکے دیکھتے ہی پوشیدہ چیز کے ظہور کی
خبر ہوجائے۔ ایسے مجہول الصفۃ نشان سے تو کبھی رہبری نہین ہوسکتی۔ علمائے
اہل حق تو یہ فرماتے ہین اور حدیث کا لفظ لفظ یہ بول رہا ہے کہ مہدی موعود ہنوز
ظاہر نہین ہوئے اور یہ نشانیان ابھی پوری نہین ہوئین ایک اور امر نہایت ہی قابل
غور یہ ہے کہ مصلح مامور من اللہ مہدی موعود مسیح موعود رسول نبی وغیرہ عام اصلاح
خلق اللہ کیلئے آتے ہین اور ان کی نورانیت سے ہر تاریک دلون کو عام اس سے
کہ وہ یہود ہو نصاری ہو آریہ ہو دہریہ ہو کوئی بھی ہو فائدہ پہونچتا ہے اور اس کے
ہاتھون مشرف باسلام ہوتا ہے اور یہ کیون محض اسوجہ سے کہ اسکے اندر وہ کھلی کھلی
نشانیان ہوتی ہین جو عام انسان مین پائی نہین جاتین۔ تائید ایزدی اور خوارق
اسکے ساتھ اور اسکے ہمرکاب ہوتے ہین اس کا دعوی عام دعوی ہوتا ہے اور
اسکی نشانیان عام نشانیان ہوتی ہین کسی خاص فرقہ اور خاص ٹولی مین محدود
نہین ہوتین۔ مرزا صاحب کا دعوی مرکب دعوی ہے وہ اپنے کو مجدد و مہدی مسیح
رسول نبی سب ہی کچھ کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ مین کسر صلیب کے لئے آیا ہون۔ اور
وہ خود لکھتے ہین کہ مین ان تمام لوگون کی طرف بھیجا گیا ہون جو زمین پر رہتے ہین
خواہ وہ یورپ کے ہون خواہ ایشیا کے خواہ امریکہ کے یہ دعوی عام دعوی ہے۔ مگر
اپنی خاص نشانی جو دنیا پر پیش کرتے ہین اسکے ثبوت مین وہ ایک ضعیف حدیث
پیش کرتے ہین جو صلیب پرستون یعنی عیسائی اور آریہ وغیرہ اقوام کے نزدیک
خود مسلم نہین پھر وہ کیونکر اسے مہدی کی مخصوص نشانی تصور کرینگے ان منکرین اسلام
کو تو عام گہن سے خس برابر بھی اثر نہین ہوسکتا اگر فرقہ باطلہ کا کوئی فرد واحد

کسی مسلمان سے یہ دریافت کرے کہ آپ خدا کو ایک اور واحد مانتے ہین اس کی وحدانیت پر آپ کے پاس کیا دلیل ہی۔ مجیب یون کہے کہ بھائی قرآن مجید مین لکھا ہی کہ قل ہو اللہ احد یعنی کہہ اللہ ایک ہی تو کیا اس جواب سے سائل کی تشفی ہو جائیگی نہین بلکہ برعکس سائل کے دل مین یہ خیال پیدا ہوگا کہ اسلام کے اندر عقلی دلائل خدا کی وحدانیت پر ایک بھی نہین ہین اور یہ مذہب ہرگز قابل قبول نہین ایسے ہی مرزا صاحب سے اگر یہ سوال کیا جائے کہ آپ ایک معمولی گرہن کو جو برابر قواعد نجوم کے مطابق ہوا کرتا ہی اپنے دعوے مہدویت کی خاص نشانی قرار دیتے ہین اس دعوے پر آپ کیا دلیل رکھتے ہین۔ اس سوال کا جواب بجز اس کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتا کہ حدیث مین ایسا لکھا ہی (اگر کوئی دوسرا جواب ہو سکتا ہو تو کوئی ذی علم احمدی بیان کرے) کہ یہ گہن مہدی کی خاص نشانی ہوگی۔ اس لئے یہ نشانی خاص میرے ہی لئے ٹھہری۔ ایسا جواب جسقدر قابل تحسین و آفرین ہی وہ ظاہر ہی کیونکہ اس سے مقصود خداوندی فوت ہوتا ہی۔ اور ارشاد نبوی غلط ٹھہرتا ہی۔ نیز تحصیل حاصل لازم آتا ہی مسلمان تو پہلے ہی سے خدا کو واحد مانتے ہین۔ اور حضور پرنور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین جانتے ہین اور یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ آپ کا ارشاد لفظاً و معنیً پورا ہو کر رہیگا اور جب ہی مرزا صاحب کے ہر قول کو ارشاد نبوی سے جانچتے ہین اور اس جانچ کے بعد یقین رکھتے ہین کہ یہ گہن حدیث نبوی کے مطابق نہین ہوا۔ مگر اقوام غیر اس سے کیا مستفید ہون گے اور کسر صلیب کیونکر ہوگا۔ خود ایک غلط دعویٰ کر رہے ہین اور اس لئے اہل حق سے حاجت دریافت کرتے ہین۔ خدائی حاجت دریافت کرنے والے مرزا صاحب کون تھے۔ اسکی مشیت جو چاہے کرے اور جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی۔ انسان ضعیف البنیان کی کیا ہستی کہ مخلوق ہوکر خالق کے راز کی لم اور حاجت دریافت کرے سوائے شیطانی وسوسہ کے اور کیا ہو سکتا ہی

توان در بلاغت بسحبان رسید + نہ در کنہ بیچون سبحان رسید + خدا کو کیا حاجت تھی
مرزا صاحب کا یہ جملہ سراسر بے ادبی سے بھرا ہوا ہی۔ خدا جب حاجتمند ٹھہرا تو وہ خدا
کیونکر رہا۔ میرے خدا کی تو یہ صفت ہی۔ قُل هُوَ اللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ۔ مرزا صاحب
کے نزدیک کوئی دوسرا محتاج خدا بھی ہی۔ اَللهُ اَللهُ رَبِّی لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا
سے تلاش دیر و حرم مین عبث نہ کیونکر ہو + ترا ظہور بھی جب اشتباہ مین رکھے +
ستہ ضروریہ کا صفحہ ۴ ملاحظہ ہو۔ حضرت خواجہ عبید اللہ الاحرار جو حضرت جامی رحمتہ
اللہ علیہ کے پیر و مرشد تھے اور جن کے فیضان انوار کا ایک زمانہ قائل ہی وہ خدا ے
بے نیاز کی درگاہ مین نہایت ہی خشوع و خضوع سے یون عرض کرتے ہین سے

چون بدرگاہ تو خود را در پناہ آوردہ ام — یا الٰہ العالمین بار گناہ آوردہ ام
بر درت زین بار خود پشت دوتا آوردہ ام — عجز و زاری بر در عالم پناہ آوردہ ام
من نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو — ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام
چار چیز آوردہ ام حقا کہ در راہ تو نیست — نیستی و حاجت و عذر و گناہ آوردہ ام
در دو درویشی و دلریشی و بیخویشی بہم — این ہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام
چشم رحمت برکشا موئے سفید من ببین — زانکہ از شرمندگی روی سیاہ آوردہ ام

اللہ اکبر کیا مناجات ہی اور کیسی خاکساری ہویدا ہی۔ جس وقت آپکی زبان سے
یہ درد بھری دعا نکلی ہوگی۔ کیسی کیفیت آپ پر طاری ہوگی۔ آپکی صداقت اور
خلوص کا یہ اثر ہے کہ اسکے لکھتے ہی میرا دل بے اختیار ہو گیا۔ روح تازہ ہوگئی
جی چاہتا ہی کہ مکرر اسی مناجات کو پڑھے جاؤن۔ انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین پر بھی ان
خود ایک کیفیت طاری ہوگی۔ اور معلوم ہو جائیگا۔ کہ خاصان خدا کے کلام مین کیا
اثر ہوتا ہی۔ کتنا صاف ارشاد ہی کہ فنا حاجت عذر گناہ یہ چار چیز خدا کی شایان
شان نہین۔ یہ لوازم بشریہ ہین اور مرزا صاحب اِن باتون کو خدا مین تلاش کر رہے

ہین۔ مہدویت کا دعویٰ اور اتنی بھی خبر نہین کہ خوارق کا ظہور کیون ہوتا ہی۔ ایک زمانہ جانتا ہی کہ خوارق کا ظہور اسوجہ سے ہوا کرتا ہی کہ مامور من اللہ کی تصدیق کرے اور منکرین اسلام کو مذاہب حقہ کی طرف بلائے۔ یہی غرض اور حاجت ہی جو عام گہن مین مفقود ہی۔ ورنہ یون تو آفتاب ماہتاب چندر گہن سورج گہن سب ہی خدا کی نشانیان ہین مگر یہ کسی کی نبوت اور کسی مجدد کے ظہور پر دلالت نہین کرتین۔ صحیح بخاری و مسلم مین دیکھو جہان لکھا ہی۔ ان الشمس و القمر اٰیتان لاینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ و لکنھا اٰیتان من اٰیات اللہ۔ یعنی دنیا کے عام اور معمولی نظارے آفتاب ماہتاب چندر گہن سورج گرہن خدا کی ہستی پر دلالت کرتے ہین اور بس۔ مجدد اور مامور من اللہ کی شناخت کے لئے تو خوارق کی سخت ضرورت اور حاجت ہی۔ نعوذ باللہ۔

مرزا صاحب کے نزدیک خدا بھی فریب اور تجاہل عارفانہ سے کام لیتا ہی اور اور مشیت ایزدی مامور من اللہ سے اصلاح خلق اللہ نہین ہوتی بلکہ اور گمراہی مخلوق ہے۔

پھر مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین۔ ”تو پیشگوئی کا ہرگز یہ مطلب نہین کہ یہ نظام اُسدن ٹوٹ جائیگا جو شخص ایسا سمجھتا ہی وہ گدھا ہی نہ انسان“۔ اللہ اللہ کیا شایستہ اور تہذیب سے بھرا ہوا جملہ ہی الہام اور پیشگوئی سے تو مرزا صاحب مہدی ثابت نہین ہوتے ہان ان مبارک جملون سے البتہ مرزا صاحب کی مہدویت کی شان معلوم ہوتی ہے کسقدر مرزا صاحب کے دل مین اصلاح خلق اللہ کی تڑپ تھی بجائے کس کس طرح گالیان دیگر مخلوق خدا کو اپنی طرف متوجہ کر رہے ہین جزاک اللہ۔ سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۱۳ مین مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہی مین اُسے نقل کر چکا ہون ناظرین نے ملاحظہ کر لیا ہوگا ذرا پھر بھی ملاحظہ فرمائیے دیکھئے کیسی لطیف باتین پیدا ہوتی ہین مرزا صاحب

تحریر فرماتے ہین کہ "اُسکی قدرتون کے محدود ہو جانے سے وہ خود بھی محدود ہو جائیگا اور پھر یہ کہنا پڑے گا کہ جو کچھ خدا یتعالی کی حقیقت اور کنہ ہی۔ ہم نے سب معلوم کر لی ہی اور اسکے گہراؤ تک ہم پہونچ گئے ہین اور اس کلمہ مین جسقدر کفر اور بے ادبی اور بے ایمانی بھری ہوئی ہی وہ ظاہر ہے حاجت بیان نہین سو ایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا قانون قدرت خیال کر لینا اور اسپر غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آیندہ کے نئے اسرار کھلنے سے نا اُمید ہو جانا ان پست نظرون کا نتیجہ ہی جنھون نے خدائے ذو الجلال کو جیسا کہ چاہئے شناخت نہین کیا" مین دنیا کے ہر فرد واحد سے جس کے ہاتھ مین یہ کتاب ہو دریافت کرتا ہون کہ کیا مرزا صاحب نے مضمون زیر بحث مین قانون قدرت کو محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب پر محمول نہین کیا۔ اور ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - کو چندر گہن اور ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - کو سورج گہن کے لئے مخصوص اور محدود نہین کیا اور کیا وہ اسکے گہرائی تک نہین پہونچے کہ ان ایام مقررہ کے خلاف چندر گہن اور سورج گرہن ہو نہین سکتا اور اگر ہو تو وہ قانون قدرت کے برخلاف ہی اور حدیث کا یہ منشا ہرگز نہین کہ وہ قانون قدرت کے برخلاف ہوگا اور اس گہن سے نظام عالم ٹوٹ جائیگا۔ اس جملہ سے کیا جناب مرزا صاحب نے سلسلہ قانون قدرت کو ختم کر کے آیندہ اسرار کے دروازہ کھلنے کو اپنے اوپر بند نہین کیا؟ ضرور انھون نے خدا کی معرفت کا دروازہ اپنے اوپر بند کر لیا اور گہن کے ان ایام کو ذکر کے ان تاریخون مین قانون قدرت کو محدود سمجھا اور محدود سمجھانے کی مختلف رسالے مین مختلف طرز سے تحریرین لکھین جب یہ ثابت ہو گیا تو ساتھ ہی ساتھ مرزا صاحب ہی کے تحریر سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ مرزا صاحب کے مذکورہ بالا تحریر کفر بے ادبی بے ایمانی سے بھری ہوئی ہی۔ مرزا صاحب نے خالق ذو الجلال کو جیسا کہ چاہئے نہین پہچانا اور واقعی مرزا صاحب نے بہت ہی سچ فرمایا کہ "جہالت کی زندگی سے موت بہتر ہی"

تامرد سخن نگفتہ باشد + عیب و ہنرش نہفتہ باشد + فارسی کا مشہور مقولہ ہی اور آواز سے بھی حیوان اور انسان اور پھر حیوان کی جنسیت کا پتہ چلتا ہی۔ گدھے کی آواز تو اور بھی جانورون کی آوازمین سے بڑی آواز ہی ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ ارشاد خداوندی ہی۔ ناظرین خود فیصلہ کرلین کہ گدھا کون تھا انسان کون ہی ؎

لکھدیا قہر و جفا مہر و وفا کے بدلے
مہربان آپ مگر طرز رقم بھول گئے

مرزا صاحب سرمہ چشم آریہ مین فرماتے ہین کہ خدائے تعالیٰ کی قدرت کو زمانہ کے محدود دور محدود تجارب پر محدود نکرو۔ اور جو باتین خلاف تجربہ معلوم ہون۔ اسکی نسبت یون مت کہو کہ یہ بات خلاف فطرت ہی اور یہ خدائی بات نہین۔ جس طرح خدا غیر محدود ہے اسی طرح اُس کے اسرارات غیر محدود ہین۔ اور یہان گرہن کی بحث مین خدا کی قدرتون کو ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - مین زمانہ کے محدود تجربہ کے وجہ سے محدود بتارہے ہین۔ اور ان تاریخون کے علاوہ وقوع گرہن کو خلاف قدرت اور خلاف فطرت سمجھ رہے ہین یہ دورویہ تحریر ہے۔ جہان جیسا موقع دیکھا کہدیا لکھدیا ایسے شخص کی نسبت حدیث مین وعیدین آئی ہین ایک وعید ملاحظہ ہو

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجھہ وھؤلاء بوجھہ متفق علیہ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے روز بدترین لوگون مین وہ شخص ہوگا جو دورویہ ہے ایک جماعت کے پاس اور طریق سے آتا ہے اور دوسری جماعت کے پاس اور طریق سے۔ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب۔

ساتوین غلطی۔ پھر مرزا صاحب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۶ مین تحریر کرتے

ہین کہ "اگر کسیکا یہ دعویٰ ہو کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت مین یہ دونون گرہن رمضان مین کبھی کسی زمانہ مین جمع ہوئے ہین تو اس کا فرض ہو کہ اسکا ثبوت دے" گفتگو مہدی کی مخصوص نشانی پر ہو اور پیش کرتے ہین رسول کو یہ حیرانی اور سراسیمگی ملاحظہ کے قابل اور بحث سے خارج ہے ناظرین تحریر اور حقانیت کے شیدائی اس ہیچ کو ملاحظہ فرماوین ازان بعد تحریر فرماتے ہین خاصکر یہ امر کسکو معلوم نہین کہ اسلامی سن یعنی تیرہ سو برس مین کئی لوگون نے محض افترا کے طور پر مہدی موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا بلکہ لڑائیان بھی کین مگر کون ثابت کرتا ہو کہ ان کے وقت مین چندر گہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ مین دونون جمع ہوئے تھے ۔ اور جبتک یہ ثبوت پیش نہ کیا جائے تب تک بلاشبہ یہ واقعہ خارق عادت ہو" بیشک یہ امر ہر اہل علم کو معلوم ہو کہ تیرہ سو برس کے اندر کئی جھوٹے مہدی گذرے مگر جہان یہ معلوم ہو وہان یہ بھی معلوم ہو کہ ان لوگون کے دعوی کے زمانہ مین رمضان شریف مین چندر گہن اور سورج گرہن ہوا۔ صالح بن طریف۔ طریف ابو صبیح۔ عبید اللہ مہدی صاحب افریقہ سید محمد جونپوری ان کا حال ابن خلدون تاریخ کامل رسالہ ہدیہ مہدویہ مین ملاحظہ فرمائیے اور حدایق النجوم کو بھی اُٹھا کر دیکھئے جہان ان گرہن کے وقوع کا قاعدہ بیان کیا جاتا ہو اور مرزا صاحب جس گرہن کو اپنی نشانی شمار کرتے ہین اُسے بھی سال پہلے لکھ دیا ہو۔ جماعت احمدیہ ان کتابون کو دیکھکر رجوع الی الحق کرے۔

ایجاد ستم سے تھین برباد کرینگے   گر تیس دن ایسا ہی وہ ایجاد کرینگے۔

اور لطف دیکھئے کہ ابھی تو مرزا صاحب اسے خارق عادت کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف بتلاتے تھے (حالانکہ آپ کے ارشاد کے مطابق حدیث کی پیشگوئی کے مصداق جب گرہن ہوگا وہ ضرور خارق عادت ہوگا اور یہ گرہن محض معمولی گرہن ٹھہرا جو برابر اپنے مقررہ قاعدہ پر ہوتا ہی رہتا ہو۔ اور ابھی

اسی معمولی گرہن کو خارق عادت بتا رہے ہین۔ شاید مرزا صاحب کے نزدیک خارق عادت اسے بھی کہتے ہین جو طبعی اور فطرتی طور پر برابر ہوتا رہے۔ آفتاب کا طلوع و غروب ہونا ہی جماعت احمدیہ کو خارق عادت تصور کرنا چاہئیے کسی جملہ کا ایسا ترجمہ کرنا جسے ساری دنیا جھٹلا دے یہ بھی خارق عادت ہی جسمین مرزا صاحب کو ید طولی تھا۔ ؎ چلا ہے اود لِ راحت طلب کیا شادمان ہوکر + زمینِ کوئی جانان رنج دے گی آسمان ہوکر +

اٹھوین غلطی۔ مرزا صاحب اس حدیث کو معمولی گہن کا مصداق بنا کر مہدی کے لئے مخصوص کرتے ہین اور بالآخر اس خصوصیت کو اپنے ساتھ متعلق کرکے چند در چند کتابون مین اس معمولی نشانی کو خواہ مخواہ اپنی من گھڑت معنی پر منطبق کرنا چاہتے ہین اور اپنے مقدور بھر ایڑی چوٹی سے زور لگاتے ہین مگر اتنی جانکاہی اور دردسری کے بعد مرزا صاحب کا دل خود ہی اُن سے یہ کہتا ہی کہ یہ طرز استدلال غلط ہی۔ اہل علم کا قلب سلیم اس رکیک تحریر پر ہرگز مائل نہین ہوسکتا یہ تحریرین دل کو نہین بھاتین بالکل ہی بے سروپا ہین۔ کوئی ایسا ثبوت پیش کیجیے جو راستی پر مبنی ہو دل کے اس اودھیڑبُن سے مرزا صاحب کی آنکھون تلے اندھیرا چھا جاتا ہے وہ گھبرا اُٹھتے ہین۔ اس آپا دھاپی مین اور کچھ تو بن نہین پڑتا۔ جہال کو خوش کرنیکے لئے قرآن مجید کو سینہ سپر بنانا چاہتے ہین پر افسوس صد افسوس کہ یہان بھی ساحل مراد مرزا صاحب کو نظر نہین آتا اور اُن کا تھل بیڑا نہین لگتا۔ مدعی خواست کہ آید بتماشا گہ راز + دست غیب آمد و بر سینۂ ناظر می زد + مرزا صاحب فرماتے ہین "کہ قرآن شریف نے بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہی دیکھو آیت خَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ" یہ پارہ ۲۹۔ سورہ قیامت کی نوین آیت شریف ہی۔ جس کے دیکھنے کے لئے مرزا صاحب ہدایت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ آیت بھی اس معمولی گہن

کی طرف جو ۱۳۱۲ھ مین واقع ہوا اشارہ کرتی ہو بالفاظ دیگر قرآن مجید سے بھی ثابت ہو کہ مہدی کے وقت مین رمضان شریف مین کسوف خسوف ہوگا -

اور وہی کسوف وخسوف میرے دعوی کے زمانہ مین ہوا یہ ہین معارف وحقایق قرآنیہ جنھین مرزا صاحب کے فہم رکیک نے استخراج کیا ہی - مگر یہ استخراج حقیقت سے عاری اور منشاء خداوندی سے بالکل ہی الگ ہو - قرآن مجید ہرگز اسکی طرف اشارہ نہین کرتا - چند آیت اوپر سے ملاحظہ فرمایئے - يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ اِلْمُسْتَقَرُّ - يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ - پوچھتا ہو کب ہوگا قیامت کا دن - پس جسوقت کہ پتھرا جاوینگی آنکھین اور گہہ جائیگا چاند اور اکٹھے کیئے جائین گے سورج اور چاند - کہیگا انسان اُسدن کہ اب کہان بھاگ کر جاؤن آج ہرگز کہین پناہ نہین - تیرے پروردگار ہی کی طرف اُس روز ٹھہرنا ہو - ان کو جتا دیا جائیگا اُسدن جو کچھ اسنے آگے بھیجا اور جو کچھ اُسنے پیچھے چھوڑا - اس سورہ کا نام ہی سورہ قیامت ہی - آیات محررہ بالا سے پہلے خدا نے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا ہو - کہ منکرین جو یہ گمان کرتے ہین کہ ہیری ہڈیان جمع نہین کیجاینگی یہ ان کی غلطی ہے ضرور ایسا ہوگا - اور مین اس بات پر قادر ہون کہ ان کو پھرسے درست کر ڈالون انسان نافرمانی پر تُلا رہتا ہو - اور ایسا نافرمان اور مکذب انسان استہزا کے طور پر یہ سوال کرتا ہو کہ اے محمدؐ قیامت کب ہے جوابًا ان سے کہدے کہ جب آنکھین تیرہ ہوجائین گی - چاند گہہ جائیگا - اور سورج اور چاند جمع کردیے جائین گے - انسان اُسدن گھبرا کر بھاگنا چاہیگا - مگر اسکو فرار کی جگہ نہین ملیگی - خدا ہی کی درگاہ مین چاروناچار اُسے کھڑا ہونا پڑیگا - اور ہرشخص کو اپنے نامہ اعمال کی حقیقت معلوم

ہو جائیگی۔ جو کچھ اسنے کیا ہو وہ پیش نظر کر دیا جائیگا۔ یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃ یعنی قیامت کب ہوگی یہ ایک سوال ہو جس کے جواب مین خدا نے آٹھ باتین ارشاد فرمائی ہین کہ قیامت ایسا ہولناک نظارہ ہو اور اُس مین یہ یہ باتین پیدا ہون گی۔ اور ظاہر ہے کہ یہ علامتین اب تک وجود مین نہین آئین۔ اور کیونکر آتین یہ علامتین قیامت پر موقوف ہین۔ مرزا صاحب شاید قیامت کے منکر ہین اور اسے ایک فرضی بات تصور کرتے ہین۔ نیز قرآن مجید مین صریح تحریف کرتے ہین۔ اور ایک کامل انسان اور اعلیٰ درجہ کا مسلمان جو یہ دعویٰ کرے کہ مین مہدی مسعود اور مسیح موعود ہون۔ وہ یہودیون کی روش اختیار کرے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہو۔ وَمِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ یہودی کلام کو اپنی جگہ سے پھیر دیتے ہین اس سے بڑھکر یحرفون الکلم عن مواضعہ اور کیا ہو سکتا ہو کہ قیامت مین جو واقعات پیدا ہون گے اُسے معمولی گہن پر محمول کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسی کی طرف قرآن مجید اشارہ کرتا ہو یہ محض اُن کا افترا ہو اور مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیَاتِہٖ مین داخل ہی۔

نوین غلطی:۔ مرزا صاحب فرماتے ہین کہ اس سے بڑھکر اور کونسی حدیث صحیح ہوگی جس کے سر پر محدثین کی تنقید کا بھی احسان نہین ہو بلکہ اسنے اپنی صحت کو آپ ظاہر کرکے دکھلا دیا کہ وہ صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہی۔ حدیث کی تنقید کا یہ نیا طریقہ مرزا صاحب نے بتایا۔ اور وہ بھی خبر سے واقعہ کے خلاف ہی کیونکہ حدیث مذکور مین جس گہن کا ذکر ہے وہ ابھی تک پردہ خفا مین ہی۔ علاوہ ازین انجام آتھم کا صفحہ ۴۷ ملاحظہ کیجئے کہ مرزا صاحب نے اس حدیث کو پورا نقل نہین کیا۔ اور جتنا نقل کیا ہو اس مین یہ جدت ہے کہ تنکشف الشمس فی النصف تک تو قلم نہایت ہی جلی ہو اور منہ کا لفظ جو نہایت ضرور اور مہتم بالشان لفظ انکشاف حقیقت پر مبنی ہو۔ اسکو نہایت

باریک لکھدیا ہو تاکہ اس طرف کسی کا ذہن منتقل نہو ورنہ ضمیر مذکر جو رمضان کی طرف پھرتی ہو میرے مدعا کے خلاف پھریگی۔ اور جو مین چاہتا ہون وہ نہوگا مگر الحمد للہ کہ یہ جدت بھی مرزا صاحب کی مفید نہین پڑی۔ اچھی طرح اس حقیقت کا انکشاف ہوگیا اس کی پوری تفصیل رسالہ شہادت آسمانی مین دیکھی جائے۔

دسوین غلطی:۔ رسالہ جاءالحق وزہق الباطل کے صفحہ ۵۸ مین مرزا صاحب لکھتے ہین۔ کہ "براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۰ مین جو الہام قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مومنون قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مسلمون درج ہے وہ اسی کسوف و خسوف کی گواہی کے متعلق ہے جسے بالآخر خدانے پورا کرکے دکھلادیا جیساکہ آثار مین مہدی موعود کی نشانیون مین آچکا تھا"

مین نہین سمجھ سکتا کہ ان الہامی جملہ مین کون سا ایسا لفظ ہی جس سے یہ بات معلوم ہو کہ مہدی کے زمانہ مین کسوف وخسوف ہوگا شاید مرزا صاحب نے مسلمون کے سین سے آسمان اور مومنون کے نون سے زمین سمجھا۔ اور جب زمین وآسمان کا وجود ٹھہرا تو آفتاب ومہتاب کا ہونا ضروری ہی اور پھر بقاعدہ نجوم ان دونون کے لئے کسوف وخسوف بھی لازم ہے۔ اب ہم ان بے تکی باتون کو بیان کرکے یہ دریافت کرتے ہین کہ اس معمولی گہن کو مرسل من اللہ کی شہادت کیونکر کہا جاتا ہی۔ ایا کوئی عقلی دلیل ہو یا نقلی بیان کیجائے۔ مگر ہم نہایت زور سے کہتے ہین کہ دنیا مین کوئی احمدی کسی دلیل سے ثابت نہین کرسکتا نہ قرآن مجید نے اس معمولی گہن کو آسمانی شہادت کو ٹھہرا ئی۔ نہ حدیث مین اس کا پتہ ہی۔ جس حدیث کو مرزا صاحب پیش کرتے ہین۔ اسکے معنی وہ نہین ہین۔ جو مرزا صاحب بیان کرتے ہین۔ اس حدیث کے روسے سنہ ۱۳۱۲ ہجری کا گہن ہرگز مہدی کی نشانی نہین ہوسکتی۔ پھر اس کو اپنی شہادت مین پیش کرنا مرزا صاحب کی سخت غلطی یا نہایت نازیبا فریب دہی ہی۔

ناظرین! مین کہان تک غلطیان شمار کرون۔ تلک عشرۃ کاملۃ ارشاد باری ہے۔ لہذا سردست مین اسی نمبر پر بس کرتا ہون اور آخراً مرزا صاحب کی غلط فہمی پر دو۲ شاہد کو پیش کرتا ہون۔

ایک شاہد مولوی عبد المجید صاحب بی اے ٹرنسلیٹر ہین جو مرزا صاحب کے نہایت ہی مخلص مرید ہین۔ اور جنھون نے ایۂ حمید مجید لکھکر قوم مین شائع کیا ہے۔ مونگیر اور بھاگلپور گیا مرزا صاحب کے ملننے والے جن احمدی حضرات سے مین ملا ہون ان مین سے اول درجہ کی اخلاصانہ حالت اور فدایانہ کیفیت جناب مولوی علی احمد صاحب ایم اے مین موجود ہے۔ اور دوسرا نمبر مولوی عبد المجید صاحب کا ہے۔ ایسے مقتدر شخص نے علامہ مصنف فیصلہ آسمانی کی کتاب شہادت آسمانی دیکر مخدومی مولانا محمد عصمت اللہ صاحب مرحوم کی خدمت مین ۴ نومبر ۱۹۱۲ء کو ایک خط آفس کلکتہ سے روانہ کیا ہے۔ اسمین لکھتے ہین! "شہادت آسمانی مین نے دیکھا بیشک جہان تک میری سمجھ ہے قواعد حضرت مرزا صاحب کے معنی کو غلط بتارہا ہے۔ دوسرے شاہد عادل جو بطور خود مرتبہ مین ہزار شاہد کا حکم رکھتے ہین اور جنھین خود مرزا صاحب مامور من اللہ لکھتے ہین یعنی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ ہین وہ فرماتے ہین "در زمان ظہور سلطنت او در چہاردہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد بود و در اول آن ماہ خسوف برخلاف عادت زمان و برخلاف حساب منجمان بہ نظر انصاف باید دید کہ این علامت در ان شخص ہست بودہ است یا نہ۔ اب اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہوسکتی ہے احادیث نبویہ ایات قرآنیہ حالات موجودہ واقعات گذشتہ شہادت مجدد و اظہار قادیانی۔ ان سب نے ملکر فیصلہ کردیا کہ مرزا صاحب ہرگز مہدی نتھے اور ان مین ایک بھی وہ علامت پائی نہین جاتی ہے۔ جو حدیث نبوی مین مسیح موعود اور مہدی کے لئے مذکور ہین۔ اگر اسقدر وضاحت کے بعد بھی کوئی نافہم نہ سمجھے تو

اسکی فہم و استعداد باطل کا اثر سمجھنا چاہیئے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

وہ کسوف شمس تو ہوا نہیں۔ خدا قلب کو بھی گہن سے بچائے۔ مولف القاربانی کے دل مین اگر واقعی حق کی تڑپ باقی ہے اور وہ واقعی اس مکتوب سے جن کو مجدد صاحبؒ نے بیان فرمایا ہے مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے پر استدلال لاتے ہین تو آج سے مرزا صاحب کو ضرور مسیح کاذب کہین۔ کیونکہ نہ بیچارے کو سلطنت نصیب ہوئی نہ ان کے فرمان سے عالم مدینہ قتل کیا گیا۔ نہ ان کے سر پر ابر کا ٹکڑہ بطور نشان ظاہر ہوا۔ اور اوس سے فرشتہ نے یہ آواز دی کہ مہدی یہی ہین تم لوگ ان کی پیروی کرو۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب سلیمان علیہ السّلام اور ذو القرنین کے مانند ساری دنیا کے تو کیا بادشاہ ہوتے۔ چار دن کے لئے بیچارے پنجاب کے بھی حاکم نہوئے ایسے ہی مرزا غلام احمد صاحب اہل بیت مین سے بھی نہ تھے۔ مرزا کا لفظ خود شہادت کے لئے کافی ہے۔ غرض کن کن باتون کو لکھون اور کہان تک لکھون۔ ایک بھی بات جناب مرزا غلام احمد صاحب مین ایسی نہ تھی کہ ان کو مہدی کہا جائے۔ اور جس طرح مہدی نہ تھے۔ ویسے ہی مسیح موعود نہ تھے کیونکہ حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہین حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام در زمان وے نزول خواہد کرد۔ پھر فرماتے ہین۔ و نزول حضرت روح اللہ الخ یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب ہے۔ پھر مرزا صاحب کو آپ حضرات یعنی جماعت احمدیہ کیونکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بناتی ہے۔ مرزا صاحب کی تحریر سے تو خود ہی ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور تھے۔ اور جناب مرزا صاحب اپنے کو اور بتاتے ہین۔ اور یہ سراسر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب کے خلاف ہے اگر مولف القاربانی کو حق کی تڑپ دل مین باقی ہے۔ اور واقعی وہ اس مکتوب سے

جناب مہدی علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کے نزول کی حقیقت کی تہ تک پہونچنا چاہتے ہین تو ہمنے اس حقیقت کو نہایت وضاحت سے انھین کے مسلم الثبوت مکتوبات سے پیش کردیا وہ سر تسلیم خم کرکے اس حقیقت کی تہ تک پہونچ جائین کہ مرزا غلام احمد صاحب فی الحقیقت نہ مہدی مسعود تھے نہ مسیح موعود مولف القائے ربانی بڑے بھولے بنکر بیچارے سیدھے سادے ناظرین کو ابلہانہ فریب دینا چاہتے ہین۔ اور یون تحریر کرتے ہین مگر اس پر کیا وثوق ہی کہ جس مسیح اور مہدی کے یہ لوگ منتظر ہین اس کو یہ لوگ مان لین گے۔

معزز ناظرین۔ آپ نے دیکھا یہ کسقدر جہالت کی بات ہی اگر کوئی غایت درجہ کا چالباز مگر اوچھا کچہری جاکر اپنے کو کلکٹر ظاہر کرے اور مجسٹریٹ کورٹ مین حاضر ہوکر خود صاحب کلکٹر بہادر سے یون کہے کہ آپ مجھے چارج دیکر فلان ضلع چلے جائین۔ آپ کی تبدیلی ہوگئی ہے۔ مگر کلکٹر یہ سمجھ کر کہ یہ شخص محض دیوانہ ہی اس کا دماغ چلگیا ہی اگر واقعی یہ کلکٹر ہوتا اور واقعی میری تبدیلی یہان سے ہوتی تو ضرور پہلے سے اس کی مجھے خبر ہوتی۔ گزٹ ہوگیا ہوتا یا کوئی سرکاری لیٹر یا ٹیلیگرام میرے پاس آگیا ہوتا۔ غرض اسے جھوٹا اور دیوانہ سمجھ کر کانسٹبل سے دھکّے دلاکر کورٹ سے نکلوادے تو کیا اس سے یہ سمجھا جائیگا کہ اب جب کبھی سرکاری طور پر اسکی تبدیلی ہوگی وہ ہر چارج لینے والے آفیسر کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کریگا اور اپنی جگہ کو نہین چھوڑے گا۔ مولف القائے ربانی ایسا سمجھین تو سمجھین پر دنیا کا کوئی دانشمند ایسا نہین سمجھ سکتا۔ پھر جب اس دنیا کے ادنیٰ ادنیٰ بادشاہون نے ایسے ایسے قوانین مقرر کر رکھے ہین تو وہ قادر مطلق خدا جسکا خطاب احکم الحاکمین ہی اور جو سب بادشاہون کا بادشاہ ہی وہ اصلاح خلق اللہ کے لئے اپنا رسول بھیجے اور کوئی قواعد وضوابط اس کے جانچ پرتال کے لئے مقرر نکرے کسقدر تعجب خیز

ہے۔ یقین رکھتے کہ جب مہدی موعود ظاہر ہونگے اور حضرت روح اللہ تشریف لاوینگے تو ان کو علمائے اہل سنت ان ہی نشانات سے جو حدیث شریف مین مذکور ہین اور جنھین مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے اور جس کو مین خدا کے فضل سے اچھی طرح لکھ چکا ہون۔ ان ہی نشانات سے جانچ پرتال کرینگے۔ اگر اس مین یہ سب نشانات پائے گئے تو آمنّا وصدقنا کہکر ان کے حلقہ بگوش ہو جائینگے اور جو نہین پائے گئے تو انھین ایسی ہی مردود کردینگے جیسے مرزا صاحب کے بے اصل دعوی کو رد کردیا ہے اور جہان تک ممکن ہوتا ہے اور جب جب اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے ایسے کام کے انجام دہی مین علمائے وقت مشغول رہتے ہین۔ خلیفۃ المسیح اور مولف القائے ربانی فرمادین کہ انھون نے کن نشانات سے مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مہدی مسعود مان لیا۔ کیونکہ مولف القائے ربانی کے نزدیک تو کوئی نشانات ہرگز بندگان خدا مین ایسے ہوتے ہی نہین ہین۔ جس سے انسان اصل حقیقت پر پہونچ سکے۔ پھر اس تودۂ طومار اور غلط حوالہ غلط عبارت غلط منشاء سے حقیقت مسیح پر رسالہ لکھنے کی جرأت کی کہ خواہ نخواہ اپنے افتخار کو کھو بیٹھے وہی جہّال مرزائی کی طرح یہ کہدیتے ہین کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی اور الہام اگر غلط ہون تو ہون مین نے جناب مرزا غلام احمد صاحب کو بے دلیل مسیح موعود مان لیا۔

الحاصل کہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا مکتوب سے نیز اسکی وضاحت اور تشریح سے یہ بات اچھی طرح روشن ہوگئی کہ مرزا غلام احمد صاحب نہ مہدی تھے نہ مسیح موعود اگرچہ اتنی ہی تحریر سے بحث کا خاتمہ ہوگیا۔ مگر مزید تشفی کے لئے مین اسکی اور وضاحت کرنا چاہتا ہون اور حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب سے چند جملے اور نقل کرنا چاہتا ہون جس سے ناظرین کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے

کہ جو روش جناب مرزا صاحب کی تھی وہ کیسی تھی۔ اور مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کی نسبت (جو خلاف عقاید اہل سنت والجماعت اپنا کشف شائع کرتا ہو) کیا حکم صادر فرماتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بدان ارشدک اللہ تعالیٰ والھمک سواء الصراط کہ از جملہ ضروریات طریق سالک اعتقاد صحیح است کہ علمائے اہل سنت آنرا از کتاب وسنت وآثار سلف استنباط فرمودہ اند وکتاب سنت را محمول داشتن برمعانی کہ جمہور علمائے اہل حق یعنی علمای اہل سنت وجماعت آن معنی را از کتاب وسنت فہمیدہ اند نیز ضروری است واگر بالفرض خلاف آن معنی مفہومہ بکشف والہام امرے ظاہر شود آن را اعتبار نباید کرد واز ان استعاذہ باید نمود مثلاً آیات واحادیث کہ از ظواہر آنہا وجود توحید مفہوم می شود وہمچنین احاطہ وسریان وقرب ومعیت ذاتیہ معلوم می گردد چون علمای اہل حق از ان آیات واحادیث این معنی نہ فہمیدہ اند اگر در اثنائے راہ بر سالک اینمعانی منکشف شود وموجود

جان اے عزیز خدا تمہیں سمجھ عطا فرمائے اور اچھے راستے پر چلائے کہ طریق سلوک مین سب سے اصل اور ملاک امر اعتقاد صحیح ہو جسے علمائے اہل سنت نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور آثار سلف سے استنباط کیا ہو۔ قرآن اور احادیث کو ان معانی پر محمول کرنا جن جمہور علمائے اہل حق نے یعنی علمائے اہل سنت وجماعت نے اس معنی کو کتاب اور سنت سے سمجھا اور بیان فرمایا ہو۔ یہ بھی ضروری ہو۔ اگر بالفرض خلاف اس معنی کے جسکو علمائے اہل حق نے سمجھا ہو۔ کشف یا الہام سے کوئی امر ظاہر ہو تو اسپر اعتبار نکرنا چاہیئے۔ بلکہ اس سے پناہ مانگنا چاہیئے۔ یعنی الگ ہو جانا چاہیئے مثلاً ان آیات اور احادیث سے کہ جس کے ظاہر معنی سے وحدت وجود کی صورت نکلتی ہو۔ اور یہ معلوم ہوتا ہو کہ باری تعالیٰ ہر جگہ حاوی وساری ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی قربت

جز یکے نیابد یا او را بالذات محیط داند و قریب
ذاتاً بیابد ہر چند او درینوقت بواسطہ غلبہ
حال سکر معذور است اما باید کہ ہمیشہ
بحق سبحانہ تعالیٰ ملتجی و متضرع باشد کہ
او را ازین ورطہ برآوردہ امورےکہ مطابق
آرائے صائبہ علمائے اہل حق است
بروے منکشف گرداند و سر موی خلاف
معتقدات حقہ ایشان ظاہر نسازد۔ بالجملہ
معانی مفہوم علمائے اہل حق را مصداق
کشف خود باید ساخت و محک الہام خود
را جز آن نباید داشت۔ چہ معانی کہ خلاف
مفہومہ ایشان ہست از حیز اعتبار ساقط
است ازیرا کہ ہر مبتدع و ضال معتقدات
مقتدائے خود را کتاب و سنت میداند و
باندازہ افہام رکیکہ خود ازان معانی غیر مطابقہ
می فہمد یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا۔ و آنکہ
گفتم کہ معانی مفہومہ علمائے اہل حق معتبر است خلاف
آن معتبر نیست بنا بر آنست کہ آن معانی را از
تتبع آثار صحابہ و سلف صالحین رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین اخذ کردہ اند و از انوار
نجوم ہدایت ایشان اقتباس فرمودہ اند لہٰذا

معیت ذاتیہ معلوم ہوتی ہے مگر علماۓ
اہل حق نے ان آیات اور احادیث
سے یہ معنی نہین سمجھا ہے اگر راہ سلوک
مین کسی عارف کو اس کے خلاف
صورت معلوم ہو تو ہر چند کہ سالک اللہ
کی محبت مین سرشار ہونے کی وجہ سے
مجبور اور معذور ہے۔ لیکن چاہیے کہ
ہمیشہ حق سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرتا
اور اُسکی درگاہ مین گڑگڑاتا رہے۔
کہ اسکو اللہ تعالیٰ اس بھنور سے نکال
کر اس پر وہ امور منکشف کر دے۔ جو علماۓ
اہل حق کی صائب رائے نے مستنبط
کیے ہین۔ اور سر مو اِن کی راۓ کے
خلاف نکرے اور ایسے امر کو ظاہر نکرے
جو علماۓ اہل حق کے معتقدات کے
خلاف ہو۔ غرض ان معانی مفہومہ
اور کشف کو علماۓ اہل حق کے اقوال
سے امتحان کرنا اور جانچنا چاہیے
کیونکہ ہر شخص کے فرادیٰ فرادیٰ معانی
مفہومہ حیز اعتبار سے ساقط ہین
اور مبتدع و ضال اپنے معتقدات کی

نجات ابدی مخصوص بایشان گشت و فلاح
سرمدی نصیب شان آمد اولئک حزب
الله الا ان حزب الله هم المفلحون
و اگر بعضے از علما باوجود حقیقت اعتقاد
در فرعیات مداہنت نمایند و مرتکب تقصیرات
باشند در عملیات انکار مطلق علماء نمودن
و ہمہ را مطعون ساختن بے انصافی
محض است و مکابرہ صرف بلکہ انکار است
از اکثر ضروریات دین چہ ناقلان آن
ضروریات ایشانند و ناقدان جیدہ آنرا
از ردیہ ایشانند لولا نور ہدایتہم لما
اہتدینا لولا تمیزہم الصواب من الخطأ
لغوینا ہم الذین بذلوا جہدہم فی اعلاء کلمۃ
الدین القویم و اسلکوا طرایف کثیرۃ
من الناس علی صراط مستقیم فمن تابعہم
نجی و افلح و من خالفہم ضل و اضل۔
مکتوب دو صد و ہشتاد و ہشتم جلد اول صفحہ ۳۶۳

سند مین نافہمی یا کج فہمی کی وجہ سے قرآن
اور حدیث نبوی پیش کر دیا کرتا ہے اور
کہتا ہے کہ یہ معانی قرآن اور احادیث سے
مستنبط ہوتے ہین۔ حالانکہ یہ اُن کا فہم
رکیک ہے جو اسی معانی مفہومہ کو جو خلاف
رائے صائب علمائے اہل حق کتاب و سنت
کے موافق سمجھتا ہے۔ سچ ہے اللہ تعالیٰ
جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے
ہدایت کرے۔ اور یہ جو مین نے کہا کہ
علمائے اہل حق نے جو معنی قرآن اور
احادیث کا سمجھا ہے وہی حق اور معتبر ہے
اور جو معنی اس کے خلاف کسی فہم رکیک
نے استخراج کیا ہو وہ معتبر نہین اسکی وجہ
یہ ہے کہ علمائے اہل سنت والجماعت کے
اجتہاد کا چشمہ صحابہ اور سلف صالحین
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے آثار
سے ہے اور اُن ہی کی ہدایت بھری
روشنی سے اِن علماء نے اقتباس نور کیا ہے۔ اس لئے نجات ابدی ان ہی لوگون
کے ساتھ مخصوص ہے اور فلاح سرمدی انہین کا حصّہ ہے وہی لوگ اللہ والے تھے اور
خبردار ہو جا کہ ایسے ہی ممتاز گروہ فلاح پانے والے ہین۔ اگر بعض علما اعتقاد کی
حقیقت کو سمجھ کر فروعی امور مین سستی اختیار کرین اور تقصیر کے مرتکب ہو جائین تو

اِن کو پیش نظر رکھ کر مطلقاً علمائے اہل حق سے منکر ہو جانا اور سارے علمائے اہل سنت کو مطعون کرنا اور برا سمجھنا غایت درجہ کی بے انصافی اور محض مکابرہ مین داخل ہے بلکہ ان علمائے اہل سنت والجماعت کے مطلقاً انکار سے ضروریات دین کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ ان ہی علمائے اہل حق نے ضروریات دین کو نقل کیا ہی اور بتایا ہی پھر جب خود ان کی نسبت گمان فاسد ہو جائیگا تو ان کے اقوال اور بھی بدرجہ اولیٰ نامقبول ہون گے۔ اور یہ نہایت بری بات ہی۔ اگر یہ علمائے اہل حق نہوتے اور ان کی ہدایت کی نورانی روشنی ہم لوگون پر ضو رفگن نہوتی تو ہم لوگ ہرگز صراط مستقیم پر پہونچ نہین سکتے۔ اور اگر ان لوگون نے کھرے کھونٹے کو پرکھ کر بتلادیا نہوتا تو ہم لوگ گمراہ ہو جاتے۔ اِن لوگون نے خدا کے احکام کے سُنانے اور تبلیغ شریعت مین بڑی جان توڑ کوشش کی ہی۔ الحاصل جو ان علمائے اہل حق کے رستہ پر چلا اور اپنے فہم کی انکے فہم عالی سے تصدیق کرتا رہا وہ نجات پا گیا اور اُسے فلاح نصیب ہوئی اور جن لوگون نے ان کے خلاف کیا یعنی اپنی معانی مفہومہ کو جو ان علماء کے تحقیق کے خلاف ہوے جانچے۔ پر تالے لوگون مین پھیلادی وہ خود گمراہ ہوا اور لوگون کو بھی گمراہ بنایا۔

اسی مکتوب مین مجدد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین۔ کہ جو معرفت خداوندی کا شیدائی ہو۔ اور صراط مستقیم پر نہایت ہی استحکام سے چلنا چاہتا ہو اُس کے لئے سب سے پہلے صحیح اعتقاد کی ضرورت ہی اور اعتقاد صحیح اس کا نام ہی کہ عقاید کے متعلق جو کچھ علمائے اہل حق یعنی علمائے اہل سنت والجماعت نے لکھا ہی تہ دل سے اُس کو ماننے اور راہ سلوک مین جو کچھ امور بذریعہ کشف یا الہام کے اُسے معلوم ہون وہ اِن ہی علمائے اہل حق کے اقوال سے اس کی جانچ پڑتال کرتا رہے۔ اگر موافق رای صائب علما معلوم ہو قبول کرے۔ ورنہ مردود سمجھکر باریتعالیٰ کے

حضور مین نہایت ہی عاجزی سے گڑگڑا کر دعا کرے کہ اے خدا اے میرے مالک ہم تیری رضامندی کے شیدائی ہین تو میرے قلب کی اصلاح فرما۔ اور مجھ پر وہ امور ظاہر اور منکشف فرما۔ جو علمائے اہل حق کی تحقیق کے موافق ہون کیونکہ ان علمائے اہل حق کا ماخذ اور سرچشمہ آثار صحابہ و سلف صالحین ہے۔ اور یہ ایسی مقبول اور مبارک جماعت ہے جو کبھی غلطی پر قائم نہین رہ سکتی۔ ہم دیکھتے ہین کہ ہر نافہم مسایل دینیہ کو اپنی نافہمی سے کچھ کا کچھ سمجھ لیتا ہے۔ اور نفسانیت کی وجہ سے یہ سمجھتا رہتا ہے کہ یہی معنی قرآن اور احادیث سے مستنبط ہوتے ہین۔ حالانکہ یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ الغرض نہایت درجہ کے احتیاط سے کام لے اور ہرگز اُن امور کو ظاہر نفرمائے جو علمائے اہل حق کی تحقیق کے خلاف ہون۔ اگر شخص مذکور نے ان احتیاط کو برتا اور اس پر عمل کیا تو ضرور وہ فلاح پا گیا ورنہ وہ خود گمراہ ہوا۔ اور لوگون کو گمراہ کیا۔ اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین۔ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب اس جانچ مین کیسے نکلے اور اونھون نے اپنے کشف یا الہام کو کبھی اس طریقہ سے جانچا۔ اور کیا وہ درحقیقت فلاح پا گئے؟ یا انھون نے خود گمراہ ہو کر لوگون کو گمراہ کیا۔ اور اس جانچ پڑتال مین مجھے ان ہی باتون کو معزز ناظرین کو دکھانا ہے۔ جن سے مرزا صاحب کے عقیدہ کا اندازہ ہو سکے۔ اور یہ معلوم ہو جائے کہ علمائے اہل حق کے عقاید سے جناب مرزا غلام احمد صاحب کے عقیدہ کو کیا نسبت ہے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔

یون تو جناب مرزا غلام احمد صاحب کی بہتیری تحریرین اور ایسے سیکڑون کشف و الہامات ہین جو عقیدتاً علمائے اہل سنت والجماعت کے خلاف ہین۔ مگر طوالت تحریر کے خیال سے اس رسالہ مین مرزا صاحب کے صرف چار الہام اور ایک کشف ان ہی کی کتاب سے مع حوالہ پیش کرتا ہون۔

(۱) انت مِنّی وَانَا مِنکَ — تو مجھ سے ہے اور مین تجھسے ہون۔

(حقیقۃ الوحی صہ۷۴) یعنی وجود خداوندی باعث وجود مرزا صاحب۔ اور وجود مرزا غلام احمد باعث وجود باری تعالےٰ ہے۔

(۲) ظھورک ظھوری۔ — تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ (یعنی مرزا صاحب بذات خود خدا تھے۔)

(۳) انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔ — تو مجھ سے ہے اور تو مرتبہ مین میری وحدانیت اور یگانگت کے ہے یعنی (حقیقۃ الوحی صہ۸۶) جس طرح میری وحدانیت کا کوئی مقابل نہین ویسے ہی تیرا مرتبہ عظیم الشان ہے کوئی تجھ سا ذی مرتبہ نہین۔ اور کوئی شخص تیرے برابری کا دعویٰ نہین کر سکتا۔

(۴) انت منی بمنزلۃ ولدی — تو مجھ سے ہے اور میری اولاد کا مرتبہ رکھتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صہ۸۶)

ان چارون الہامون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ خدا تھے۔ خدا کے بیٹے تھے۔ چنانچہ وہ خود اپنا کشف یون بیان کرتے ہین کہ مین نے اپنے کشف مین دیکھا کہ خود خدا ہون اور یقین کیا کہ وہی ہون (کتاب البریہ صہ۸۵) نعوذ باللہ من ہذا الکشف والالہام۔ تثلیث کے شیدائی یعنی عام عیسائی کو مرزا صاحب دجال بتاتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ مین ان ہی کے قتل کے لئے زبان تیغ سے نہین بلکہ زبان قلم سے مامور کیا گیا ہون۔ اور خود انھون نے جو کچھ دجل اختیار کیا ہے اور جس قدر گہری تثلیث پرستی دنیا مین قائم کی ہے وہ عیسائی تثلیث سے کہین بڑھ چڑھکر ہے۔ اس پر جماعت احمدیہ غور وخوض نہین کرتی۔

عیسائیون کے کفارہ کا مسلم الثبوت جملہ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ یعنی اے خدا اے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑا۔ جو عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے

مصلوب ہوتے وقت نکلا تھا۔ اس سے خود ترشح ہی۔ کہ روح القدس اور عیسیٰ
علیہ السلام کے سوا بھی کوئی بڑی ہستی ہی۔ اور اسی کا نام خدا ہی۔ مگر مرزا صاحب
خود ہی خدا بن بیٹھے۔ اور پھر ان پر یہ الہام ہونے لگا انما امرک اذا اردت
شیئًا ان تقول له کن فیکون (حقیقۃ الوحی ص۱۰۵) اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُ۔ (
) یعنی تو جس بات کا ارادہ کرے کن فیکون کہدیا کر ہو جائے گا۔
جو کچھ تو ارادہ کرتا ہے وہی مین بھی ارادہ کرتا ہون۔ مرزا صاحب کے اس بے تکی
اور اس بلند پروازی اور مجذوبانہ الہام کو عقاید اہل سنت والجماعت اور ارشاد
خداوندی یعنی قرآن مجید سے پرکھیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ
لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا احد۔ یعنی اے میرے پیارے نبی
ان لوگون سے کہدے جو مخلوق پرستی مین مبتلا ہین۔ آفتاب کو بت کو اور ہر ایسی
چیز کو جو فانی ہے۔ اللہ یا اُس کا بیٹا سمجھتے ہین وہ نہایت غلطی پر ہین اور پرلے
درجہ کے بیوقوف ہین۔ اللہ ایک ہی ہی۔ کوئی اُسکی توحید اور تفرید مین برابری نہین
کرسکتا۔ اللہ بے نیاز (کسی کی خواہش کا وہ تابع نہین اُسکا ارادہ کسی کے ارادہ
کے ماتحت نہین) نہ وہ کسی سے جنا اور نہ اس سے کوئی جنا۔ نہ اسکا کوئی باپ ہی
نہ اُسکا کوئی بیٹا ہی۔ اور جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ اللہ واحد ہی بے نیاز ہی نہ کسی کا
باپ۔ نہ کسی کا بیٹا ہی۔ تو پھر ان لوگون سے کہدے۔ جو بیجان چیز اور فانی مخلوق
کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھتے ہین اور اُس کے قوی ارادہ مین دوسرون کو شریک
سمجھتے ہین وہ تو بے نیاز ہے۔ غرض کہ کوئی اُس کے مثل نہین۔ ایک اور جگہ ارشاد
فرماتا ہی۔ وما ینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولدًا۔ یعنی اللہ کی ایسی قوی ہستی ہی
کہ اُس کا بیٹا ہونا تو بڑی بات ہی۔ خدا کے یہ شایان شان نہین۔ کہ شاذ و نادر بھی کسی کو

اپنا بیٹا بنالے۔ قرآن شریف کا یہ بھی ایک زندہ معجزہ ہے۔ کہ ہر زمانہ مین ہر فرقہ باطلہ کی غلط دعوی کا کماحقہ رد کرے۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی وظھور ذلک ظھوری۔ کا کیا اچھا رد قل ہو اللہ احد ہے۔ اور ادید مما ترید کا کیا دندان شکن جواب اللہ الصمد ہے۔ جو اسکی صفت ازلی و ابدی ہے۔ اور پھر انت منی و انا منک کا کیا خوب جواب لم یلد ولم یولد ہے نیز انت منی بمنزلہ ولدی کا کس خوبی سے وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا اسے رد ہو رہا ہے۔ اللہ کی اولاد کے مقابل اور ہم مرتبہ کوئی دوسرا مولود جب ہی ہو سکتا ہے۔ جب حقیقتاً خدا کی کوئی اولاد ہو۔ پھر جب خدا کا کوئی ولد نہین اور اتخاذ ولد خدا کے شایان شان نہین تو انت منی بمنزلۃ ولدی کیونکر خدائی الہام ہو سکتا ہے اور جب ان چارون الہام کی قرآن مجید سے قطع و برید ہو گئی۔ تو یہ بات ظاہر ہو گئی کہ ایسا الہام ہرگز الہام رحمانی نہین ہو سکتا۔ اور کوئی خدا کے ہمسری کا دعوی نہین کر سکتا۔

غرض خدائی کی نسبت مرزا صاحب کے جو کچھ خیالات تھے وہ ظاہر ہو گئے۔ اب رسالت کی بابت جو کچھ اُن کے خیالات ہین قوم کے سامنے پیش کرتا ہون۔

رسالت کے دعوے مین مرزا صاحب کے اقوال

(۱) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان مین اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء صلا)

(۲) لولاک لما خلقت الافلاک۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۹)

یہ الہام تو صاف طور سے یہ بتا رہا ہے۔ کہ تمام انبیا اور اولیا کے وجود اور اُن کے کمالات کے باعث مرزا صاحب ہین تمام انبیا مرزا صاحب کے ظل ہین۔ اصل مرزا صاحب ہی ہین اس الہام کے بعد مرزا صاحب کو ظلی نبی کہنا صرف عوام کو دھوکا دینا ہے

(۳) یاتی قمر الانبیاء (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹) یہ الہام صاف طور سے مرزا صاحب کو تمام انبیا کا چاند بتا رہا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہوا کہ مرزا صاحب افضل الانبیا ہین جس طرح تارون مین چاند بہت زیادہ روشن ہے۔

(۴) یا نبی اللہ کنت لا اعرفک (الخاتمہ صفحہ ۵)

(۵) انی معک و مع اھلک ارید ما تریدون (الخاتمہ صفحہ ۸)

(۶) خدا نے اس امت مین سے مسیح موعود بھیجا جو پہلے مسیح سے اپنی تمام شان مین بہت بڑھکر ہے (دافع البلا صفحہ ۱۳ و ۱۴)

ان اقوال اور الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب رسول تھے نبی تھے مرزا صاحب کی شان ایسی بلند تھی کہ اگر مرزا صاحب پیدا نہوتے تو یہ دنیا پیدا نہوتی۔ مرزا صاحب سب نبیون کے سرتاج اور چاند تھے۔ اور انتہا یہ ہوئی کہ ایسے بلند مرتبہ تھے کہ خود خدا آپکی شان کو پہچاننے کی آرزو رکھتا تھا۔ جیسا کہ الہام کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور خدا جانے مرزائی خدا نے ایسا ڈہول کیون اختیار کیا۔ خدا اور یہ بے خبری۔

غرض جب مرزا صاحب نے اپنا یہ مرتبہ ثابت کیا اور قوم کو الہام کے ذریعہ سے یہ ذہن نشین کرایا۔ کہ میرا وجود نہایت ہی متم بالشان اور مین ہی افضل البشر۔ اور فخر الانبیا ہون۔ اور نافہمون نے اسے مان لیا تو مرزا صاحب کی جرأت اور بڑھی اور پھر یون کہنے لگے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ تمام حدیثین جو پیش کرتے ہین تحریف معنوی اور لفظی سے آلودہ ہین یا سرے سے موضوع ہین۔ اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثون کے ذخیرہ مین سے جس انبار کو خدا سے علم پاکر چاہے رد کر دے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰)

پھر اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۹ مین تحریر کرتے ہین کہ ہم ابتک سمجھتے ہین کہ حکم اسکو کہتے ہین

کہ اختلافات رفع کرنے کے لئے اُس کا حکم قبول کیا جائے اور اُس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے! مرزا صاحب یہ کہکر تمام مسلمانون کی زبان بند کرنا چاہتے ہین کیونکہ اگر اُن کے قول کے یا فعل کے کوئی حدیث مخالف ہو اور اُن کے سامنے پیش کیجائے تو اُسے روی مین پھینکنے کو کہدینگے اور اگر کوئی آیت پیش کیجائے تو اُسکے معنے ایسے گڑھ دینگے کہ تیرہ سو برس تک کسی ذی علم اور کسی مفسر نے نہین کئے اور کہدینگے کہ ہم حکم ہین جو ہم کہین اُسے تسلیم کرو۔ غرض کہ مسلمانون کے متوجہ کرنیکے لئے تو اسلام کا نام ظاہر مین ہو اور باطن مین اسلام وہ ہو جو مرزا صاحب کہین اگرچہ کیساہی وہ قول اسلام کے خلاف ہو۔ جب سادہ لوحون نے یہ بات مان لی تو اُسکے مناسب احکامات بھی جاری ہونے لگے جو قرآن و احادیث کے بالکل خلاف ہین۔ مثلاً آپنے بیٹے کی نسبت یہ حکم جاری کردیا کہ اگر فضل احمد اپنی بیوی کو طلاق ندے تو عاق کیا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا اُس کو نہ ملے۔ چنانچہ جب محمدی بیگم (یعنی منکوحہ آسمانی کا نکاح سلطان احمد بیگ سے ہوگیا۔) تو مرزا صاحب نے اپنے لڑکے پر زور ڈالنا شروع کیا کہ جب احمد بیگ نے میری بات نہ مانی اور اپنی لڑکی محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ کر کے مجھے ذلیل و رسوا کیا تو بھی اسکی بھانجی یعنی اپنی بیوی کو طلاق دیکر میرا بدلہ اُن سے لے لے۔ مگر مرزا صاحب کا لڑکا مرزا صاحب سے زیادہ خداترس اور انصاف پسند تھا اُسکو یہ بات نہایت ناگوار ہوئی اور اُس نے ایک ناکردہ گناہ اور اپنے دل کے آرام و خوشی کو اپنے سے جدا نہین کیا۔ طلاق نہ دی۔ مرزا صاحب اسکی حرکت سے آگ بھبوکا ہوگئے اور اُسے عاق کر کے اپنی جائداد کے ترکہ سے محروم رکھا۔ نیز مرزا صاحب بلا شرعی اجازت کے اپنی خواہش کے مطابق جب چاہا نمازون کو جمع کر کے پڑھ لیا وغیرہ وغیرہ۔

الغرض مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اُس دعوے سے جو مقصد تھا

وہ بھی مین نے مجملاً ظاہر کر دیا اب مین اِس دعوے کی غلطی بموجب عقیدہ اہل سنت والجماعت اُنہی کتاب سے دکھانا چاہتا ہون۔ جسے ہمارے برادر مکرم ملنتے ہین اور سب سے پہلے اُسی کو اپنے دعوے کے ثبوت مین پیش کیا ہے۔

اور اپنے کو نبی سمجھ لیا لیکن نبوت کے متعلق جو اعتقاد اہل سنت والجماعۃ کا ہے وہ مین مجدد صاحب ہی کے مکتوب سے لکھتا ہون۔

حضرت مجدد الف ثانی مکتوب بست و چہارم جلد ثالث مین تحریر فرماتے ہین۔ چون در شان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ است علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنی لوازم کمالاتی کہ در نبوۃ درکار است ہمہ را عمر دارد اما چون منصب نبوت بخاتم الرسل ختم شدہ است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام بدولت منصب نبوت مشرف نگشت۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان مین ارشاد فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو البتہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتے۔ جو کچھ لازمہ نبوت ہے وہ عمرؓ مین موجود تھی مگر منصب نبوت چونکہ ختم ہو چکا اس لئے عمرؓ نبوت کے منصب سے مشرف نہوئے۔ ہمارے برادر نے ایک یہ بھی دعوٰی کیا ہے کہ نبی کے معنی نائب رسول کے سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ جس نبوت کا دعوٰی مرزا صاحب نے کیا ہے اُسکے معنی نائب رسول کے ہین مگر اُنھین چاہیئے کہ اس حدیث پر غور کرین اس سے بخوبی روشن ہے کہ نبی کے معنی نائب رسول کے نہین ہوتے کیونکہ اس مین شبہ نہین ہو سکتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نائب رسول تھے اور ایسے عظیم الشان نائب تھے کہ اپنی نیابت کے زمانہ مین اسلام کا وہ کام کیا کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب سے دس ہزار پیدا ہون تو نہین کر سکتے۔ اگر نبی کے معنی کسی وقت نائب رسول کے ہوتے تو حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نفرماتے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔

اب دوسرا قول حضرت امام ربانی کا ملاحظہ ہو۔ اسی مکتوب مین آگے چلکر ارقام فرماتے ہین کہ مقرر است کہ ہیچ ولی امتی بمرتبہ صحابی آن امت نرسد فکیف بہ نبی آن امت۔ یعنی عقیدتاً علماء اہلسنت والجماعۃ نے اس بات کو مان لیا ہے اور یہ قاعدہ مقرر ہو چکا ہے۔ کہ اس امت کا کوئی ولی صحابی کے درجہ کی ہمسری نہین کر سکتا۔ تو پھر کیونکر وہ نبی ہو سکتا ہے۔ جس کا درجہ صحابی سے کہین زیادہ افضل ہے۔ پھر اسی مکتوبات کے جلد اول مکتوب سہ صد و یکم صفحہ ۴۳۲ مین حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالی عنہ ارقام فرماتے ہین۔ کہ نبوۃ عبارت از قرب الٰہی است کہ شائبہ ظلیت ندارد یعنی نبوت قرب الٰہی کو کہتے ہین۔ اس مین ظلیت تو کجا شائبۂ ظلیت بھی نہین ہو سکتا اس قول سے مرزا صاحب کی نبوت ظلیہ اڑ گئی۔ جماعت احمدیہ کی زبان زد ہے کہ مرزا صاحب ظلی نبی ہین جب نبوت مین ظلیت کا شائبہ نہین ہے تو ظلی نبی چہ معنی غرض مجدد صاحب رضی اللہ عنہ کے محررہ بالا دونون مکتوبون سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ رسول اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے آپکے بعد منصب نبوت باقی نہین رہا۔ اور اب کوئی دوسرا نبی نہین ہو سکتا۔ اور نبی تو بڑی چیز ہے ظلی نبی بھی نہین ہو سکتا۔ کیونکہ نبوت ایک ایسے قرب الٰہی کا نام ہے جس مین شائبۂ ظلیت ممکن نہین ہے پھر ظلی نبی چہ معنی دارد۔ جماعت احمدیہ عموماً اور جناب حکیم نور الدین صاحب مولف القادر ربانی خصوصاً مجدد صاحب رضی اللہ تعالی عنہ کے اس مکتوب کو دیانت و ایمانداری سے ملاحظہ کر کے بتائین کہ وہ اپنی مسلم الثبوت اور پیش کردہ کتاب سے کیون الگ ہو کر مرزا صاحب کو بعض مستقل انبیا سے افضل اور پھر کہین ظلی نبی مان رہے ہین اور بعض اُن کے مخلصین یہ کہتے ہین کہ مرزا صاحب غیر تشریعی نبی تھے۔ یعنی مرزائی حضرات کے نزدیک نبوت کی دو اقسام ہین ایک تشریعی اور دوسری غیر تشریعی۔ غرض نبوت ایک ہی ہے جو دو چیز پر مشتمل ہے مگر جب مطلق نبوت کی نفی کر دی گئی تو دونون کی نفی ہو گئی۔ اور ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی تشریعی نبی ہو نہ غیر تشریعی۔

اور مجھے زیادہ حیرت تو اس بات پر ہے کہ مرزائی جماعت مرزا صاحب کو قوم کے سامنے غیر تشریعی نبی بنا کر پیش کرتی ہے اور مرزا صاحب ہین کہ تشریعی نبی کی طرح احکامات جاری کر رہے ہین کیا جناب خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب کتب فرائض سے یہ بات مجھے دکھلا سکتے ہین کہ موانع ارث مین عاق بھی ہے - اور لڑکا عاق ہونے سے محروم الارث ہو جاتا ہی مین نے تو کہین نہین دیکھا اور جناب خلیفۃ المسیح یا مولف القاء ربانی ہرگز اسے دکھا نہین سکتے - ہان موانع ارث مین سے ارتداد ہے اگر مرزا صاحب کا فرزند دلبند مرتد ہو جاتا تو وہ البتہ محروم الارث ہو سکتا تھا - والا فلا -

ایسے ہی مولف القاء ربانی عقاید اہل سنت والجماعت سے یہ دکھا سکتے ہین کہ بغیر کسی شرعی عذر کے نماز جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے - اسکے علاوہ مرزا صاحب تو اربعین مین صاف طور سے نبوت تشریعی کا دعوی کر رہے ہین - پھر یہ عذر بدتر از گناہ کیون پیش ہو رہا ہے -

اور یہان سے پتہ چل گیا کہ بغیر آپ کی پیروی کے انسان مدارج علیا پر ہرگز نہین پہونچ سکتا - مگر افسوس ہے جناب مرزا صاحب اور مولف القاء ربانی پر کہ وہ اس راہ سے الگ ہین اور مرزا صاحب یا ایھا الذین امنوا اذا تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول کے خلاف اپنے کو حَکَم قرار دیتے ہین اور پھر لطف یہ ہے کہ حدیث و قرآن سے الگ ہو کر یون فرماتے ہین کہ حَکَم کے معنی یہی ہین کہ اللہ سے علم پا کر جو چاہے فیصلہ کر دے چاہے اس سے ہزار حدیث کیون نہین ردی کے برابر سمجھی جائین -

قادیانیون کی حالت دیوانہ را ہوئے بس است کی سی ہے ضعیف سے ضعیف روایت کا اگر ایک نقطہ افتراء بھی کسی پہلو سے انکی مدعا کے موافق نکل آیا - بس

تالیان بجانے لگتے ہین۔ اور زبان اور قلم سے سیکڑون جگہ اسے مشتہر کرتے ہین۔
اس تحریر مین حَکَم کا لفظ آگیا ہے شاید مولف القادر ربانی یہ کہدین کہ حدیث شریف
مین حکماً عدلاً مسیح موعود کے شان مین آیا ہے مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود تھے پھر
اُنھون نے اگر اپنے کو حَکَم کہا تو استعجاب کیا ہوا۔ لہذا مین اسے ذرا وضاحت سے
تحریر کرتا ہون گوش دل سے سنئے۔ محررہ بالا تحریر سے اولاً یہ بھی اچھی طرح ثابت
کر چکا ہون کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نہ تھے۔ ثانیاً حدیث شریف مین یہی
ایک لفظ حکماً عدلاً نہین ہے بلکہ پوری حدیث یہ ہے ینزل فیکم ابن مریم حکماً
عدلاً۔ فیکسر الصلیب۔ ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ۔ ویفیض المال حتی لایقبلہ احد
حتی یکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا والآخرہ۔ یعنی مسیح ابن مریم تم مین حاکم عادل
ہو کر نازل ہونگے۔ صلیب (پرستی کی بنیاد) کو توڑ ڈالین گے۔ سُور کو قتل کرین گے
(یعنی بے غیرتی جاتی رہے گی۔ بیحیا لوگ تباہ و برباد ہون گے) جزیہ یعنی ٹیکس جو
اسلام مین مقرر تھا وہ اُٹھا دیا جائیگا۔ مال کی ایسی کثرت ہو گی کہ اس کا لینے والا
کوئی نہوگا۔ (عبادت الٰہی کا شوق اس درجہ غالب ہو گا کہ ایک سجدہ مین دولت
کونین سے زیادہ لطف آئیگا۔)

اب فرمائیے کہ کہان صلیب پرستی دنیا سے اُٹھی کہان مسلمان مین استغنار نفس
حاصل ہوا۔ بیحیائی اور بیغیرتی کب مفقود ہوئی۔ عبادت الٰہی کا شوق اس درجہ پر کہان
موج زن ہے۔ جیسا حدیث شریف مین وارد ہے۔ بلکہ برعکس ادیان باطلہ
اور خصوصاً صلیب پرستی کا زور و شور ہے۔ عموماً لوگون مین استغنار نفس نہین۔ الا
ماشاءاللہ۔ خصوصاً مرزا صاحب اور اُن کے خلیفہ ہر روز نئے نئے طریقہ سے قوم سے
روپیہ لیتے رہتے ہین۔ بیغیرتی کا یہ حال ہے کہ قرآن اور حدیث اگر مرزا صاحب کے
مدعا کے خلاف نکلے تو اُسے ردی مین پھینکنے کو کہا جاتا ہے۔ اس حدیث شریف کا

ایک حرف بھی مرزا صاحب کے شایان شان نہین۔ یون مذاق کی تو اور بات ہے
کہ کوئی شخص اپنے کو بادشاہ وقت اور حکم شمجھنے لگے مرزا صاحب صرف اپنے کو حکم
ہی تصور کرنے پر بس نہین کرتے ہین بلکہ فرماتے ہین کہ مین فخر الانبیا ہون یعنی سب
نبیون کا چاند یعنی سرتاج ہون حالانکہ حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالےٰ کے
مکتوب سے جسے مولفُ القاء ربانی نے مسلم الثبوت مانا ہی مین دکھا چکا ہون۔ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے اور آپ کے بعد اب منصب نبوت باقی
نہین بلکہ آپ کی امت کا کوئی ولی صحابہ کی ہمسری کا دعوی نہین کر سکتا۔ پھر اپنے
کو نبی کہنا سوائے ہفوات اور بے تکی خیال اور نیز مجذوبانہ بڑ کے اور کیا ہو سکتا ہی

معزز ناظرین۔ آپنے معلوم کیا ہوگا کہ کلام خدا اور کلام رسول کے متعلق
کیا عندیہ ہی مرزا صاحب کا دعوئ نبوت سے تو نصّ قرآنی کا صاف انکار ہی لیکن مسلمانو
کے خوف سے صاف طور سے نہین کہتے مگر اس مین کیا شبہ ہو سکتا ہی کہ اُسکا حاصل کلام
یہی ہے ملائکہ اور حشر اجساد کے متعلق بھی مرزا صاحب کا عقیدہ بالکل ہی اہل سنت
والجماعۃ کے خلاف ہے فرشتہ کو مرزا صاحب ایک جدا مخلوق نہین سمجھتے بلکہ اسے
دہریہ کی طرح کہین آفتاب کہین ستارون کی روح اور الٰہی کی گرمی سے تعبیر کرتے ہین
مین نے اس پر توضیح مرام کے جواب مین کافی روشنی ڈالی ہی۔ انشاء اللہ عقب مین
وہ آپ کے پیش نظر ہوگا۔ سردست مجھے اتنا ہی ثابت کرنا تھا کہ مرزا صاحب کی
روش بالکل فرقہ ناجیہ علماء اہل سنت کے خلاف ہی اور مرزا صاحب کے معتقدات
کو عقاید اہل سنت والجماعۃ سے کوئی مناسبت نہین کبھی اُنھون نے احتیاط سے
کام نہین لیا۔ اور بھولے سے بھی اپنے الہام کو مجدد صاحب کے ارشاد کے مطابق
عقائد اہل سنت والجماعت اور نیز قرآن مجید و احادیث شریف سے نہین جانچا
اگر وہ خدا ترس ہوتے تو ضرور ایسا کرتے اور اُنھین معلوم ہو جاتا کہ ایسے امور کشفیہ

جو اُنھین منکشف ہوئے سراسر موجب ہلاکت ہین۔ باری تعالیٰ کی درگاہ مین نہایت عاجزی سے گڑگڑاکر دعا کرتے کہ اے خدا میرے گناہ سے درگذر فرما۔ اور مجھپر وہ امور ظاہر نفرما جو معتقدات اہل سنت والجماعتہ کے خلاف ہون مگر افسوس اور صد ہزار افسوس کہ اُنھون نے اس طرح سے کبھی بھولے سے بھی اپنے الہام کو نہین جانچا۔ بلکہ وہ امور بھی اس پر دلیر ہو گئے اور اپنی رفعت شان سمجھنے لگے ایسے نافہم کی نسبت مجدد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلاف مولف القار ربانی نے حکم مان لیا ہے۔

یہ ہے وہ ناطق فیصلہ جو مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہین مولف القار ربانی اسے اچھی طرح سمجھ لین کہ مین نے جو کچھ لکھا ہے وہ انھین کی مسلم الثبوت کتاب مکتوبات امام ربانی سے لکھا ہے۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی انھین کی مسلم الثبوت کتابون سے بحث کرون گا۔ جواب تو کافی وشافی ہو گیا۔ اور اس مکتوب سے یہ بات معلوم ہو گئی۔ کہ مجدد صاحب کی تحریر کے مطابق مسیح موعود اور ہین اور مہدی مسعود جُدا۔ مسیح موعود حضرت روح اللہ ہون گے اور مہدی موعود حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد مین ہون گے جن کی علامتین بیان کی گیئن۔ اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ وہ علامتین مرزا صاحب مین نہین پائی جاتی ہین۔ مزید بران حضرت مجدّد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوب ہی سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعد بعثت ختم المرسلین منصب نبوت باقی نہین اور اب کوئی نبی نہین ہو سکتا۔ نہ تشریعی نہ غیر تشریعی نہ ظلی۔ پھر ان سب سے ایک اور بات یہ معلوم ہوئی کہ ایسا شخص جو خلاف معتقدات اہل اسلام اپنے کشف اور الہام کو پیش کرے وہ خود گمراہ ہوا اور لوگون کو گمراہ کیا۔ ایسے ناطق فیصلہ کے بعد اب ایک سطر ایک جملہ کیا ایک لفظ لکھنے کی ضرورت نہین رہی۔ پھر بھی مولف القار ربانی کی مزید بصارت اور معزز ناظرین کی مزید واقفیت کے لئے مولف القار ربانی کی تحریر کے مطابق فتوحات مکیہ سے اس بحث کو ذرا اور صاف کرنا چاہتا ہون۔ مولف

القاء ربانی یون تحریر فرماتے ہین کہ اس امر کو اور صاف ہوجانیکے لئے حجج الکرامۃ ۔ اور دراسات اللبیب فتوحات مکیہ کو بھی دیکھنا چاہئے ۔ جسمین مہدی کو کافر گمراہ دجال ملحد ٹھہرانے کا ذکر ہے الخ ۔

شاید حجج الکرامۃ ۔ دراسات اللبیب اور فتوحات مکیہ کو خود اپنی آنکھون سے مولف القاء ربانی نے ملاحظہ نہین کیا ۔ خلیفۃ المسیح یا کسی اور اپنے ہم خیال سے سُنکر بلا دیکھے بھالے جس طرح مرزا صاحب کو اپنے دعوے مین صادق سمجھا ایسے ہی باور کرلیا ورنہ اگر اپنی آنکھون سے دیکھتے تو ایسا نکرتے ۔

ان تین پیش کردہ کتابون مین سے پہلی کتاب حجج الکرامۃ ۔ نواب صدیق حسن خان مرحوم کی ہے اور دوسری کتاب دراسات اللبیب بھی کسی مستند اور مسلم الثبوت متبحر فاضل کی نہین ہے عام تصنیفات مین اس کا شمار ہے ۔ اس لئے مین ان کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہین سمجھتا (اگرچہ مولف نے عوام پر اثر ڈالنے کے لئے متعدد نام لکھدئے ہین) ہان تیسری کتاب فتوحات مکیہ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک اور قابل قدر تصنیف ہے مین بھی ناظرین کو اسی پر اسرار کتاب کی طرف توجہ دلاتا ہون کہ یہ فتوحات مکیہ ایک بڑی مبسوط کتاب ہے جو کئی جلدون پر مشتمل ہے ۔ اول سے آخر تک اس کتاب کو محض پڑھ جانے کے لئے ایک عمر چاہیئے اور شاید ایسا ہی سمجھکر مولف نے لکھدیا کہ کون ایسی مبسوط کتاب کو دیکھ سکتا ہے ۔ سردست تو محض اس کے نام ہی سے میری تحریر کی وقعت ہو جائے گی ۔ شاید انھین یہ معلوم نہین کہ طالب حق کی جستجو نہایت ہی گہری ہوتی اور راستی کے لئے تائید ایزدی ہوتی ہے ہر مشکل کام اُس کے لئے آسان ہو جاتا ہے ۔ نظر بران مین نے بسم اللہ کرکے فتوحات مکیہ سے اس بحث کو نکالنا چاہا اور اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ نہایت ہی آسانی سے یہ بحث نکل آئی جسے ہدیہ ناظرین کرتا ہون

اعلم ايدنا الله واياك
ان لله خليفة يخرج وقد
امتلأت الارض جورًا وظلمًا
فيملؤها قسطًا وعدلًا لو لم يبق
من الدنيا الا يوم واحد طول
الله ذلك اليوم حتى يلي هذا
الخليفة من عترة رسول الله
صلى الله عليه وسلم من ولد
فاطمة جده الحسين ابن علي
ابن ابي طالب رضي الله عنه
يواطئ اسمه اسم رسول الله
صلى الله عليه وسلم يبائع
الناس بين الركن والمقام
يشبه رسول الله صلى الله عليه
وسلم في الخلق بفتح الخاء وينزل
عنه في الخلق بضم الخاء لانه
لا يكون احد مثل رسول الله
صلى الله عليه وسلم في اخلاقه
والله يقول فيه وانك لعلى
خلق عظيم. وهو اجلى الجبهة
اقنى الانف اسعد الناس به

سمجھو خدا ہماری تمہاری مدد کرے جنابِ الٰہی کا
ایک خلیفہ ایسے وقت مین ظاہر ہوگا جبکہ زمین
ظلم سے بھر جائیگی اور وہ زمین کو انصاف سے بھر دیگا
اگر قیامت کے آنے مین ایکدن بھی باقی رہیگا تو خدا
اُس دن کو اسقدر دراز کریگا کہ یہ خلیفہ ظاہر ہو۔
(یعنی اُس خلیفہ کا آنا ضرور ہے) یہ خلیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد مین حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہون گے
اور حسین ابن علی ابن ابی طالب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ آپکے اجداد مین ہون گے
انکا نام رسول خدا کے نام کی طرح محمد ہوگا مقام اور
رکن کے درمیان مین آدمی انکی بعیت کرینگے صورت مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہونگے اور سیرت
آپ سے گھٹے ہونگے کیونکہ رسول خدا کے اخلاق مین مثل ہونا
ناممکن ہے آپکا اسمین اعلیٰ مرتبہ ہے جسکا قرآن شاہد ہے
پیشانی روشن اور ناک بلند ہوگی۔ لوگون مین اہل کوفہ
آپکے زیادہ معاون ہونگے۔ مال کے دینے مین
مساوات اور رعایا مین عدالت کا لحاظ
رکھینگے۔ جھگڑون کو مٹائینگے جب آپ سے کوئی مال کا
سوال کریگا تو اُسکا دامن مال سے بھر دینگے
اگر اُنکے پاس مال ہوگا۔ اور اسقدر دینگے

اهل الکوفۃ یقسم المال بالسویہ
ویعدل فی الرعیۃ ویفصل فی
القضیۃ یاتیہ الرجل فیقول
لہ یا مہدی اعطنی وبین یدیہ
المال فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع
ان یحملہ یخرج علی فترۃ من الدین
یزع اللہ بہ ما لا یزع بالقران
یمسی الرجل جاھلاً بخیلاً جباناً
فیصبح اعلم الناس اشجع الناس
اکرم الناس یصلحہ اللہ فی لیلۃ
یمشی النصر بین یدیہ یعیش
خمساً او سبعاً او تسعاً یقفو اثر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یخطئ لہ ملک یسددہ من
حیث لا یراہ یحمل الکل ویقوی
الضعیف فی الحق ویقری الضیف
ویعین علی نوائب الحق یفعل
ما یقول ویقول ما یعلم ویعلم
ما یشھد ویفتح المدینۃ الرومیۃ
بالتکبیر فی سبعین الفاً من
المسلمین من ولد اسحق یشھد

کہ جتنا وہ اُٹھا سکے ۔ اور یہ خلیفہ ایسے
وقت میں ظاہر ہوگا جبکہ دین دنیا سے
اُٹھ جائیگا مستعد کرے گا ان کی وجہ
سے خدا امور خیر پر اسقدر کہ قرآن
سے بھی اسقدر آمادہ نہوئے تھے ۔
لوگون کے انقلاب کی یہ حالت
ہوگی کہ جو شام کو بخیل جاہل بزدل
تھا وہ آپ کی صحبت سے صبح ہی کو
عالم ۔ سخی ۔ بہادر ہوجائے گا ۔ اور
ایک ہی رات مین اس کی اصلاح
ہوجائے گی ۔ مدد آپ کی ہمرکاب
ہوگی ۔ پانچ یا سات یا نو سال تک
زندہ رہین گے ۔ سنت کا ایسا اتباع
کرین گے کہ سر مو اُس سے تجاوز نکرینگے
خدا کی طرف سے آپ کے ساتھ ایک
فرشتہ ہوگا جو ہدایت کرے گا ۔ محتاج
اور ضعیفون کی مدد کرین گے اور مہمان
نواز ہون گے اور حق کے طرفدار
آپ کا قول و فعل دونون موافق ہوگا
اور بلا جانے بوجھے کچھ نہ کہین گے
اور اُن کا علم شہود ہی ہوگا ۔ اور روم کے

الملحمة العظمى مادبة الله بمرج
عكا يبيد الظلم واهله يقيم الدين
وينفخ الروح فی الاسلام يعز الاسلام
به بعد ذله ويحيى بعد موته
يضع الجزية ويدعوا الى الله
بالسيف ما كان فمن ابى قتل
ومن نازعه خذل يظهر من
الدين ما هو الدين عليه فی نفسه
ما لو كان رسول الله صلی الله عليه
وسلم حيا لحكم به يرفع المذاهب
من الارض فلا يبقى الا الدين
الخالص اعداؤه مقلدة العلماء
اهل الاجتهاد لما يرونه من الحكم
بخلاف ما ذهبت اليه ائمتهم
فيدخلون كرها تحت حكمه خوفا
من سيفه وصولته ورغبة
فيما لديه يفرح به عامة المسلمين
اكثر من خاصتهم يبايعه العارفون
بالله من اهل الحقائق عن شهود
وكشف وتعريف الهی له رجال
الهيون يقيمون دعوته وينصرونه

شہر کو ستر ہزار مسلمان بنی اسرائیل
کے ساتھ فتح کرینگے۔ شہر عکا کے
میدان مین سخت لڑائی ہوگی۔ اُس
مین وہ خلیفۃ اللہ موجود ہون گے۔
ظلم کو اور ظالمون کو مٹائین گے۔ اور
دین کو قائم کرین گے۔ اور اسلام مین
از سر نو روح پھونکین گے۔ یہانتک
کہ اسلام پھر غالب اور زندہ ہوگا۔
جزیہ کو اوٹھائین گے۔ اور خدا کے
لئے تلوار چلائین گے۔ اپنے منکر کو
قتل کرین گے اور آپ کا مخالف ذلیل
و رسوا ہوگا۔ اُسوقت خالص دین ظاہر
ہوگا جیسا کہ رسول خدا کے وقت مین تھا
دین خالص کے سوا دنیا سے سب مذاہب
اُٹھ جائین گے۔ مجتہدون کے مقلدین
اس لئے آپ کے دشمن ہون گے کہ
اُن کے امامون کے خلاف آپ فتوی
دین گے مگر وہ بھی آپ کی صولت اور
قہر کے خوف سے اور آپ کے انعامات
کی امید پر سر تسلیم خم کرین گے۔ تمام
مسلمان آپ کے ظہور سے خوش ہونگے

هم الوزراء يحملون اثقال المملكة ويعينونه على ما قلده الله ينزل عليه عيسى بن مريم بالمنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين متكئاً على ملكين ملك عن يمينه وملك عن يساره يقطر راسه ماءً مثل الجمان يتحدر كانما خرج من ديماس والناس في الصلوة العصر فتنحى له الامام من مقامه فيتقدم فيصلي بالناس يؤم الناس بسنة رسول الله صلے الله عليه وسلم يكسر الصليب ويقتل الخنزير ويقبض الله المهدی اليه طاهراً مطهراً ۔ انتھٰی ۔

اہل اللہ اپنے کشف وشہود سے اور خدا کے الہام سے آپ کی بیعت کرینگے نیک اور ابرار لوگ آپ کی دعوت کو قائم کرین گے اور مدد کرین گے۔ جو کہ آپ کے وزیر ہون گے تمام سلطنت کے بار کو اُٹھائین گے اور آپ کی مدد کرین گے۔

انھین کے وقت مین عیسیٰ ابن مریم اس منارہٗ بیضار سے نازل ہون گے جو دمشق کے مشرق کی جانب واقع ہو اور اسوقت حضرت عیسیٰ دو زرد چادرون مین دو فرشتون کے سہارے ہون سے نازل ہون گے۔

موتی کی طرح آپ کے سر سے پانی ٹپکتا ہو گا جیسے کہ آپ ابھی حمام سے برآمد ہوئے ہین اور اسوقت لوگ عصر کی نماز مین ہون گے امام آپ کو دیکھکر جگھ چھوڑ دے گا اور آپ رسول خدا کی سنت کے مطابق آگے ہو کر امامت کرین گے صلیب توڑین گے اور خنزیر کو قتل کرین گے اُس وقت مین اللہ تعالےٰ امام مہدی کو دنیا سے پاک وصاف اٹھائے گا۔ انتھٰی۔

اب جماعت احمدیہ دیکھے کہ مؤلف القار کی مستند کتاب سے ان کے

مرشد کو کیسا صریح جھوٹا کردیا۔ حضرت امام مہدی کی وہ علامتین بیان فرمائین
جن کا پتہ مرزا صاحب مین نہ تھا۔ کچھ ایک علامت بیان فرمائے۔ متعدد علامتین
بیان کی ہین جن مین سے ایک کا نشان مرزا صاحب مین نہ تھا۔ عبارت مع
ترجمہ موجود ہے مکرر ملاحظہ کیا جائے۔ حضرت محی الدین عربی نے یہ بھی روشن
کردیا کہ امام مہدی اور ہون گے اور حضرت مسیح اور ہون گے۔ اس عبارت
مین حضرت امام مہدی کے صفات بیان کئے ہین اور اُن کی علامتین لکھی
ہین یہ اُس نے نہین لکھا کہ مہدی کو لوگ کافر۔ گمراہ۔ دجّال۔ ملحد ٹھہرائین گے۔
البتہ یہ لکھا ہے کہ بعض مقلدین اُن کے مخالف ہون گے۔ الحمد للہ کہ مرزا صاحب
کے سب سے اول اور بڑے مخالف علمار اہل حدیث ہوئے مثلاً مولوی محمد حسین
بٹالوی اور مولوی عبدالحق غزنوی۔ مولوی ثنار اللہ صاحب امرتسری وغیرہ غرضکہ
فتوحات مکیہ مین جو کچھ لکھا ہے وہ مؤلف القار اور اُن کے مرشد کے بالکل خلاف
ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ بھی وہی ارشاد فرماتے ہین جو حضرت
مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی آپ بھی یہی
فرمائے ہین کہ مہدی علیہ السلام اہل بیت سے ہون گے آپ کا نام
وہی ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے یعنی محمدؐ۔ آپ بادشاہ وقت
ہون گے۔ دنیا کو شر و فساد جور و ظلم سے پاک کرکے عدل وانصاف
سے بھر دین گے۔ نافہم علمار اُن کے مخالف ہون گے۔ مگر تلوار کی خوف سے
اور دنیاوی طمع سے آپ کے مطیع ہوجائین گے۔ آپ ہی کے زمانہ مین حضرت

لہ احمدی حضرات امام مہدی کے نشانات کو دیکھین ان مین سے ایک نشانی بھی مرزا
صاحب مین پائی گئی۔ گھٹنون کے روایت بنا کر توچھوٹے نشان کا غل کردیا۔ بزرگون نے جو
سچے نشانات بیان کئے ہین ان کا خیال بھی نہین مگر گمراہی پھیلانے کو جھوٹے نشانات کا غل ہے۔

عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لاوین گے غرض حضرت محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہ کی نورانی تحریر سے بھی یہ بات آفتاب سے زیادہ روشن ہوجاتی ہے کہ جناب مہدی علیہ السلام اور ہون گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (یعنی مسیح موعود) اور ہون گے۔ ہان فتوحات مکیہ سے ایک اور نئی بات یہ معلوم ہوئی کہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ مین سارے مذاہب باطلہ نیست ونابود[لہ] ہوکر صرف دین خالص یعنی مذہب اسلام باقی رہ جائے گا۔

مرزا غلام احمد صاحب کے زمانہ مین تو اور بھی مذاہب باطلہ کو فروغ ہوا۔ اور دیانند سرستی کے آریہ دھرم کی روز افزون ترقی رہی۔ اور ہنوز ایک سیلاب عظیم آئے دن مذہب اسلام پر آتا رہتا ہے۔ مؤلف القادر ربانی اپنے مسلم الثبوت شاہد حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ و حضرت محی الدین عربی رحمۃ اللہ کے کلام کو خوف خدا دل مین رکھکر ملاحظہ کرین اور بتائین کہ کیا واقعی ان حوالہ کو جو مین نے مکتوب امام ربانی اور فتوحات مکیہ سے نہایت ہی دیانت اور احتیاط کے ساتھ لفظ بہ لفظ مع بامحاورہ ترجمہ کے نقل کردیا ہے اس سے پیشتر اُن کی نظر سے گذرا ہے یا نہین۔ اگر انھون نے پہلے ہی سے ان حوالون کو دیکھا ہے تو پھر کیون تعصب اور ضد سے محض مقلدانہ اپنے علم وفضل کو الگ رکھکر اسلام کے سرسبز اور شاداب باغ سے کیون دور جا پڑے ہین۔ اور اگر انھون نے واقعی ان حوالجات کو اس سے پیشتر ملاحظہ نہین کیا تو پھر کیون یہ عامیانہ فریب دیتے ہین کہ مکتوب امام ربانی اور فتوحات مکیہ سے مرزا غلام احمد صاحب

[لہ] یعنی تمام مذاہب باطلہ کی قوت نیست ونابود ہوجائے گی ۱۲ منہ

ویتہ کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

افسوس صد ہزار افسوس میں الزام اُن کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا" کے

مصداق ان دو معتبر اور محترم بزرگ نے جو کچھ گواہی دی اس سے معلوم ہو گیا کہ مرزا

صاحب نہ مسیح موعود تھے نہ مہدی مسعود حقیقت کا انکشاف تو بفضلہٖ بہت ہی خوبی

سے ہو گیا مگر اس انکشاف کے ساتھ ہی مرزا صاحب اپنے دعوے میں کا ذب تھے۔

جب اس تمہید کے تمہیدی مضامین کا یہ حال ہے اور اس میں اسقدر افترا ہے تو اس کے آگے اصل مضامین کی بحث میں تو کیا کچھ نہ ہوگا جی تو نہیں چاہتا ہے کہ اب اس سے آگے ایک سطر بھی تنقیدانہ نظر سے دیکھوں مگر مختلف الخیال انسان کا مختلف فہم مجھے اس بات پر مجبور کر رہا ہے کہ میں پوری کتاب پر ایک مختصر مفید ریمارک لکھ دوں۔ شاید کوئی بندۂ خدا ایمانداری سے کام لے اور اس تحریر سے اُسے صراط مستقیم نصیب ہو آمین یا ارحم الراحمین۔

مؤلف القاءِ ربانی تحریر کرتے ہیں۔ ابو احمد صاحب نے اپنے فیصلہ کو دو حصہ میں منقسم کیا ہے۔ پہلا حصہ اگرچہ شائع نہیں ہوا ہے۔ پھر آگے چل کر تحریر کرتے ہیں کہ یہ میرا رسالہ اِن کے دوسرے حصہ کا جواب ہے۔ یہ دونوں باتیں واقعات کے اعتبار سے بالکل ہی غلط ہیں۔ فیصلہ آسمانی کا پہلا حصہ برسوں ہوئے شائع ہو چکا۔ اور القاءِ ربانی کی بعض پوشیدہ تحریریں یہ کہہ رہی ہیں کہ مؤلف کی نظر سے پہلا حصہ گذر چکا ہے۔ بہرکیف جب وہ خود ہی ابھی اُسکے جواب کے متعلق کچھ نہیں لکھتے تو میں بھی ایفاءِ وعدہ کا منتظر ہوں۔ جب پہلے حصہ کا جواب شائع ہوگا تو میں بھی انشاء اللہ تعالےٰ دیانت اور انصاف سے اُسے دیکھونگا

مؤلف القاءِ ربانی نے علامہ مصنفِ فیصلہ آسمانی کی دیگر تصانیف سے

اس بات کو قوم مین پیش کیا ہے۔ کہ معجزہ اور خوارق کو نافہم وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتے اور عوام خواہ مخواہ اعتراض کیا کرتے ہین۔ مگر اس تحریر اور حوالہ سے فائدہ اس مضمون کی تو بہت سی آیتین خود قرآن مجید مین مذکور ہین۔ منشار ایسی تحریر کا تو صرف اسیقدر ہے کہ نافہمون کی بدگمانیون سے حق مذہب باطل نہین ٹھہر سکتا۔ یہ استدلال بیشک اس وقت صحیح ہوتا جب مؤلف القار ربانی آیات قرآنیہ احادیث نبویہ دلائل عقلیہ حالات موجودہ اور اجتہاد ائمہ سے یہ ثابت کر دیتے کہ مرزا صاحب درحقیقت مسیح موعود و مہدی مسعود تھے اور جب اس دعوے کی کوئی دلیل نہین لا سکے پھر فضول تحریر سے کیا فائدہ۔

مولف القار ربانی اس مضمون کو ذرا زوردار اور باوقعت بنانے کے لئے یہان مجدد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکتوب سے چند جملہ پیش کرتے ہین۔

معزز ناظرین حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ علیہ اس مکتوب مین مریدون کے لئے جو ضروری آداب ہین اس کو نصیحتاً بیان فرماتے ہوئے اور پیر کی اتباع کس درجہ مرید کو کرنی چاہیے اسے دکھلاتے ہوئے اور پیر کے سامنے جس آداب و لحاظ سے مرید کو بیٹھنا چاہیے اس کے لئے ایک حکایت بیان فرماتے ہین۔ کہ دربار شاہی مین بادشاہ اپنے تخت پر متمکن تھا اور وزیر سامنے مودب کھڑا تھا ناگاہ وزیر کی نگاہ اپنے کپڑون پر جا پڑی اُس نے دیکھا کہ اچکن کا بند کھل گیا ہے وزیر اس کی بندش اور درستگی مین مشغول ہو گیا۔ وزیر کی اس حرکت پر بادشاہ کی نظر جا پڑی نہایت غضبناک ہو کر وزیر سے کہا کہ تو میرا وزیر ہے اور میرے سامنے اپنی توجہ کو مجھ سے الگ کر کے اپنے جامہ کے بند کی طرف ملتفت ہوتا ہے یہ حرکت نہایت نازیبا ہے اس حکایت

کو بیان فرما کر مجدد صاحب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ جب دنیاؤ دینے کے کے وسائل کے لئے ایسی باریکیان ہین تو پھر وسائل وصول الی اللہ کے لئے کیا کچھ رعایت ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے۔ یون ہونا چاہیے یون کھانا چاہیے۔ آخر تحریر فرماتے ہین۔

بدانکہ گفتہ اند الشیخ یحیی و یمیت احیار و اماتت مقام شیخی ست مراد از احیار احیار روحی است نہ جسمی و ہمچنین مراد از اماتت روحی است نہ جسمی و مراد از حیات و موت فنا و بقا است کہ بمقام ولایت و کمال میرساند و شیخ مقتدا باذن اللہ سبحانہ متکفل این ہر دو امر ست پس شیخ را ازین احیا و اماتت چارہ نباشد و معنی یحیی و یمیت یبقی و یفنی احیا و اماتت جسمی را بمنصب شیخ کاری نیست شیخ مقتدا حکم کاہ ربا دارد ہر کس را باو مناسبت است در رنگ خس و خاشاک در عقب او میدود و نصیب خود را ازوے استیفا می نماید۔ خوارق و کرامات

اور یہ جو بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ الشیخ یحیی و یمیت۔ اس سے مراد روح کی تروتازگی اور پژمردگی ہے کسی جسم مردہ مین شیخ جان ڈال سکتا ہے نہ اُسے مار سکتا ہے یہ تو خدا کا کام ہے احیار اور اماتت کے معنی بقار اور فنار کے ہین اور یہ ولایت مین ایک اعلی درجہ کا مقام ہے۔ شیخ کی توجہ سے انسان فنار اور بقار کی ہستی معلوم کرکے اسے حاصل کر سکتا ہے۔ شیخ باذن خداوندی اس فنار اور بقار کا کفیل ہوتا ہے مگر شیخ مقتدا ایک کاہ ربا[له] کا حکم رکھتا ہے اور بس جس مرید مین انجذاب کا مادہ ہوتا ہے جس طرح خس و خاشاک اڑ کر کہربا سے جا لپٹتا ہے ایسی ہی شیخ کے

له کاہ ربا وہی ہے جسے کہربا کہتے ہین ایک قسم کا پتھر ہے۔ جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اوسی طرح کہربا خس و خاشاک کو کھینچتا ہے ۱۲ منہ

از براے جذب مریدان نیست مریدان
بمناسبت معنویہ منجذب میگردانند
وآنکہ باین بزرگواران مناسبت
ندارد از دولت کمالات[۱] ایشان
محروم ست اگرچہ ہزار معجزہ وخوارق
وکرامت بیند ابوجہل وابولہب را
شاہد این معنی باید گرفت۔
مکتوب دوصد ونود ودو
جلد اول صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳

پیچھے مرید خود بخود دوڑتا ہے اور اپنے
حصہ کو پالیتا ہے اور جسمین یہ قابلیت
نہین ہوتی وہ شیخ کے فیض سے محروم
رہجاتا ہے اور ہزار معجزے اور خوارق
کو پس پشت ڈالدیتا ہے۔ مثلاً ابوجہل
وابولہب کو دیکھو کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ اسلام فرماتے
رہے اور وہ مشرف باسلام نہوا۔

مولف القار نے صرف آخر کی عبارت نقل کی ہے جس پر مین نے خط نہین کیا پوری عبارت دیکھی جائے جسے مولف القار ربانی نے قصداً چھوڑ دیا ہے۔ اب ناظرین ہی اس کا فیصلہ کرین کہ پوری عبارت پڑھنے سے بات کہان کی کہان جارہتی ہے اور طرز استدلال بالکل ہوا ہوجاتی ہے ہان اس سے اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ فطرت انسانی مختلف ہوا کرتی ہے مبدء فیاض بخیل نہین

[۱] حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اس جملہ کو دیکھکر جو انصاف پسند مرزا صاحب کے حالات سے واقف ہوگا وہ بے تامل کہدیگا کہ یہ حوالہ پیش کرنا بیکار ہے کیونکہ وہان تو کمالات باطنی کا کہین پتہ نہین ہے اُن کے صحبت یافتہ جسقدر دیکھے اور سُنے گئے وہ سب ایمانی فضائل سے محروم ہین اور کمالات باطنی تو بہت بڑی بات ہے البتہ جھوٹ اور فریب اور اشاعت کذب مین بڑے مستعد ہین۔ نہ نماز وروزہ کی پابندی ہے نہ معاملات کی صفائی ہے دیکھئے خواجہ کمال الدین جو مرزا صاحب کے نہایت خاص مرید اور صحبت یافتہ ہین اُن کے حالات اخبارون مین چھپ رہے ہین کیسی کیسی بدایمانیان اُنھین کے بھائی ظاہر کررہے ہین۔ اخبار وطن اور رسالہ الحق وغیرہ دیکھا جاے۔ اب جو خلیفہ ہوئے ہین اُنکے حالات بھی پیام صلح وغیرہ مین چھپے ہین۔ پیسہ اخبار دیکھا جاے یہ نہایت مخصوص صحبت یافتہ ہین ان کا حال مرزا صاحب کی حالت پر پوری روشنی ڈالتے ہین۔

جو جیسا رہتا ہے اُس پر ویسا ہی فیضان ہوتا ہے۔ **شعر**

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ﷺ در باغ لالہ روید و در شور بوم خس

الہامی تحقیق

ناظرین! اس کی شرح ملاحظہ کرین۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پہلے مرشد کی حالت بیان کرتے ہین کہ وہ کامل اور مکمل ہوتا ہے یعنی مرتبہ فنا اور بقا اُسے حاصل ہوتا ہے۔ فنا فی اللہ کا حاصل یہ ہے کہ بندہ اللہ کی محبت مین اسقدر محو ہو جاتا ہے کہ اُسے اپنی خبر نہین رہتی اور جس قدر اس بندے کی خواہشین اور لذتین ہین وہ سب فنا ہو جاتی ہین اور اُسکی خواہشین وہی ہوتی ہین جو پسندیدہ خدا اور اُسکے مرضیات ہین۔ اب یہ بندہ اپنی خواہشات سے علیحدہ ہو کر دوسرے قسم کی روحانی زندگی حاصل کرتا ہے اسی کا نام بقا ہے۔ شیخ وقت اور مرشد کامل مین یہ صفت ایسی پختہ اور راسخ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی ہمت اور توجہ سے اپنے مرید مین یہ حالت پیدا کرتا ہے مگر باذن خداوندی۔ یہ صفت تو مرشد کامل کی حضرت مجدد نے بیان فرمائی۔ اب مرید کی دو حالت بیان کرتے ہین۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جبلت مین ایسی استعداد اور قوت رکھی ہے کہ فیض روحانیت کو بلا تکلف قبول کرتا ہے۔ اور مرشد کامل ومکمل کا گویا بے اختیار مطیع و فرمان بردار ہوتا ہے اور اُس کی روحانیت کے اثر کو قبول کرتا ہے جس طرح خس و خاشاک کہربا کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ اور جس مرید کی سرشت مین یہ خوبی نہین رکھی گئی ہے بلکہ اُسکے خلاف باتین اسمین ہین۔ اب اس خلاف کے مراتب ہین۔ ادنیٰ یہ ہے کہ ظاہری افعال مین اگرچہ نیک ہو مگر روحانیت جسکا نام ہے وہ نہین ہے اور اسکا اعلیٰ مرتبہ شیطانیت ہی

ایسے مرید کامل و مکمل کے فیض سے یعنی اُنکی روحانیت سے محروم رہتے ہین۔
یہان سے دیکھنا چاہئے کہ حضرت مجدد رحمہ اللہ نے پہلے مرشد کامل کی حالت
بیان کی اُسے مولف القار چھوڑ گئے کیونکہ اُس سے قلعی کھلتی تھی کیونکہ
جس طرح مرید کی حالتین بیان کی گئین اسی طرح مرشد کی دو حالتین ہوتی ہین
ایک وہ ہین جنکی صفت حضرت مجدد رحمہ اللہ نے بیان فرمائی۔ دوسری وہ ہین
جن مین روحانیت کی جگہ شیطانیت ہے گو ظاہر مین تقدس کا دعویٰ ہو اور
یہان تک اُن کا دماغ پہونچے کہ نبوت کا دعویٰ کرنے لگین۔ دونون قسم کے
مرشد گذرے اور گذر رہے ہین۔ اب سچے کامل و مکمل اور جھوٹے مدعیون مین
تمیز کرنا نہایت مشکل ہے حضرت مجدد رحمۃ اللہ اسی مکتوب مین (جس سے مولف
القار نے عبارت نقل کی ہے) تحریر فرماتے ہین =

بر کشوف خود زنہار اعتماد ننہند کہ حق یا باطل درین دار (دنیا) ممتزج است وصواب با خطا مختلط"	کہ طالب خدا کو چاہئے کہ اپنے کشفون پر اعتماد نکرے کیونکہ اس دار فانی دنیا مین حق و باطل اور سچ اور جھوٹ ملگئے ہین

عام مخلوق اُن مین فرق نہین کر سکتی اور اپنے خیال اور طبیعت کے مناسب اسپر
حکم لگا دیتی ہے۔ اور اسکے پیرو ہو جاتی ہے یہان علم بھی کام نہین دیتا گذشتہ
اور موجودہ زمانے کے واقعات اس پر کامل شہادت دیتے ہین۔

خیال کرنا چاہئے کہ حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوی نبوت
کیا اور آپ کو اُس وقت کے اہل عرب نے مانا آپ کے دعوے کے کچھ دنون
بعد ہی مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح دعوی کیا کہ حضرت سرور
انبیا کی نبوت کو تسلیم کر کے جس طرح مرزا صاحب نے کیا: اُس کے ماننے والے
بھی عرب تھے اور اُن کی مقدار بھی اُس وقت اُسی کے قریب تھی جسقدر

حضرت سرور انبیا کے ماننے والے تھے حضور سرور عالم نے اور سب مسلمانون نے اُسے جھوٹا کہا اب اُس کے ماننے والے مسلمانون کے مقابل مین یہی تقریر کر سکتے تھے جو مؤلف القار نے یہان پیش کی ہے۔ پھر کیا اس سے اُس کذاب کی صداقت ثابت ہو سکتی تھی اور اُس کے منکر یعنی مسلمان نعوذ باللہ ویسے ہی ہو سکتے تھے جیسے منکر حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذرا مؤلف القار ہوش کر کے اس کا جواب دین۔

اسی طرح دوسری صدی مین **صالح** نے نبوت کا دعویٰ کیا اور بہت لوگون نے اُسے مانا اور ۴۷ برس تک اُس نے دعوی نبوت کے ساتھ بادشاہت کی پھر کیا یہی تقریر اُس کے مریدین مسلمانون کے مقابل مین نہین کر سکتے تھے اور کی نہو گی۔ پھر کیا اس سے اُس کی سچائی ثابت ہو گئی۔ ذی فہم حضرات غور فرمائین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے وقت مین ایک مدعی مہدویت گذرا ہے جسے حضرت ممدوح جھوٹا کہتے ہین اُس کے ماننے والے خود حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے اس قول کو پیش کر کے اسی طرح الزام دے سکتے تھے جس طرح مؤلف القار حقانی گروہ کو دینا چاہتے ہین۔ سید محمد جونپوری کے ماننے والے اس وقت تک موجود ہین۔ جس کو دعوی مہدیت کے علاوہ افضل الانبیا ہونے کا دعویٰ تھا اور **عبد البہا** خود مدعی اس وقت موجود ہے۔ ان دونون کے مریدین مجدد صاحب کی یہ عبارت اپنی صداقت مین پیش کر کے مؤلف القار کو ابو لہب کی مثال دے سکتے ہین۔ مؤلف القار نے جو جواب ان کے لئے تجویز کیا ہو وہی ہماری طرف سے سمجھ لین۔ مؤلف القا مین اور ان مین کوئی فرق نہین ہے جس طرح مرزا صاحب نشانات کے مدعی ہین اسی طرح بلکہ اس سے بہت زیادہ سید محمد نشانات کا مدعی تھا پھر اب اُس کے منکر کو مؤلف القار کیا کہین گے۔

الغرض مدعیان تقدس کی واقعی حالت معلوم کرنا بہت دشوار ہے دو قسم کے حضرات معلوم کر سکتے ہین ایک وہ جنھین اللہ تعالی نے نوازا ہے اور اُنھین نور قلب اور سچی فراست عنایت کی ہے جس سے وہ انسان کی قلبی حالت اور اُس کی روحانیت اور شیطانیت اسی طرح معلوم کر سکتے ہین جس طرح ہم آفتاب کی روشنی مین چیزون کو معلوم کرتے ہین۔ دوسرے قسم کے وہ حضرات ہین جو علم و فضل اور تقویٰ کے ساتھ اپنی جبلت و سرشت مین صداقت اور روحانیت رکھتے ہین اور کسی شیخ کامل اور مکمل کی صحبت مین رہکر فیض حاصل کیا ہے ان دونون گروہون کی مثال مین ہم حضرت مولانا فضل رحمن صاحب قدس سرہ کو اور علامہ مؤلف فیصلہ آسمانی کو پیش کر سکتے ہین اور ایک عالم اس کی تصدیق کر سکتا ہے۔ اور اس مثال کو صحیح کہہ سکتا ہے۔ ان دقیق باتون کے علاوہ مین یہ کہتا ہون کہ جس کا کذب قرآن مجید سے صحیح حدیثون سے اجماع امت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کے کاذب ہونے مین کوئی حق طلب تامل نہین کر سکتا مرزا صاحب کا کذب اسی طرح ثابت ہے پھر کسی مسلمان کو اس مین کیا تامل ہو سکتا ہے۔ یہان کاملین کی حالت کو پیش کرنا اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے کلام کو سند مین لانا عوام کو دھوکہ دینا ہے مگر مؤلف القا کے بہکانے سے وہی بہکے گا جس کے سرشت مین کم و بیش خرابی ہے۔ اَللّٰھم احفظنا من شرّہ۔

منجملہ اور دلایل کے ایک دلیل تازہ یہ بھی ہے کہ جس جس مکتوب کو مؤلف القا ربانی نے اپنی نافہمی سے اپنے مدعا کے ثبوت مین پیش کیا ہے اُسی مکتوب سے مؤلف کے غلط دعوے کا بطلان ثابت ہوتا ہے اور وہ مکتوب مؤلف کے احوال کے ساتھ ایک خاص مناسبت رکھتا ہے۔

حضرت مولانا فضل رحمن صاحب قدس سرہ جن کی ولایت اور عرفانیت کا

چار دانگ عالم مین شہرہ ہے اور جو اپنے زمانہ مین آپ اپنی نظیر تھے۔ مؤلف القا
ربانی ابتداءً آپ ہی کے بیعت سے سرفراز ہوئے۔ مگر افسوس بیعت حاصل
کرکے آپ کے طریقہ سے الگ ہو گئے اور اعلیٰحضرت نے مرزا صاحب کی نسبت
جو کچھ ارقام فرمایا ہے اُس سے چشم پوشی بلکہ اُس کے خلاف ورزی کی جو مرید
کے لئے غایت درجہ کی بے ادبی ہے چنانچہ اسی مکتوب مین حضرت مجدد صاحب
رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ مثل مشہور ہست ہیچ بے ادب بخدا نرسد + نتیجہ اس
سوء ادبی کا یہ ہوا کہ مولف صراط مستقیم سے دور جا پڑے۔ اس سوء ادبی کی وجہ
محض مؤلف کی فطرت ہوئی ورنہ اعلیٰحضرت کے فیضان انوار سے ایک زمانہ روشن
ہو گیا۔ اور روشن ہے۔ پھر جب انسان صراط مستقیم سے الگ ہو گیا اور ایسے
شخص کا پیرو ہوا جسنے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی توہین کی اس سے جو کچھ
خدعات ظاہر ہون وہ تھوڑی ہین۔
محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را + فاعتبروا یا اولی الابصار۔ پھر
مولف القاء ربانی تحریر کرتے ہین کہ پہلے ہی تصنیف مین ابو احمد صاحب نے نہایت
سخت زبانی اختیار کی اور احمدیون کے دل ہلا دینے والے فقرات استعمال کئے
یہ بھی ایک مغالطہ اور ناظرین کو فیصلہ کے مفید مضامین سے دور رکھنے کا ایک
انوکھا ڈھنگ ہے مین نہین سمجھ سکتا کہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے کیونکر تصدیق
ہو سکتی ہے اگر واقعی علامہ مصنف نے احمدیون کے دل ہلا دینے والے فقرات
استعمال کئے ہین تو زیادہ نہین صرف ایک ہی جگہ مجھے دکھا دیجیے۔ فیصلہ آسمانی

سلہ حضرت ممدوح سے ایک مرتبہ مرزا صاحب کی نسبت دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ سلف کے خلاف جو کچھ
یا کرے وہ شیطان ہے۔ دوسری مرتبہ دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جھوٹا ہے۔ صحابہ کے مخالف ہے۔
وقت پر جب کوئی اس کا ثبوت چاہے گا دیا جائے گا۔ ۱۲

کی اشاعت بہت کثرت سے ہوئی ہے ہر مصنف مزاج ہر جگہ نہایت آسانی سے اسے دیکھ سکتا ہے۔ ہان اتنی بات تو علامہ مصنّف نے ضرور کی ہے کہ پیشین گوئی کے نہ پورے ہونے پر جو کچھ گندے اور دل ہلا دینے والے فقرات مرزا صاحب نے بطیب خاطر اپنے نفس پر قبول کر لیئے ہین اور اپنے قلم سے لکھے ہین۔ اُنھین الفاظ کو اُنھین کی کتاب کے حوالے سے نقل کیا ہے اور وہ بھی اس غرض سے کہ دعوے کو ثابت کر کے ناواقفون کو دکھائین کہ مرزا صاحب اپنے اقرار سے کاذب ثابت ہوتے ہین۔ غرضکہ اُن کے الفاظ کی نقل بھی بغرض خیر خواہی عوام کے کی گئی ہے جس کا کرنا ضرور تھا۔ اس سے مؤلف کا کبیدہ ہونا اور ملال کرنا فضول اور بالکل فضول ہے اس کے سوائے اور کوئی بات ہو تو دکھایئے اور مرزا صاحب کے اُن سخت اور نہایت درشت الفاظ کو بھی پیش نظر کر لیجیئے جو اسوقت کے تمام ہادیان امت محمدیہؐ کی نسبت لکھے ہین۔ مؤلف کی قابلیت اور اعلیٰ درجہ کی تقریر سے مجھے ذاتی واقفیت ہے اسے ملحوظ رکھکر جب القاء ربانی کی خدعات صفیہانہ پر نظر پڑتی ہے تو سخت حیرت ہوتی ہے اور بار بار یہ خیال آتا ہے کہ شاید یہ کسی اور کے قلم سے نکلی ہے۔ نیز مؤلف کے ایسے رکیک شبہات سے اور بھی اس کی تائید ہو جاتی ہے لیکن اس جانچ پڑتال سے کوئی فائدہ نہین تضیع اوقات کے سوا اور کچھ حاصل نہین اس لئے اس سے مجھے کوئی بحث نہین اسے نظر انداز کر کے نفس مضمون پر توجہ کرتا ہون۔ وہ بھی خیر سے نظر نہین آتا۔ تمہید مین تمہید اور بات مین بات مگر بیکار بات۔ مؤلف القاء ربانی شوق سے لکھے جاتے ہین الجھاؤ کا سلسلہ ختم ہی نہین ہوتا۔ لکھتے ہین کہ ابو احمد صاحب نے جو اعتراضات اپنے فیصلہ مین کئے ہین یہ کوئی نیا علمی اعتراض نہین ہے بلکہ وہی سولہ[16] سترہ[17] برسون کا بوسیدہ[1] اعتراض ہے جس کے جوابات خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

[1] ناظرین اس بد حواسی کو ملاحظہ کرین کہ ابھی ایک سطر پہلے تو متعدد اعتراض بیان کئے اور لکھا کہ جو اعتراضات اپنے فیصلہ مین کئے ہین اور ایک سطر کے بعد اُسیکو بوسیدہ اعتراض کہتے ہین ۱۲منہ

اور آپ کے خدام زبان قلم سے بارہا دت بچکے ہین۔ مولف القاریہ بتائین کہ کون جھوٹا اپنے جھوٹ کے چھپانے سے خاموش رہا ہے اور کچھ باتین نہین بناتا ہین اور اُس کے پیروؤن نے پانی پر دیوار اُٹھانا نہین چاہے مگر نہ جھوٹ چھپ سکتا ہے اور نہ پانی پر دیوار اُٹھ سکتی ہے۔ ایسا ہی آپ کا دعویٰ ہے۔ اس کا کافی جواب مین پہلے ہی دے چکا ہون اور بتا چکا ہون کہ علامہ مصنف نے جو اعتراضات منکوحہ آسمانی پر پیش کیے ہین اور جس خوبی سے اس پر گفتگو کی ہے اس کا موقع اور ایسا اعتراض مرزا صاحب کی زندگی مین ہو ہی نہین سکتا۔ پھر جب اعتراض پیدا نہین ہوتا تو جواب کیسا۔ اور جن اعتراضات کے جوابات دیے گئے ہین ان جوابون کی ہڈی پسلیان بھی چور کر دیگئین۔ جواب دینے والون نے مرزا صاحب اور اُن کے مریدین کے جوابون کی ایسی دھجیان اڑائین ہین کہ خدا کی پناہ ہے۔ آپ کو صرف **فیصلہ آسمانی** اور خصوصاً اُس کا حصہ ۳ صفحہ ۹۹ سے اور بالخصوص صفحہ ۱۱۴ سے آخر تک اور **تنزیہ ربانی** اور **معیار صداقت** کا حوالہ دیتا ہون ملاحظہ کیجیے پھر سب جوابون کی حقیقت کھل جائے گی اور معلوم ہو جائے گا کہ ایسے مستحکم اعتراض تھے کہ اتنی مدت تک خود مرزا صاحب اور اُن کے خلیفہ جی اور تمام مریدین زور لگا کر تھک گئے مگر اعتراضون کی بنیاد ایسی مستحکم تھی کہ اُسے جنبش نہوئی اور جماعت احمدیہ زور لگاتے لگاتے عاجز ہوگئی مگر اس بنیاد کی ایک اینٹ بھی نہ اُکھڑی۔ مولف القاربتائین کہ مذکورہ رسالون مین جو احمدی کے جوابون کی دھجیان اڑائی گئین ہین کسی احمدی نے اُن کا جواب دیا ہے؟ مین کہتا ہون کہ نہین دیا اور نہ کوئی دے سکتا ہے مولف القا کچھ ہمت کرین پھر دیکھین کہ اُن کی قابلیت کا پردہ کیسا فاش ہوتا ہے مگر اس کی ہمت ہی نہین ہو سکتی ازان بعد مولف القار ربانی تحریر کرتے ہین

کہ مولوی سید محمد علی صاحب کا بارہ برس سکوت کے بعد مونگیر مین سلسلۂ احمدیہ کی
مخالفت پر کھڑے ہونا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین پر کمربستہ
ہوجانا کسی مصلحت اور دور اندیشی پر مبنی ہے اس کو ہم آپ کے فیصلہ کے
پہلے حصہ کے جواب مین ظاہر کرین گے بہتر ضرور اس کا اظہار کیجئے گا۔ سردست
اس کی وجہ جو میری سمجھ مین آئی ہے مجھ سے سنئے اس سے پیشتر صوبہ بہار
مین لوگ اس طرح عالمگیر فریب مین مبتلا نہین تھے جن جن مقامات مین احمدیہ
جماعت مرزا صاحب کے خیالات ظاہر کرتی تھی وہان کے علماء وقت
وقتاً فوقتاً بقدر ضرورت لکھا کرتے تھے۔ اب جب یہ سیلاب نے بہار کا
رخ کیا تو آپ کو مسلمانون کی گمراہی بے چین کرنے لگی اور اپنے بھائیون کی
اصلاح کے لئے اُن پر حق بات کا اظہار کردیا اس کو آپ مصلحت تصور فرمائین
یا کسی اور نام سے یاد کرین مرزا صاحب امام وقت اور مسیح موعود ہو کر خدا کی وحی
کے خلاف کیون بارہ برس ومِ بخود رہے۔ **اعجاز احمدی** کا صفحہ، ملاحظہ
فرمائیے۔ حضرت مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین" پھر مین قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ
دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے
براہین مین مسیح موعود قرار دیا اور مین حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر
جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول
دیجائے تب تواتر سے اس بارہ مین الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہی
پھر اسی کتاب مین آگے چلکر مرزا صاحب تحریر کرتے ہین کہ مین نے باوجودیکہ
براہین احمدیہ مین مسیح موعود بنایا گیا تھا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیون نکیا اور
کیون براہین مین خدا کی وحی کے مخالف لکھدیا یہ امر قابل غور نہین جو ظہور مین ایا الخ
بیشک قابل غور ہے اور مولف القادر ربانی بتائین کہ بارہ برس تک کیون مرزا

صاحب وحی الٰہی کی مخالفت پر اڑے رہے اور مرزا صاحب کا وہ کیسا خدا تھا جس کی وحی بارہ برس تک معرض التوا مین پڑی رہی۔ اور مرزا صاحب ایسے کُند ذہن اور نافہم تھے کہ اس مدت دراز تک الہام الٰہی کو نہین سمجھا اور خدا نے بھی اُنکو نہ سمجھایا پھر ایسے ملہم اور صاحب الہام کی اور الہامون پر کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے اگر عقل ہے تو غور کیجئے۔ سید محمد جونپوری مہدی کاذب کا بھی یہی مقولہ ہے کہ اٹھارہ برس تک برابر مہدی ہونیکے الہامات مجھے ہوتے رہے مگر مین خاموش رہا جب وعید آئی اُس وقت مین نے اعلان کیا علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک تو یہ بات مسلم ہے کہ نبی نہ خدا کے حکم بجا آوری مین تامل کر سکتا ہے نہ ایسے امور مین اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے اور جن امور مین غلطی ہو سکتی ہے اُن مین نبی اپنی خطا پر قایم نہین رہ سکتا یعنی اگر اُس سے اجتہاد مین کوئی غلطی ہوئی تو وہ فوراً اصلاح کیا جاتا ہے چنانچہ مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہین کہ تقریر و تثبیت نبی بر خطا مجوز نیست۔ پھر ایک دن دو دن نہین مہینہ دو مہینہ نہین سال دو سال نہین پورے بارہ برس مرزا صاحب کیون خطا پر قائم رہے اور قائم ہی نہین بلکہ اسکی مخالفت کرتے رہے گویا بارہ برس تک خدا انھین مسیح موعود بناتا رہا اور وہ اُسے ہفوات سمجھتے رہے اور وہ رسمی عقیدہ کی اشاعت کرتے رہے خدا جو چاہتا تھا نعوذ باللہ وہ نہوا۔ جب مرزا صاحب باوجود دعوی نبوت کے بارہ برس خلاف مشیت الٰہی اور ارشاد خداوندی خاموش رہے تو کسی دوسرے بزرگ کے سکوت پر کیا اعتراض ہے۔

مین اس کے لئے ایک کافی وقت دیتا ہون فرمایئے ورنہ فیصلہ کے پہلے حصہ کے جواب مین جب آپ مصلحت کا انکشاف فرماوینگے تو مین بھی مرزا صاحب کے سکوت کی مصلحت قوم کو جتلا دونگا۔ آپ نے تو اسی وقت سمجھ لیا ہوگا اور

شاید ذوی فہم ناظر کا بھی خیال اس طرف جائے تو عجب نہین کیونکہ دنیا مین ایسا اندھیر اور اس قسم کا افترا ہوتا رہتا ہے۔

تالیف قلوب کے لئے مولف القادر ربانی نے اپنی نافہمی سے جس اعتراض کو ضمنی اعتراض قرار دیا ہے اس کے جواب سے بیشتر ناظرین سے التجا کرتے ہین کہ آپ نزول المسیح وغیرہ کو دیکھین کیا بار بار اس قسم کی یاد دہانی اور اس اضطرار سے کوئی مفید بات پیدا ہوسکتی ہے۔ ناظرین ہرگز ایسے شخص کی کتاب نہین دیکھ سکتے جسپر ایک نہین دو نہین سیکڑون اعتراضات قرآن و احادیث سے وارد ہوتے ہین مین پہلے لکھ چکا ہون اور پھر بھی مکرر لکھتا ہون کہ پہلے قرآن مجید اور حدیث نبویہ سے مرزا صاحب کی نبوت اور دعوے مسیح موعود کی صداقت آپ ظاہر کر دیجیے ثبوت دیجیے اور مرزا صاحب کو اس لایق بنائیے کہ اہل علم ان کے طرف ملتفت ہوسکین۔ سردست تو مجدد صاحب رحمہ اللہ علیہ نے مرزا صاحب پر ضَلّ و اَضَلّ کا فتویٰ جاری کر دیا ہے۔ کوئی ذی فہم ان کی کتاب کو مقبولیت کی نظر سے نہین دیکھ سکتا۔ پھر ضمنی اعتراض کے جواب مین مولف القادر ربانی تحریر کرتے ہین۔

"یہ بالکل ابو احمد صاحب کا غلط دعویٰ اور دھوکا دہی ہے بلکہ آپ نے اپنی اکثر پیشگوئیون کو عظیم الشان اور اپنے دعوے کے سب دلائل کو یکسان قرار دیا ہے کہین نہین لکھا کہ صرف یہی پیشگوئی بڑی عظیم الشان ہے اور صرف یہی دلیل بہت بڑی دلیل ہے۔ جیسا کہ آیندہ ہم کتابون کے حوالہ سے تصریح بھی کرین گے (صفحہ القادر ربانی۔) صہ۱"

خدا جانے یہ آیندہ کا زمانہ کب آئیگا قیامت مین بات تو جب تھی کہ آپ اسی تحریر مین اس بات کو دکھا دیتے کہ واقعی ابو احمد صاحب نے غلط دعوے اور دھوکا دہی سے کام لیا ہے۔ ہمت کر کے جس اعتراض کے جواب مین ایسے شد و مد سے

کام لیتے ہین اصل جواب کے موقع پر کیون گر پڑ گئے جاتے ہین اور آیندہ پر کیون اُٹھا رکھتے ہین۔ شعر

دو چیز تیرۂ عقل ست دم فرو بستن ٭ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

معزز ناظرین! مولف القا یہان ایک مسلمانون کے سچے بہی خواہ۔ علمأ وقت پر دو الزام لگاتے ہین۔ ایک یہ کہ غلط دعوے کیا۔ دوسرا۔ الزام یہ کہ دہوکا دیا۔ اب مین فیصلہ آسمانی کی پوری عبارت نقل کرتا ہون۔ حق پسند حضرات غور سے ملاحظہ فرماکر یہ دیکھین کہ حضرت مولف فیصلہ نے غلطی کی ہے اور دہوکا دیا ہے۔ یا مولف القا ایک حقانی بزرگ کا مقابلہ کرکے کیسی کیسی غلطیان کرتے ہین اور دہوکا دیتے ہین جس عبارت مین مولف القا غلط دعوے اور دہوکا دہی کا الزام بتلاتے ہین وہ ذیل مین درج کی جاتی ہے۔ فیصلہ آسمانی حصہ دوم کے صفحہ ۹ مین لکھا ہے۔

منکوحہ آسمانی کی پیشگوئی کو مرزا صاحب نے بہت عظیم الشان نشان ٹھہرایا تھا۔ اور اُسکی وجہ شہادۃ القرآن مین اس طرح بیان کی ہو کہ پیشگوئیان کوئی معمولی بات نہین کوئی ایسی بات نہین جو انسان کے اختیار مین ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار مین ہین سو اگر کوئی طالب حق ہی تو ان پیشین گوئیون کے وقتون کا انتظار کرے۔ یہ تینون پیشگوئیان ہندوستان اور پنجاب کے تینون بڑی قومون پر حاوی ہین۔ یعنی ایک مسلمانون سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤن سے اور ایک عیسائیون سے اور ان مین سے وہ پیشگوئی جو مسلمانون کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اسکے اجزا یہ ہین۔

(۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

(۲) اور پھر داماد اسکا جواس کی دختر کلان کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلان فوت نہو۔ (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے تک اور نکاح ثانی کے فوت نہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار مین نہین "

(شہادۃ القرآن مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان صفحہ ۷۵)

اس عبارت سے یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ منکوحہ آسمانی کا نکاح مین آنا مرزا صاحب کا ایسا عظیم الشان نشان ہے کہ اس سے بڑھکر کوئی نشان نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اردو کے محاورے مین معمولی عظمت کی شے کو عظیم الشان نہین کہتے بلکہ اسکے لئے بڑی عظمت کا ہونا ضرور ہے۔ اب اس بڑی عظمت مین بھی تین درجے ہو سکتے ہین۔ اسکے ادنی درجے کو عظیم الشان کہین گے اور متوسط درجے کو بہت عظیم الشان کہین گے۔ اور سب سے اول درجے کو بہت ہی عظیم الشان کہین گے۔ مرزا صاحب نے اس نشان کے لئے یہی لفظ لکھا ہے جو نہایت کمال مرتبہ کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے جس سے بڑھکر عظمت نہین ہو سکتی "

فیصلہ کی یہ اردو عبارت ہے اور سلیس وصاف ہے جسے ہر ایک اردو دان بے تامل سمجھ سکتا ہے اس مین مرزا صاحب کے کتاب کی عبارت ہے اور مولف فیصلہ نے اسے کتاب کی عبارت سے دو باتین نکالکر بیان کی ہین۔

(۱) یہ کہ مرزا صاحب نے منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی کو بہت عظیم الشان نشان ٹھہرایا ہے۔

(۲) مرزا صاحب کی عبارت سے یہ نتیجہ نکالا کہ منکوحہ آسمانی کا نکاح مین

آتا مرزا صاحب کا ایسا عظیم الشان نشان ہے کہ اُس سے بڑھکر کوئی نشان نہین ہو سکتا"

اس لکھنے کے بعد محاورہ اردو سے اس دعوے کو اس طرح ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کو بہت ہی عظیم الشان بتایا ہے اور اردو کے محاورہ کے لحاظ سے یہ جملہ اُس پیشین گوئی یعنی اُس نشان کی ایسی عظمت کو ظاہر کرتا ہے کہ اُس سے بڑھکر عظمت کا کوئی مرتبہ نہین ہو سکتا ہے۔ اس کا نہایت صاف نتیجہ یہ ہے کہ یہ پیشین گوئی ایسی عظیم الشان ہے کہ اُس سے بڑھکر کوئی نشان نہین ہو سکتا۔ علامہ مولف فیصلہ آسمانی یہی فرماتے ہین مگر اس بیان سے کوئی فہمیدہ اردو دان بھی یہ نہین سمجھ سکتا کہ علامہ ممدوح یہ کہتے ہین کہ دوسرا نشان اُسکے مثل بھی نہین ہو سکتا اُس کے مثل نہونا۔ اور اُس سے بڑھکر نہونا دونون دعوون مین زمین و آسمان کا فرق ہے علامہ ممدوح دوسرے دعوے کو فرما رہے ہین۔ پہلے دعوے کا مطلق ذکر نہین کیا۔ یعنی یہ اس کا ذکر کسی طرح نہین کیا کہ مرزا صاحب نے اپنے کسی دوسرے نشان کو اس نشان کے مثل نہین کہا اور عظیم الشان نہین بتایا۔ غرضکہ علامہ ممدوح کے کسی جملہ سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ مرزا صاحب نے اپنے کسی نشان کو عظیم الشان نہین کہا صرف اسی کو کہا ہے۔

اب مین ناظرین سے بالتجا کہتا ہون کہ فیصلہ کی عبارت کو مکرر ملاحظہ کر کے فرمائین کہ علامہ مولف فیصلہ نے کیا غلطی کی اور کس بات کا دھوکا دیا۔ آفتاب کی طرح روشن ہے کہ حضرت مولف فیصلہ نے نہ یہان کوئی غلطی کی ہے نہ کوئی دھوکا دیا ہے اسلیئے اس کہنے پر ہم مجبور ہین کہ مولف القاء نے یا تو اپنے علم و فضل کو مرزا صاحب پر نثار کر کے پھینکدیا یہان تک کہ اردو عبارت بھی نہین سمجھتے

یا حضرت ابو احمد صاحب کی کرامت ہے کہ جب اُن کے حقانی رسالہ کا جواب لکھنے بیٹھے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے عقل اور علم کو سلب کر دیا۔ اسی وجہ سے ایسی غلط باتین انھون نے لکھی ہین اور اگر یہ نہین ہے تو انھون نے قصداً سمجھکر جھوٹا الزام مولف فیصلہ پر لگایا۔ اور اپنے نفسانی خیال سے عوام کو حضرت مولف کی طرف سے بدگمان کرنا چاہا۔ فیصلہ کی عبارت سے اس کا کافی ثبوت ہو گیا مگر مین چاہتا ہون کہ مولف القار کی حالت کو صرف اسی مقام سے متعدد طریقون سے ظاہر کرون تاکہ اُنھین غیرت آئے۔

دوسرا طریقہ ملاحظہ ہو۔

شہادۃ القرآن کی جو عبارت نقل کی گئی ہے اُسکے ابتدا مین مرزا صاحب فرماتے ہین۔ پیشگوئیان کوئی معمولی بات نہین جو انسان کے اختیار مین ہو بلکہ محض اللہ جلشانہ کے اختیار مین ہین" دیکھا جاے کہ یہ قول کیسا صریح غلط بلکہ دروغ محض ہے کیونکہ سیکڑون پیش گوئیان نجومی کیا کرتے ہین اخبارون مین مشتہر ہوتی رہتی ہین اور اُن مین سے اکثر صحیح بھی ہوتی ہین ساری دنیا اس کا تجربہ کر رہی ہے یہی وجہ ہے کہ کسی نبی نے اپنی صداقت کے ثبوت مین اپنی پیشین گوئیونکو پیش نہین کیا۔

مرزا صاحب غلط دعوے کر کے اپنی پیشین گوئیون کی عظمت بیان کر کے عوام کو دھوکا دینا چاہتے ہین۔ غرضکہ غلط دعوے اور دھوکا یہ ہے کہ جو مرزا صاحب دے رہے ہین اب یہ صریح غلطی اور نہایت روشن دھوکا مولف کو یا تو سوجھتا نہین ہے عقل سلب ہو گئی ہے یا قصداً مرزا صاحب کی اس صریح غلطی پر پردہ ڈال کر ایک راستباز علامہ پر محض غلط دعوے اور افترا کرتے ہین اور خدا سے نہین ڈرتے۔

اب تیسرے طریقے سے مولف القا کی حالت کا ثبوت دیکھا جاوے وہ یہ ہی لکھتے ہین "آپ نے (یعنی مرزا صاحب نے) اپنے اکثر پیشگوئیون کو عظیم الشان اور اپنے دعویکے سب دلائل کو یکسان کہا ہی۔ کہین نہین لکھا کہ صرف یہی پیشگوئی بڑی عظیم الشان ہی" اس قول مین تین غلطیان ہین **اول** یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے اپنے اکثر پیشین گوئیون کو عظیم الشان کہا ہی غلط ہی انھون نے سیکڑون پیشین گوئیان اپنی بتائی ہین۔ اب مولف القا بتائین کہ اُن مین سے کے کو عظیم الشان بتایا ہی مگر وہ ثابت نہین کر سکتے خوب خیال رہے کہ اُنھین ثابت کرنا ہوگا کہ مرزا صاحب نے اسقدر پیشین گوئیان کین اُن مین سے فلان فلان پیشین گوئی کو عظیم الشان کہا ہی یا یہی دکھادین کہ بہت سی پیشین گوئیونکو ذکر کرکے یہ کہا ہو کہ یہ سب عظیم الشان ہین جب تک یہ ثابت نکرین تو کہنا بلاشبہ غلط ہی کہ مرزا صاحب نے اکثر پیشین گوئیون کو عظیم الشان کہا ہی۔

دوم۔ یہ کہنا غلط ہی کہ مرزا صاحب نے اپنے دعوے کے سب دلائل کو یکسان قرار دیا ہی۔ شہادۃ القرآن کی جو عبارت منقول ہوئی اُسمین تین پیشگوئیان بیان کرکے لکھتے ہین کہ ان مین وہ پیشین گوئی جو مسلمانون سے متعلق ہے نہایت ہی عظیم الشان ہے یعنی وہ دو پیشین گوئیان جو ہندون اور عیسائیون سے متعلق ہین وہ ایسی نہین ہین ہر ایک پیشین گوئی مرزا صاحب کے دعوے کی ایک دلیل ہی یہان تین دلیلون کا ذکر کرکے ایک کو نہایت ہی عظیم الشان بتاتے ہین۔ اب اردو کے جاننے والے یہ سمجھ سکتے ہین کہ مرزا صاحب اپنے سب دلائل کو یکسان نہین کہتے۔ جب ان تین دلیلون مین ایک کو بہت فوقیت دے رہے ہین تو کیا وجہ ہے کہ اور دلیلون کو اسی پر قیاس نکیا جائے اور سب کو یکسان سمجھا جائے۔

الغرض اس مین شبہ نہین کہ مرزا صاحب اپنے سب دلیلون کو یکسان نہین قرار دیتے مولف القا کو ایسی صاف بات بھی نہین سوجھتی اور غلط

دعوے کرتے ہین ۔

سوم ۔ یہ کہنا کہ کہین نہین لکھا (مرزا صاحب نے) کہ صرف یہی پیشین گوئی بڑی عظیم الشان ہے اور صرف یہی دلیل بہت بڑی دلیل ہے "

مولف القا، کچھ ایسے بدحواس ہو گئے ہین کہ فیصلہ آسمانی کی اردو عبارت اُنکے سمجھ مین نہین آتی اور جو خود لکھتے ہین اُسے بھی بخوبی نہین سمجھ سکتے ہین ذرا ہوش کرکے یہ تو فرمایئے کہ جناب مولف فیصلہ نے یہ کہان لکھا ہے کہ مرزا صاحب بطور حصر کہتے ہین کہ یہی پیشین گوئی بڑی عظیم الشان ہے ہم نے فیصلہ کی پوری عبارت اسکے متعلق نقل کردی ہے ناظرین اُسے ملاحظہ کرکے مولف القا کی بدحواسی یا بددیانتی کو دیکھین ۔ غرضکہ مولف فیصلہ نے ہرگز نہین لکھا کہ **صرف یہی پیشین گوئی بڑی عظیم الشان ہی**۔ بلکہ مرزا صاحب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ **یہ پیشین گوئی بہت ہی عظیم الشان ہے**۔

ان دونون عبارتون مین بہت بڑا فرق ہے پہلی عبارت مین حصر ہے یعنی یہ مطلب ہے کہ صرف یہ ایک پیشین گوئی عظیم الشان ہے ۔ دوسری نہین دوسری عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہین ہے ۔ اردو دان بھی خوب سمجھ سکتے ہین کہ اُس کا مطلب صرف اسقدر ہے کہ یہ پیشین گوئی عظمت کے لحاظ سے اتنی بڑی ہے کہ اس سے زیادہ عظمت والی نہین ہوسکتی ۔ مگر اس عبارت مین یہ حصر نہین ہے کہ یہی بڑی عظمت والی ہے دوسری نہین ۔ عبارت مین حصر بیان کرکے مولف فیصلہ کی طرف منسوب کرنا صریح افترا ہے یا سخت جہالت ہی۔

خدا جانے القا، ربانی کس نافہم کے قلم سے نکلی ہے جسے اردو کے محاورہ سے بھی خبر نہین ۔ غالبًا حکیم خلیفۃ المسیح کی یہ خاص جدت ہی وہ

پنجابی ہین اور پنجابی کو اردو محاورہ کی کیا خبر۔ اور جو یہ نہین تو مولف القار ربانی اور
بتائین کہ یہ ابو احمد صاحب کا غلط دعوٰے اور دھوکا دہی ہے یا آپ کی نافہمی
ہٹ دھرمی ہے۔ آپ کا علم و فضل کیا ہوا۔ صراط مستقیم سے دور جا پڑنے
کا یہ لازمہ ہے اور قد طبع علٰی قلوبھم فھم لا یفقھون۔ کا یہ نتیجہ
ہے۔ اپنے حال زار پر رحم فرما کر توبہ استغفار سے کام لیجئے خدا آپ کی عظمت
اور وقار کو قائم کرسکتا ہے۔ **شعر**

این درگہہ ما درگہہ نا امیدی نیست ۔۔۔ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

ناظرین یہ بھی معلوم کرین کہ مولف القار کو اس غلط الزام دینے کی اندرونی
وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اُن کو یہ خیال ہوا کہ مولف فیصلہ کی اس تقریر سے
عوام یہ سمجھین گے کہ مرزا صاحب کا نہایت عظیم الشان معجزہ غلط ہوگیا۔ اور
کوئی دوسرا معجزہ اسکے مثل نہین ہے تو مرزا صاحب کا دعوٰی گویا بلا دلیل
رہ گیا۔ اس لیئے عوام کو یہ دیکھانا چاہتے ہین کہ اور بھی معجزے اسکے مثل
ہین اس لئے مرزا صاحب کا دعوٰی بلا دلیل نہین ہو مگر حق پسند دوربین حضرات
اس پر نظر کرین کہ مثلاً چاول کے پختہ ہونے کی شناخت دیگ کے ایک
چاول سے کی جاتی ہے۔ جب چاول نکالکر دیکھا اور اُس مین خامی پائی گئی
تو معلوم ہوا کہ دیگ کے کل چاول کچے ہین۔ اسی طرح جب مرزا صاحب کی
نہایت عظیم الشان دلیل غلط ہوگئی تو تمام دلیلین بیکار اور مخدوش ہوگئین
کیونکہ اس دلیل کے غلط ہوجانے سے مرزا صاحب کا دعوٰے نصوص
قرآنی سے غلط ہوگیا۔ اور نہایت ظاہر ہے کہ جس کے دعوے کو نصوص
قرآنی غلط بتائین اور وہ شخص صریح قرآن مجید سے جھوٹا ثابت ہو اُسے
کوئی دلیل سچا نہین کرسکتی۔ اس کی تفصیل حصہ سوم فیصلہ آسمانی سے

معلوم ہو سکتی ہے اور اگر اُس کے دیکھنے کے بعد بھی کسیکو تامل رہے گا تو بشرط اطلاع مین تشریح کرنے کو حاضر ہون۔

اب مین جواب کے پہلے حصے کو ختم کرتا ہون۔ اور بھائی صاحب کے لئے دعا کرتا ہون کہ اے میرے کریم میرے بھائی کو صراط مستقیم دکھلا اور صریح کذب کی پیروی سے بچا آمین۔

بالتمت الخیر

عرضِ حال

معزز ناظرین! ہمارا مطبع (اخبار الپنچ بانکی پور) صوبہ بہار مین سب سے پہلا اور قدیم مطبع ہے۔ جسکی عمر اسوقت تیس برس سے اوپر ہے۔ یون اچھا بُرا کام ہر مطبع مین ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے مطبع کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ ہر کام کمال صحت، صفائی، پاکیزگی اور وقت معینہ کی پابندی کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ یہ ہماری خودستائی نہین ہے۔ بلکہ صاحبان تصنیف و تالیف ہمارے مطبع کی اس خصوصیت خاص مین ہمزبان ہین۔ دلی مسرت کے ساتھ ہم اسکا اظہار کرتے ہین کہ صوبہ بہار کے تمامی اضلاع بلکہ صوبہ بنگال تک کا کام زیادہ تر اسی مطبع مین چھپنے کو آتا ہے۔ نوید کے رقعے ایک سے ایک اعلیٰ طرز کے اور ہر قسم کی زمینداری رسیدین۔ ہندی۔ ناگری۔ کی تمام مطبعون سے سستی اور عمدہ چھپتی ہین۔

اپنے برادران وطن سے باادب عرض ہے کہ خدمات لائقہ سے اپنے صوبہ کے اس قدیم مطبع کی امداد اور قدردانی فرماتے رہین گے!

خادم قدیم خاکسار سید حسن مالک مطبع الپنچ۔ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور
محلہ دریاپور

مسلمانون کی خطرناک حالت

مسلمانو! کیا اب بھی اسلام کے اُن دو مخالفون فرقہ بہائیہ و فرقہ مرزائیہ کی طرف تغافل ہی برتوگے جو اسلام کو ہرطرح سے صدمہ پہونچا رہے ہین اور ڈیڑھ اینٹ کی مسجد اپنی الگ بنا چکے ہین۔ فرقہ مرزائیہ کے رد مین جو رسالے حضرت اقدس مدظلہ نے تحریر فرمائے ہین وہ اس قابل ہین کہ مسلمانان ہند اس کی اشاعت کی طرف کامل توجہ فرمائین اور اپنے ہر بھائیون کو اُن کے مطالعہ کی ترغیب دین تو امید ہو کہ اس صورت سے اکثر حضرات ان کے عقاید باطلہ و دعاوی خیالی سے واقف ہو کر ہوشیار ہو جائین اور گمراہی سے بچین سر دست چند رسالون کے نام مع قیمت بنظر خیرخواہی درج کیے جاتے ہین۔

نمبر شمار	نام کتاب مع قیمت	خلاصہ مضامین	نمبر شمار	نام کتاب مع قیمت	خلاصہ مضامین
(۱)	فیصلہ آسمانی ہر سہ حصص ۱۲/	اس مین چودھوین صدی کے فتنہ کو دکھایا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی کا غلط ہونا اظہر من الشمس کیا ہے اسکے تین حصے ہین ہر ایک لایق دید ہے۔ مگر تیسری حصہ کی تحقیقات نہایت ہی قابل قدر ہے۔ حصہ اول ۲/ حصہ دوم ۵/ حصہ سوم ۶/	(۴)	[illegible]	بعض وہ آیتین جن سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنا چاہتے ہین بلکہ اُن ہی سے ان کا کاذب ہونا ثابت کیا
(۲)	شہادت آسمانی ۳/	اسمین نہایت محققانہ طور سے ثابت کیا ہے کہ ۱۳۱۲ھ مین جو چاند و سورج گہن ماہ رمضان شریف مین ہوا۔ یہ مہدی موعود کی علامت نہین ہے۔	(۵)(۶)	[illegible]	مدرسہ قادیان یعنی خلیفۃ المسیح کے دربار سے حصہ دوم فیصلہ کے بعض مضمون کا جواب نکلا تھا۔ اُسکے دو جواب اہل حق کی طرف سے شائع ہوے۔ ایک مفصل دوسرا مختصر۔ قیمت ہر دو رسالہ ۱/
(۳)	حقیقۃ المسیح ۳/	اسمین نہایت محققانہ طور سے دکھایا گیا ہے کہ صحیح حدیثون مین جو علامتین مسیح موعود کی بیان کی گئین ہین مرزا غلام احمد صاحب مین ہرگز نہین پائی گئین بلکہ اُن علامتون کے خلاف اُنکے وقت مین آفتین آئین۔	(۷)	[illegible] ۱/	جسمین نہایت شائستگی اور خوبی سے جماعت احمدیہ کو ہدایت کی گئی ہے اور جلسہ اسلامیہ لاہور کی روئداد بھی شایع ہے جسمین مرزا صاحب کے اس جلسے روپوشی کی کیفیت مذکور ہے۔
المشتہر محمد اسحاق و حاجی لیاقت حسین خانقاہ رحمانیہ مخصوص پور۔ مونگیر			(۸)	[illegible]	اس رسالہ مین اُنکے الہامات و اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب علاوہ مہدیت و مسیحیت کے نبوت مستقلہ کا دعوی تھا اور اپنے کو ہر ایک انبیاء بلکہ سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل سمجھے تھے۔ یہ رسالہ نہایت ہی قابل و لایق دید ہے۔